بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹویٹس

۲۰۲۰ء – ۲۰۲۳ء

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب	:	ٹوئیٹس ۲۰۲۰ء - ۲۰۲۳ء
مصنف	:	مولانا ابو عمار زاہد الراشدی
مرتب	:	ناصر الدین خان عامر
مجموعہ	:	اگست ۲۰۲۴ء
ناشر	:	
اشاعت	:	

﴾فہرست﴿

۲۰۲۰ء	۴
۲۰۲۱ء	۷۵
۲۰۲۲ء	۱۳۰
۲۰۲۳ء	۱۶۶

۲۰۲۰ء

۱۸ مارچ ۲۰۲۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۸ مارچ ۲۰۲۰ء

یہ میرا (ٹویٹر کا) آفیشل اکاؤنٹ ہے۔ ابوعمار زاہد الراشدی، گوجرانوالہ

۲۰ مارچ ۲۰۲۰ء

السلام علیکم! یہ وقت باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے لوگوں کی راہنمائی اور خدمت و حفاظت کرنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سے نوازیں، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

۲۱ مارچ ۲۰۲۰ء

السلام علیکم۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء

ایک کہاوت ہے کہ کوئی شخص نہر میں ڈوبتے ہوئے مدد کے لیے چیخ چلا رہا تھا، کنارے پر جاتے ہوئے ایک صاحب نے اسے ملامت کرنا شروع کر دیا، کہا کہ اگر تیرنا نہیں جانتے تھے تو نہر کے قریب کیوں گئے تھے؟ اس نے آواز دی کہ میرے بھائی پہلے مجھے ڈوبنے سے بچاؤ پھر جتنا چاہے کوس لینا۔

۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء

یہ وقت ایک دوسرے کو کوسنے اور طعنے دینے کا نہیں بلکہ مل جل بحران سے بخیریت نکلنے کے لیے محنت کرنے کا ہے۔

۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء

مجھ سے بعض دوستوں نے موجودہ صورتحال میں اہلِ علم کی مختلف آرا کے حوالہ سے دریافت کیا ہے۔ میری خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ اجتماعی معاملات میں مشترکہ موقف کی کوئی صورت بن جائے، بصورتِ دیگر عمل کے لیے جامعہ دارالعلوم کراچی کے موقف کو ترجیح دیتا ہوں۔

۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء

میرا خیال ہے کہ اصل مسئلہ یہ نہیں کہ عمومی وبا یا مصیبت کی صورت میں لوگوں کو گھروں میں نماز پڑھنے کی تلقین کرنا درست ہے یا نہیں بلکہ ایسی صورت میں مسجد میں نماز باجماعت ہونی یا اس کا سلسلہ بھی معطل کر دینا چاہیے۔

۲۳ مارچ ۲۰۲۰ء

آج "یومِ پاکستان" ہے، اب سے اسّی برس پہلے ہم نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت اور اسلامی نظریاتی شناخت کے تحفظ کے لیے "قراردادِ پاکستان" کی صورت میں جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔ آج پاکستان آزمائشوں اور مسلم تہذیب شدید خطرات کی زد میں ہے اور ہم سے اسی عزم کی تجدید کا تقاضا کر رہی ہے۔

۲۴ مارچ ۲۰۲۰ء

بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ میں لاک ڈاؤن میں مسجد کو بند نہ کرنے پر اصرار کیوں کر رہا ہوں؟ میرے بھائی میں تو اضعف الایمان پر کھڑا ہوں کہ مسجد لاک نہیں کرو، نماز باجماعت اور جمعہ کو معطل نہیں کرو، باقی جو چاہے کرو میں آپ کے ساتھ ہوں۔

۲۵ مارچ ۲۰۲۰ء

مجھ سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا ان حالات میں قنوتِ نازلہ پڑھنا چاہیے؟ میں نے عرض کیا ہے کہ میں تو الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کی مسجد میں نمازِ فجر میں کشمیر کے لاک ڈاؤن کے بعد سے مسلسل پڑھ رہا ہوں، جس میں اب وبا اور بلاء سے تعوذ کی دعا بھی شامل کر لی ہے، مگر اعلان کسی دارالافتاء کو کرنا چاہیے۔

۲۶ مارچ ۲۰۲۰ء

غیر ضروری مباحث سے بچنے کی ضرورت ہے، اپنا زیادہ وقت ان نازک حالات میں توبہ استغفار، ذکر اذکار، تلاوتِ قرآن کریم، درود شریف اور لوگوں کی راہنمائی و خدمت کے کاموں میں صرف کرنا چاہیے۔

۲۷ مارچ ۲۰۲۰ء

بعض خطباء کرام نے مساجد اور نماز با جماعت کے بارے میں سرکاری احکام کے حوالے سے پوچھا ہے، میں نے عرض کیا ہے کہ علماء کرام نے اپنے موقف کے ابلاغ اور وضاحت کی ذمہ داری بحمد اللہ ہر فورم پر پوری کر دی ہے، اب سرکاری احکامات کی پابندی کرنا ہی وقت کا تقاضہ ہے۔

۲۸ مارچ ۲۰۲۰ء

ترکی کے صدر حافظ طیب رجب اردوغان کی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر بے حد صدمہ کا باعث بنی، انا للہ وانا الیہ راجعون، اس خاتون کی عظمت کے اظہار کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کی آغوش میں رجب طیب اردوغان نے پرورش پائی ہے، اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

۲۹ مارچ ۲۰۲۰ء

مجھے کسی نے رجب طیب اردگان کی والدہ محترمہ کے جنازے کی پوسٹ بھیجی ہے جس پر میں نے ٹویٹ کیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ محترمہ کی وفات کئی سال قبل ہوئی تھی، بہر حال دعا تو کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائیں، آمین۔

۲۹ مارچ ۲۰۲۰ء

ملیر کینٹ کراچی میں رہائش پذیر میجر مجتبیٰ رشید حسنی نے وائس میسج کے ذریعے تجویز دی ہے کہ کرونا بحران کے دوران مساجد کو حفاظتی مراکز بنایا جائے، سرکاری نظم کے تحت لوگ باری باری نفلی اعتکاف کریں، اجتماعی ماحول سے الگ تھلگ رہ کر عبادت میں وقت گزاریں، جسمانی و روحانی دونوں مقاصد حاصل ہوں گے۔

۳۰ مارچ ۲۰۲۰ء

ایک سیاسی راہنما کا ارشاد ہے کہ کرونا بحران میں سیاسی اور مذہبی کارڈ استعمال نہ کیا جائے۔ ارشاد بجا، مگر دعا، توبہ اور استغفار کی تلقین بھی کہیں مذہبی کارڈ کا استعمال تو شمار نہیں ہوگی؟

۳۱ مارچ ۲۰۲۰ء

جو سرکاری افسران و ملازمین، فوج و پولیس کے افسران و سپاہی، ڈاکٹر صاحبان، رفاہی شخصیات و تنظیمیں اور پوری امت کی طرف سے توبہ و استغفار میں مصروف لوگ ہیں، وہ سب ہمارے محسن ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مساعی اور دعائیں قبول فرمائیں، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

یکم اپریل ۲۰۲۰ء

ملک بھر میں جو شخصیات، ادارے اور تنظیمیں کرونا وائرس کے متاثرین اور مستحق لوگوں کی خدمت کام کر رہی ہیں، لائق تحسین ہیں۔ بیرون ملک رہنے والے پاکستانی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے علاقوں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔

۲ اپریل ۲۰۲۰ء

جوں جوں کرونا بحران کے حوالے سے مسجد، مدرسہ، نماز باجماعت، اور دعوت و تبلیغ کے خلاف گھیرا تنگ ہو رہا ہے، یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ پاکستان میں اسے دین و مذہب کے خلاف ہتھیار بنا لیا گیا ہے، جو خود ایک المیہ ہے اور اس سازش کو ناکام بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دے، آمین یارب العالمین۔

۳ اپریل ۲۰۲۰ء

پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی واضح اعلان نہ ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے حوالے سے صوبہ بھر کے لوگ تذبذب کا شکار ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست ہے کہ دوٹوک پالیسی کا اعلان کریں۔

۴ اپریل ۲۰۲۰ء

مجھے مولانا فضل الرحمٰن کی اس بات سے اتفاق ہے اور میں خود بھی یہ لکھ چکا ہوں کہ پاکستان میں

کچھ پس پردہ لابیاں عوامی دینی حلقوں کو کسی بھی طرح ریاستی اداروں کے مقابل اور آپس میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے لاکر کوئی بڑا دنگل کرانے کے درپے ہیں، اللہ پاک رحم فرمائے، آمین۔

۴ اپریل ۲۰۲۰ء

اس بڑے دنگل کا کامیاب تجربہ اس سے قبل الجزائر میں کیا جا چکا ہے جس میں ایک لاکھ کے لگ بھگ شہری لقمۂ اجل بنے تھے۔ یہ ہماری مجموعی دینی قیادت کے لیے بڑی آزمائش کا مرحلہ ہے، اللہ تعالیٰ حوصلہ، بصیرت اور استقامت سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۴ اپریل ۲۰۲۰ء

مختلف شہروں میں پولیس مساجد کے اماموں سے حلف نامے پُر کروا رہی ہے کہ مسجد میں پانچ سے زیادہ افراد جمع ہونے پر ذمہ دار وہ ہوں گے۔ اگر طے شدہ سرکاری پالیسی میں لوگوں کو جمع ہونے سے بہرصورت روکنا اماموں کی ذمہ داری ہے تو انہیں اس کے لیے باقاعدہ فورس مہیا کی جائے یا فورس بنانے کی اجازت دی جائے۔

۶ اپریل ۲۰۲۰ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بہترین صورت یہ بیان کی ہے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں نے کہا خرچ کیا ہے۔ اس لیے کسی مستحق کی مدد کرتے وقت اس کی عزتِ نفس کا خیال کرتے ہوئے نمائش اور تشہیر سے جس قدر گریز کیا جائے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

۷ اپریل ۲۰۲۰ء

بعض حضرات دینی مسائل کے حوالے سے آئے روز کوئی ”نیا کٹا کھول دیتے ہیں“۔ جن مسائل کا تعلق عمومی معاشرت سے ہے ان میں ہر نئے کٹے کے پیچھے بھاگنے کی بجائے مرکزی دینی قیادتوں سے رجوع کیا جائے تو خیر وبرکت کے ساتھ ساتھ اجتماعیت کا ماحول بھی قائم رہتا ہے، جو ہماری اہم ترین ملّی ضرورت ہے۔

۸ اپریل ۲۰۲۰ء

پرانی کہاوت ہے کسی گاؤں میں کچھ لوگ ایک منہ زور بیل کو خصی کرنا چاہتے تھے مگر وہ قابو نہیں آ رہا تھا۔ ایک دن وہ کنویں میں گر کر پھنس گیا اور لوگ اسے نکالنے کے لیے جمع ہوئے تو ایک ستم ظریف نے آواز لگائی یہ موقع ہے خصی کر لو۔ ہمارے دینی حلقے آج کل اسی صورتحال سے دوچار نظر آ رہے ہیں، اللہ حفاظت فرمائے، آمین۔

۹ اپریل ۲۰۲۰ء

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ جان کے ساتھ معیشت کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ میں نے عرض کیا کہ بالکل بجا مگر اس کے ساتھ ایمان کو بھی شامل کر لیں۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ اپشنل سبجیکٹ نہیں بلکہ بنیادی ضروریاتِ زندگی میں شامل ہے، جسے نظر انداز کرنا خود فریبی ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں، آمین یارب العالمین۔

۱۰ اپریل ۲۰۲۰ء

آج دس اپریل کو مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں جمعہ کی اذان ڈیڑھ بجے ہوگی، اردو بیان نہیں ہوگا، اذانِ ثانی پونے دو بجے اور اس کے بعد عربی خطبہ اور جماعت ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ احباب وضو اور سنتوں کا اہتمام گھروں میں کریں، شکریہ۔

۱۱ اپریل ۲۰۲۰ء

پنجاب حکومت کے زیر انتظام علماء کرام کی ویڈیو لنک میٹنگ میں شرکت کا موقع ملا۔ عرض کیا کہ مسلمان کے لیے مسجد کے ساتھ مسلسل تعلق بالخصوص نماز باجماعت لازمی ہے، اسلامی ریاست کی پالیسی اور نظام میں بھی اسے لازمی سروسز میں شمار کر لیا جائے تو خیر و برکت کے ساتھ ہمارے مسئلہ کا حل بھی ہوگا۔

۱۲ اپریل ۲۰۲۰ء

ایک سوال ذہن میں گردش کر رہا ہے کہ کیا کرونا وائرس ظاہری اسباب میں سے ہے یا غیبی؟ جو دکھائی نہیں دیتا، کام کرتے ہوئے بھی محسوس نہیں ہوتا، اس کی کارکردگی صرف نتائج سے معلوم ہوتی

ہے۔اور کیا اس کا علاج ظاہری اسباب کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے یا غیبی اسباب کی طرف رجوع بھی ضروری ہے؟

۱۳ اپریل ۲۰۲۰ء

رحمت و برکت اور لعنت و نحوست خالقِ کائنات کے غیبی نظام کا حصہ ہیں جن کا نیٹ ورک اور ظاہری اسباب دکھائی نہیں دیتے، مگر ان کے ثمرات و نتائج ہر طرف اور ہر وقت ہماری زندگی میں موجود ہوتے ہیں، کرونا وائرس بھی اسی کی ایک جھلک ہے الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ و ما نزل من الحق؟

۱۴ اپریل ۲۰۲۰ء

لوگوں سے کہا جائے کہ کرونا بحران کے دوران مسجدوں میں ہجوم نہ کریں، گھروں میں نماز باجماعت کا ماحول و معمول بنائیں، تو بات سمجھ میں آتی ہے، اس سے گھروں میں نماز تلاوت کے ذریعے برکت کا ماحول بھی بحال ہوگا۔ مگر مساجد میں نماز باجماعت معطل یا محدود تر کر دی جائے، مسلم معاشرے کے لیے قابلِ فہم نہیں ہے۔

۱۵ اپریل ۲۰۲۰ء

قادیانیوں سے گزارش ہے کہ امتِ مسلمہ کے اجماعی عقیدہ و موقف کی بنیاد پر مین اسٹریم میں واپس آجائیں، یا دستور و قانون کے مطابق اپنا الگ مذہبی و معاشرتی تشخص تسلیم کر لیں۔ تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے، ان کے سرپرست بھی امت اور قوم کے ساتھ خواہ مخواہ دھکا کر کے سب کا وقت ضائع نہ کریں۔

۱۶ اپریل ۲۰۲۰ء

لاک ڈاؤن میں دو ہفتے کی توسیع کے ساتھ بعض شعبوں میں مشروط کاروبار کی اجازت دے دی گئی ہے، جو مناسب ہے۔ مسجد و عبادت اصولاً لازمی سروسز میں شامل ہیں، اگر اربابِ اختیار اسے ناگزیر کاروباری شعبوں میں ہی شمار کر لیں تو یہ ان بھلائی سمجھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے، سنجیدہ توجہ درکار ہے۔

۱۷ اپریل ۲۰۲۰ء

آج سترہ اپریل کو مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ گوجرانوالہ میں جمعہ کی اذان ڈیڑھ بجے ہوگی، اردو بیان نہیں ہوگا، اذانِ ثانی پونے دو بجے، اور عربی خطبہ کے ساتھ نماز پڑھادی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ نمازیوں سے گزارش ہے کہ وضو اور سنتوں کا اہتمام گھروں میں کریں اور مسجد میں زیادہ ہجوم نہ کریں۔

۱۸ اپریل ۲۰۲۰ء

یہ وقت ایک دوسرے کو کوکوسنے اور طعنے دینے کا نہیں، مل جل کر بحران سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کا ہے۔ آگ کیسے لگی ہے اور کس نے لگائی ہے، سب کچھ اپنے وقت پر سامنے آئے گا اور قدرت کی سزا سے بچ نہیں سکے گا، ابھی آگ بجھانے پر ساری توجہ ضروری ہے۔

۱۹ اپریل ۲۰۲۰ء

جان کا خطرہ درپیش ہو تو وہ مسلمان کے لیے حالتِ اضطرار ہوتی ہے، اور جان بچانے کی حد تک حرام کا استعمال بھی جائز ہو جاتا ہے۔ اس لیے موجودہ حالات کو اضطراری صورتحال سمجھتے ہوئے ڈاکٹر صاحبان کے مشوروں اور اکابر علماء کرام کی مشاورت سے کی جانے والی سرکاری ہدایات کی پیروی ہی شریعت کا تقاضہ ہے۔

۲۲ اپریل ۲۰۲۰ء

آج اکیس اپریل ہے، شاعرِ مشرق و مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یومِ وفات، جو ہمارے قومی محسن ہیں، مگر ہم شاید اس لیے ان کو بھول جانے کی کوشش کر رہے کہ وہ خدا کا نام لیتے تھے اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے تھے، اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں، آمین۔

۲۳ اپریل ۲۰۲۰ء

کرونا بحران کے باعث اس سال رمضان المبارک میں ہم سب اہلِ خانہ نمازِ عشاء و تراویح گھر میں اپنے عزیز پوتے حافظ محمد طلال خان حفظہ اللہ تعالیٰ من کل شر و آفۃ کی اقتدا میں ادا کریں گے، ان شاء

اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکت سے کرونا بحران سے سب کو جلد نجات عطا فرمائیں، آمین۔

۲۴ اپریل ۲۰۲۰ء

ڈاکٹر صاحبان کا مطالبہ ہے کہ وبا کی شدت کی وجہ سے مساجد کے اجتماعات پر پابندی لگا دی جائے، جبکہ وزیراعظم محترم کا کہنا ہے کہ اگر ہدایات کی پابندی نہ ہوئی تو مساجد بند کی جا سکتی ہیں۔ اس لیے مساجد کو کھلا اور کسی حد تک آباد رکھنے کے لیے سرکاری ہدایات کی پابندی کا سب کو اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۵ اپریل ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، رمضان المبارک کا آغاز سب کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہم سب کو توبہ و استغفار کی توفیق سے نوازیں اور نسلِ انسانی، امتِ مسلمہ اور پاکستانی قوم کو ہر قسم کی دینی و دنیاوی آزمائش و ابتلا بالخصوص کرونا بحران سے نجات دیں، آمین یا رب العالمین۔

۲۶ اپریل ۲۰۲۰ء

کرونا بحران قابو میں آتا دکھائی نہیں دے رہا، میڈیا اس کی ذمہ داری مسجد پر ڈال رہا ہے، اور میڈیا کے بارے میں مولانا طارق جمیل کی شکایت بھی بیجا نہیں ہے۔ کیا ایوانِ صدر میڈیا اور مسجد کے درمیان ہم آہنگی اور اشتراکِ عمل کے اہم تقاضے کے لیے کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا؟ ایک سنجیدہ سا سوال ہے۔

۲۷ اپریل ۲۰۲۰ء

سیکولر میڈیا اور لابیوں نے مولوی کی کردار کشی کی طویل مہم کے بعد اب اپنے اصل ٹارگٹ مسجد کو فوکس کر کے مسجد اور میڈیا کے درمیان کشمکش کے نئے دور کا آغاز اس کیفیت میں کر دیا ہے کہ میڈیا کے پاس فری ہینڈ، آزادی اور مسجد مسلسل پابندیوں کے حصار میں ہے۔ ”آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا“۔

۲۷ اپریل ۲۰۲۰ء

سیکولر حلقوں کو یہ مغالطہ ہے کہ معاشرے میں مذہب اور مذہبی ذوق و رجحان مولوی اور مسجد کا پیدا کردہ ہے، اس لیے ان کو کارنر کرنے سے مذہب ختم ہو جائے گا۔ جبکہ مذہب انسانی فطرت کا

لازمی حصہ ہے، مولوی اور مسجد اس کے اظہار کا ذریعہ ہیں، ضرورت جب تک ہے ان کا کردار بھی باقی رہے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۹ اپریل ۲۰۲۰ء

قرآن کریم رُشد و ہدایت اور رحمت و برکت کا دائمی چشمہ ہے جس سے ہر زمانے میں بے شمار لوگوں نے فیض اٹھایا ہے اور اب بھی اٹھا رہے ہیں۔ لامذہب لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں کہ یہ مدرسہ کی وجہ سے ہے، اسے بند کر دو۔ جبکہ قرآن کریم مدرسہ کی وجہ سے نہیں، مدرسہ قرآن کریم کی وجہ سے ہے، وہ رہے گا تو یہ بھی رہے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۰ اپریل ۲۰۲۰ء

قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ وہ یہودیت کا چربہ ہے۔ جس کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ ریاستی اداروں کی کمین گاہوں میں بیٹھ کر خفیہ کاروائیوں کا طریق کار رکھتے ہیں، جبکہ سیکولر لابیوں کی تکنیک بھی یہی ہے، جو اہلِ دین کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اللہ تعالیٰ راہِ حق میں استقامت دیں، آمین۔

یکم مئی ۲۰۲۰ء

اسد عمر صاحب کا ارشاد ہے کہ ہم قادیانیوں کو تمام حقوق دیں گے۔ بالکل بجا فرمایا، مگر جس دستور کے تحت حقوق دینے ہیں پہلے وہ ان سے تسلیم کرا لیں، اس کے بغیر تو امریکہ بھی اپنے غیر قانونی رہائشیوں کو شہری حقوق نہیں دے رہا۔ حقوق کے لیے دستور کی وفاداری ہر ملک میں اولین شرط ہوتی ہے، ہم کیسے ترک کر دیں؟

یکم مئی ۲۰۲۰ء

کوئی صاحب علامہ زاہد الراشدی گوجرانوالہ کے نام الگ ٹویٹ اکاؤنٹ چلا رہے ہیں اور خود ساختہ تحریریں میرے نام سے جاری کر رہے ہیں، جو شرعاً، اخلاقاً اور قانوناً ہر لحاظ سے غلط حرکت ہے۔ میں اس کی تحریروں سے براءت کا اعلان کرتا ہوں، ان صاحب کو اس حرکت سے باز آنا چاہیے، ورنہ قانونی کاروائی ہوگی۔

۳ مئی ۲۰۲۰ء

رمضان المبارک کی مبارک ساعات میں کرونا بحران کے متاثرین کی مدد کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے سالانہ بجٹ کو پورا کرنے کی طرف بھی توجہ دی جائے، جو عالمِ اسباب میں اپنی دینی و تعلیمی خدمات صرف عوامی تعاون پر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہماری دینی ذمہ داری میں شامل ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں، آمین۔

۴ مئی ۲۰۲۰ء

آج چار مئی ہے، ٹیپو سلطانؒ کا یومِ شہادت، جنہوں نے جنوبی ایشیا میں انگریزوں کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روکنے کے لیے جہاد کا پرچم بلند کیا اور لڑتے لڑتے جان دے دی۔ مگر آج کی نوجوان نسل اس سے واقف نہیں جو یقیناً ہماری اجتماعی کوتاہی ہے، ہمیں اس کی تلافی کے لیے بہرحال کردار ادا کرنا ہوگا۔

۵ مئی ۲۰۲۰ء

قادیانی مسئلہ کے تمام فقہی پہلوؤں پر پون صدی کے طویل علمی مباحثوں کے بعد ۱۹۵۳ء سے سب متفق ہیں کہ قادیانیوں کو مسلم ریاست میں غیر مسلم اقلیت کے طور پر رہنے کا حق دیا جا سکتا ہے۔ ان بحثوں کو دوبارہ چھیڑ کر امت کے اجماعی موقف کو سبوتاژ نہ کیا جائے، امت پر احسان ہوگا۔

۶ مئی ۲۰۲۰ء

ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا
(بہادر شاہ ظفر مرحوم و مغفور)

۷ مئی ۲۰۲۰ء

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب ہمارے مخدوم و محترم بزرگ ہیں، گزشتہ روز مانچسٹر میں بستر سے اٹھتے ہوئے گر کر زخمی ہو گئے ہیں، سب دوست خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازیں اور تادیر دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین یا رب

العالمین۔

۸ مئی ۲۰۲۰ء

وزیر داخلہ سید اعجاز شاہ صاحب کا یہ کہنا کہ محلہ کا ایک شخص عید کی نماز پڑھنے چلا جائے تو سب کی طرف سے نماز ہو جاتی ہے، صرف ان کی دین سے لاعلمی کی دلیل نہیں بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لیے المیہ بھی ہے، مگر شکوہ کس سے کریں؟ بقول کسے "ایں چنیں ارکانِ دولت ملک را ویراں کنند"۔

۹ مئی ۲۰۲۰ء

کرونا بحران کی شدت میں بظاہر کمی آئے بغیر لاک ڈاؤن نرم کرنے کی شروعات ہو گئی ہیں، جس کی وجہ قومی معاشرتی اور معاشی مجبوریاں بتائی جاتی ہیں۔ یہ درست بات ہے مگر اصل ضرورت یہ ہے کہ قومی پالیسیاں تشکیل دیتے وقت ہی دینی، معاشی اور معاشرتی مجبوریوں کو ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

۱۰ مئی ۲۰۲۰ء

جامعہ محمدیہ اہلِ حدیث گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحمید ہزاروی کی وفات سب اہلِ دین کے لیے صدمہ کی بات ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ بزرگ عالمِ دین اور مشفق راہنما تھے، ساری زندگی قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس میں گزاری، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور سب متعلقین کو صبر دیں، آمین۔

۱۱ مئی ۲۰۲۰ء

مولانا فضل الرحمٰن کا یہ کہنا ملک بھر کے تمام اہلِ دین کے دل کی آواز ہے کہ عقیدۂ ختمِ نبوت اور اسلام و پاکستان لازم و ملزوم ہیں، اور اس کے بارے میں کوئی بین الاقوامی ایجنڈا اور دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ مگر اس کے ساتھ اس سلسلے میں عوامی آگاہی و بیداری کا اہتمام بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

۱۳ مئی ۲۰۲۰ء

وفاقی کابینہ نے قادیانیوں کو دستوری فیصلہ تسلیم کیے بغیر قومی اقلیتی کمیشن میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے، جس کا پنجاب اسمبلی نے متفقہ قرارداد کے ذریعے خیر مقدم کیا ہے۔ یہ دونوں باتیں خوش آئند اور قومی جذبات کی آئینہ دار ہیں۔ مگر دوسری طرف وفاقی کابینہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف

اسلام آباد ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی ہے جس کے قابلِ سماعت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ چار جون کو ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ بات ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک نئے معرکے کا آغاز کر دیا گیا ہے جو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے محنت کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے اور سب کو مل جل کر حسبِ سابق ایمانی جذبات کے ساتھ دلیل، حوصلہ، تدبر، حکمت اور باہمی ہم آہنگی کے ساتھ اس معرکہ میں اپنا اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہو جانا چاہیے۔

۱۴ مئی ۲۰۲۰ء

یورپی یونین نے فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی مداخلت پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل پر پابندیاں عائد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، جو امریکہ اور یورپی یونین کے درمیان "فرینڈلی میچ" کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اصل مسئلہ عالمِ اسلام اور عالمِ عرب کی حمیت و غیرت کا ہے، اسے کون جگائے گا؟

۱۵ مئی ۲۰۲۰ء

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا ہے اور کرونا بحران میں شدت کی بات بھی ہو رہی ہے۔ استغفار، دعا، توبہ اور مکمل احتیاط کے ساتھ اس بحران سے گزرنے کی ضرورت ہے۔ اصل فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ہی کرنا ہے، اسے راضی کرنے کی جتنی بھی کوشش ہو سکے اس اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۶ مئی ۲۰۲۰ء

مسجد و مدرسہ کرونا بحران کے دوران عالمِ اسباب میں سہ طرفہ دباؤ کا شکار ہیں (۱) امتیازی پابندیوں کے حصار میں ہیں (۲) سالانہ بجٹ ڈانوا ڈول ہے (۳) اور تعلیم و عبادت دونوں پر تعطل کے سائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ فکر و دانش کا سوال ہے کہ "کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ہے"۔

۱۷ مئی ۲۰۲۰ء

رمضان المبارک کا آخری جمعہ اور عید الفطر ہماری دینی و قومی اجتماعیت کے عروج کے دن ہوتے ہیں جو کرونا بحران کے ماحول میں آرہے ہیں اور یقیناً سخت آزمائش کا مرحلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر، احتیاط اور حوصلے کے ساتھ اس آزمائش میں سرخروئی نصیب فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

۱۸ مئی ۲۰۲۰ء

کرونا بحران کے دوران سیاسی جماعتوں کی باہمی آویزش، بالخصوص سندھ اور وفاق کی کشمکش، فرقہ وارانہ کشیدگی کے فروغ، اور سرکاری پالیسیوں میں مسجد اور مارکیٹ کے درمیان کھلے فرق کے عوامل کچھ بھی ہوں، بہرحال ملک وقوم کے مفاد کے خلاف ہیں اور ہر شہری کے لیے لمحۂ فکریہ ہیں، اللہ پاک ہدایت دیں، آمین۔

۱۹ مئی ۲۰۲۰ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سول سوسائٹی اور رائے عامہ کو اپنے آزادانہ اور جمہوری فیصلوں میں اسی قسم کی درپردہ سازشوں کا مسلسل سامنا رہتا ہے جن کا تذکرہ قرآن کریم نے آخری سورۃ میں فرمایا ہے۔ ان سے ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، اللہ پاک توفیق عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۲۰ مئی ۲۰۲۰ء

عدالتِ عظمیٰ ہماری جن سماجی، معاشرتی، سیاسی، طبقاتی اور ادارہ جاتی کمزوریوں کی نشاندہی کر رہی ہے، وہ ہماری قومی ضرورت ہے اور ہم سب کو اس پر عدالتِ عظمیٰ کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ قومیں بحرانوں میں ہی بنتی بگڑتی ہیں، اللہ پاک ہمیں اصلاح کی راہ پر گامزن فرمادیں، آمین یارب العالمین۔

۲۱ مئی ۲۰۲۰ء

پاکستان کا قیام رمضان المبارک کے دوران عمل میں آیا تھا اور مسلم تہذیب وثقافت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کے احکام وقوانین کی عملداری اس نئے ملک کے وجود میں لائے جانے کا بنیادی مقصد تھا، جو ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے اور ہم سب سے تجدیدِ عہد اور عزمِ نو کا تقاضا کر رہا ہے۔

۲۲ مئی ۲۰۲۰ء

ایک دوست نے پوچھا ہے کہ فلاں صاحب آپ کے خلاف مسلسل غصہ نکالتے رہتے ہیں آپ نوٹس نہیں لیتے۔ میں نے عرض کیا کہ ”اور بھی غم ہیں زمانے میں نفرت کے سوا“۔ ہمیں ہمارے بزرگوں نے اختلاف کرنا سکھایا ہے پھنکارتے رہنا نہیں ”کیے جاؤ مے خوارو کام اپنا اپنا“۔

۲۳ مئی ۲۰۲۰ء

طیارے کے حادثہ نے پوری قوم کو سوگوار کر دیا ہے اور کرونا بحران سے دل گرفتہ عوام کے غم و اندوہ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حادثہ میں شہید ہونے والوں کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ان کے خاندانوں کو صبر و حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲۴ مئی ۲۰۲۰ء

مولانا مفتی منیب الرحمٰن دینی قیادت کی محترم شخصیت اور فواد چودھری وفاقی حکومت کا اہم حصہ ہیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کے مقام و منصب کا لحاظ رکھنا چاہیے، اور فواد چودھری کو دستوری ادارے مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے خلاف محاذ آرائی کر کے اپنے حلف سے انحراف نہیں کرنا چاہیے۔

۲۵ مئی ۲۰۲۰ء

مقتدر حلقوں کی مسلسل یہ خواہش و کوشش ہے کہ دینی تعلیم و عبادات کا نظام و مراکز حکومتی نظم کے دائرے میں آجائیں۔ جو صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ نوآبادیاتی نظام سے مکمل چھٹکارا حاصل کر کے خلافتِ اسلامیہ کا شرعی نظام عملی طور پر اختیار کر لیا جائے، اس صورت میں یہ سب خود بخود ہو جائے گا۔

۲۵ مئی ۲۰۲۰ء

بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ نوآبادیاتی نظام سے کیا مراد ہے؟ گزارش ہے کہ جو ملک اپنے فیصلوں اور پالیسیوں میں مسلسل بیرونی مداخلت اور دباؤ کا شکار رہتا ہے وہ نوآبادیاتی نظام کے شکنجے میں ہے، جس سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے، چہ جائیکہ کہ دینی معاملات کو بھی اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔

۲۷ مئی ۲۰۲۰ء

مولانا قاری سعید الرحمٰن تنویر آج صبح انتقال کر گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون، وہ آزاد کشمیر کے سرکردہ علماء کرام میں سے تھے۔ نمازِ جنازہ عصر کے بعد منگ (آزاد کشمیر) میں ادا کی جائے گی۔ وہ کافی

عرصہ گوجرانوالہ میں ہماری مسلکی اور تحریکی ٹیم کا متحرک کردار رہے ہیں، اللہ پاک مغفرت فرمائیں، آمین ثم آمین۔

۲۸ مئی ۲۰۲۰ء

دین، دینی حلقوں و مراکز اور دین کے معاشرتی کردار کے بارے میں موجودہ صورتحال کو سمجھنے کے لیے امریکی تھنک ٹینک رینڈ کارپوریشن کی متعلقہ رپورٹ کو ایک بار پھر پڑھنا ضروری ہے تاکہ سنجیدہ دینی حلقے اپنی حکمتِ عملی کا از سرِ نو صحیح طور پر تعین کر سکیں۔

۲۹ مئی ۲۰۲۰ء

کسی بھی شخص کے بارے میں رائے قائم کرتے وقت ہمارا عمومی مزاج یہ بن گیا ہے کہ تحقیق کے بغیر سنی سنائی باتوں پر رائے قائم کرتے ہیں، یا اپنے ذاتی یا گروہی موقف و مزاج سے مطابقت نہ ہونے پر اس کے خلاف رائے بنا لیتے ہیں۔ جبکہ اصل معیار امت کے جمہور اہلِ علم ہیں جس کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

۳۰ مئی ۲۰۲۰ء

حضرت علامہ غلام محمد سیالوی ملک کی بڑی علمی و دینی شخصیت تھے، جنہوں نے زندگی بھر دین کی سربلندی و فروغ کے لیے محنت کی اور قوم کی راہنمائی کرتے رہے، ان کی وفات علمی حلقوں کے لیے صدمہ و رنج کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور تمام متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں، آمین۔

۳۱ مئی ۲۰۲۰ء

دینی مدارس کے تعلیمی سال کے حوالے سے سب متعلقہ حلقوں کو سنجیدہ ہونا چاہیے۔ ریاستی تعلیمی اداروں کی سالانہ تعطیلات کا دورانیہ ہے، جبکہ دینی مدارس کے تعلیمی سال کے پہلے دو ماہ متاثر ہو رہے ہیں جس سے پورا تعلیمی سال ڈسٹرب ہو سکتا ہے۔ دونوں کو ایک ہی دائرہ میں رکھنا درست نہیں، اس پر توجہ دیں۔

یکم جون ۲۰۲۰ء

دینی مدارس کے طلبہ کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت نے جو ہدایات جاری کی ہیں وہ برموقع اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ہیں، ان کی پابندی ضروری ہے، ہمیں تعلیمی تسلسل کے ساتھ ساتھ اپنے نظم و وقار کا بھی ہر ممکن تحفظ کرنا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازیں، آمین۔

۲ جون ۲۰۲۰ء

اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغربی استعمار کا ایجنڈا یہ ہے کہ (۱) سیاسی قوت نہ بن سکیں، (۲) معاشی خود مختاری اور خود کفالت سے محروم رہیں، (۳) اور دین کے معاشرتی کردار سے دستبردار ہو جائیں، یا (۴) آپس میں ہی لڑتے رہیں۔ سوال یہ ہے کہ اپنے بارے میں خود ہمارا ایجنڈا کیا ہے؟ صدائے وقت یہ ہے الیس منکم رجل رشید؟

۳ جون ۲۰۲۰ء

امریکہ میں سیاہ فاموں کے ہنگامے اس کے ماضی کی صدائے بازگشت ہے۔ ۱۸۶۴ء میں صدر لنکن نے کالوں کو گوروں کی شخصی غلامی سے نجات دلائی تھی، جبکہ ۱۹۶۴ء میں صدر کینیڈی نے کالوں کو برابر کا امریکی شہری قرار دینے کا قانون منظور کیا تھا، آج امریکہ اپنے اسی ماضی کے آئینے میں جھانک رہا ہے۔

۴ جون ۲۰۲۰ء

جن ممالک میں کرونا وائرس کی کارروائی جاری ہے ان میں بھی امریکہ اور برطانیہ سمیت تعلیمی ادارے بتدریج کھولے جا رہے ہیں، جبکہ تعلیم و صحت کے لیے اقوام متحدہ کے اداروں نے SOPs جاری کر دی ہیں، تو ان کے دائرے میں ہمارے ہاں بھی تعلیمی اداروں کو کام کرنے کا موقع ضرور ملنا چاہیے۔

۵ جون ۲۰۲۰ء

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز عالمِ اسلام کی مایہ ناز شخصیت ہیں، ان کی قبر کی بے حرمتی کے حالیہ شرمناک واقعہ پر پوری امتِ مسلمہ بے چین و مضطرب ہے۔ آج جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اس واقعہ کی مذمّت اور حضرت عمرؒ کی خدمات پر خراجِ عقیدت پیش کرنے کی ملک بھر کے علماء کرام سے گزارش ہے۔

۶ جون ۲۰۲۰ء

قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے شفا قرار دیا ہے، روحانی بیماریوں کے لیے بھی اور جسمانی بیماریوں کے لیے بھی۔ اس لیے کرونا بحران سے نجات کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم و تلاوت کو عام کیا جائے۔ یہ شفا بھی ہے، برکت بھی ہے اور علاج بھی ہے، یہ بھولا ہوا سبق ہم سب کو پھر سے یاد کرنا چاہیے۔

۶ جون ۲۰۲۰ء

(۱) حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتیؒ کی اہلیہ محترمہ اور ہماری مشفقہ چچی کا آج شام انتقال ہو گیا ہے اور ہم ایک بار پھر ماں کی شفقتوں سے محروم ہو گئے ہیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے، جنازہ رات کو کسی وقت ہو گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (۲) رات کو گیارہ بجے نمازِ جنازہ نصرت العلوم میں ادا کرنے کا مشورہ چل رہا ہے۔

۷ جون ۲۰۲۰ء

ہماری چچی محترمہ کی وفات پر جن دوستوں نے ہمارے ساتھ غم اور صدمے میں شرکت کا اظہار کیا ہے اور دعاؤں کا اہتمام کیا ہے، میں پورے خاندان کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس سے ہمیں صبر اور حوصلہ ملا ہے، اللہ پاک ہماری مشفقہ ماں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۸ جون ۲۰۲۰ء

جس طرح لوگوں کی جسمانی خوراک وعلاج کی ضروریات ان لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں جواُن کے لیے کام کررہے ہیں، ان کی خامیوں اور کوتاہیوں کا واویلا کرتے رہنے سے لوگوں کی ضروریات کا بندوبست نہیں ہوگا، اسی طرح روح ونفس کی ناگزیر ضروریات کے لیے بھی ان کے لیے کام کرنے والوں کو ہی قبول کرنا ہوگا۔

۹ جون ۲۰۲۰ء

انسانی جانوں کا تحفظ، قومی وملکی مفادات کی پاسداری، دینی اجتماعیت کا اہتمام، اور اپنی قیادت کا اعتماد واحترام ہر حال میں ہماری اولین ترجیحات ہونی چاہئیں۔ دینی مدارس میں تعلیمی سال کے آغاز کے حوالے سے وفاق المدارس العربیہ کی قیادت کا فیصلہ ہی موجودہ حالات میں ہمارے لیے موزوں ترین ہے۔

۱۰ جون ۲۰۲۰ء

ناموس رسالتؐ وصحابہ کرامؓ کے تحفظ کے حوالے سے پنجاب اسمبلی نے گزشتہ روز جو قانون منظور کیا ہے وہ لائقِ صد تحسین و تبریک ہے۔ اسمبلی کے اسپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب اور تمام ارکان ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں، اللہ پاک انہیں سعادتِ دارین سے نوازیں اور مزید پیشرفت و ترقیات سے بہرہ ور کریں، آمین۔

۱۱ جون ۲۰۲۰ء

اپنے علم اور صلاحیت کو بے مقصد کاموں میں صَرف کرنے کو صوفیاء کرام نے سلبِ توفیق کی ایک صورت بتایا ہے، جس سے بچنا اور اس سے تعوّذ کرتے رہنا چاہیے۔ کوئی بھی کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنی منفعت کے ساتھ ساتھ اس کام کی مقصدیت اور لوگوں کا فائدہ ملحوظ رکھنے سے افادیت دوچند ہوتی ہے۔

۱۲ جون ۲۰۲۰ء

انسان کے ذمہ صرف یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے آسائش تلاش کرے، اسباب فراہم کرے، اور ان کے بہتر سے بہتر استعمال کے طریقے دریافت کرتا رہے۔ بلکہ یہ بھی اس کی نوعی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ کائنات کو وجود میں لانے والے خالق و مالک کی مرضی معلوم کرے اور اس کی مرضی و منشا کی تکمیل کے لیے متحرک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی زندگی کے لیے، جو اصلی اور دائمی حیات ہے، فکر مند ہو اور اسے بہتر بنانے کو زندگی کا مقصد قرار دے۔ انسان کا المیہ یہ ہے کہ اس نے اسی دنیا کی زندگی کو اپنا واحد مقصد بنا لیا ہے اور اس کی تمام تر تگ و دو اِسی کے گرد گھومنے لگی ہے۔ اسی طرح اس کی فکرمندی "دنیا میں آگیا ہوں تو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے" کے دائرے میں محصور ہے۔ جبکہ "کیوں آیا ہوں؟ کس نے بھیجا ہے؟ آگے کہاں جانا ہے؟" کے بنیادی سوالات اس کی نظروں سے اوجھل ہو کر رہ گئے ہیں جسے قرآن کریم نے یعلمون ظاہرًا من الحیاۃ الدنیا سے تعبیر فرمایا ہے۔

۱۳ جون ۲۰۲۰ء

سرکاری فنڈ اور بجٹ میں حصہ دینی مدارس کا مسئلہ کبھی نہیں رہا، اور نہ ہی اب وہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہیں، بلکہ انتہائی قناعت و کفایت کے ساتھ ڈیڑھ سو سال سے عام مسلمانوں کے رضاکارانہ تعاون کے ذریعے کام کر رہے ہیں، ان کے آزادانہ تعلیمی و دینی کردار کا تسلسل ہی ان کی اصل ضرورت و امتیاز ہے۔

۱۴ جون ۲۰۲۰ء

حضرت شیخ الہندؒ کا ارشاد ہے کہ دینی مدارس کے قیام کا مقصد ۱۸۵۷ء کے نقصانات کی تلافی تھا جو دینی، سیاسی، معاشی، تہذیبی، علمی، سب شعبوں کو محیط ہیں۔ اس جدوجہد کے لیے دینی مدارس کا آزادانہ دینی تعلیمی کردار اولین شرط ہے جس پر کوئی سمجھوتہ بنیادی مقصد کے منافی ہو گا، یہ بات سب کو یاد رہے۔

۱۵ جون ۲۰۲۰ء

مغرب کے ساتھ عقیدہ و ثقافت کی کشمکش میں ہم ابھی تحفظ و دفاع کے دائرے میں ہیں جس سے

آگے بڑھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اب مغربی سوسائٹی وجدانیات کی طرف واپسی کے راستے تلاش کرتی نظر آرہی ہے، جو انہی کے ہاں ملیں گے جن کے پاس آسمانی تعلیمات محفوظ و موجود ہیں۔ مگر کیا ہم اس کے لیے تیار ہیں؟

۱۵ جون ۲۰۲۰ء

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرؤف کی وفات ملک بھر کے اہلِ علم و دین کے لیے صدمہ کا باعث ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ ہم سب کے بزرگ اور سرپرست تھے، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور تمام متعلقین کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

۱۷ جون ۲۰۲۰ء

کرونا بحران کے دوران حکومتی پالیسیوں میں عدمِ توازن اور غیر سنجیدگی اپنی جگہ مسلّم ہے، مگر عوامی ماحول میں بھی احتیاطی تدابیر سرے سے مفقود ہیں جو بحران کی سنگینی میں اضافے کا باعث ہے۔ علماء کرام، سیاسی و سماجی راہنماؤں اور میڈیا کو اس طرف خصوصی توجہ دینا ہوگی، اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دیں، آمین۔

۱۸ جون ۲۰۲۰ء

قومی اسمبلی میں وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کا یہ اعلان قوم کے جذبات اور موقف کی ترجمانی ہے کہ اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے گزارش ہے کہ مظلوم کشمیریوں اور فلسطینیوں کی دادرسی کے لیے عالمی سطح پر مؤثر جدوجہد بھی ہماری ملّی ذمہ داری ہے، اللہ پاک توفیق دیں، آمین۔

۱۸ جون ۲۰۲۰ء

امریکہ بہادر نے قادیانیوں کو ملک کے دستور کے ساتھ وفاداری کی تلقین کرنے کی بجائے ایک بار پھر حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ناموسِ رسالت کے حوالے سے اپنے دستوری اور قانونی ضابطے تبدیل کرے، جو دستور کی نفی کے مترادف ہے، تو اسی دستور کے تحت قائم حکومت سے

مطالبہ کا آخر کیا جواز ہے؟

۲۰ جون ۲۰۲۰ء

قاضی فائز عیسیٰ کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر محبِ وطن حلقوں کی طرف سے اطمینان کا اظہار قوم کے اجتماعی ضمیر کی زندگی کی علامت ہے، جو ہماری ایک اہم ملّی ضرورت ہے۔ اللہ پاک عدالتِ عظمیٰ کو اس کی مسلسل نمائندگی کرتے رہنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲۲ جون ۲۰۲۰ء

موت کا ڈر ایک نارمل انسان بالخصوص مسلمان میں خدا خوفی اجاگر کرتا ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو موت کے خوف کے حوالہ سے لوگوں کو مذہب سے دور کرنے کی مہم میں مصروف ہیں، جو یقیناً فطرت کے خلاف جنگ ہے۔ اللہ پاک سب کو ہدایت اور فطرتِ سلیمہ سے بہرہ ور فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

۲۲ جون ۲۰۲۰ء

اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر کرونا کے مریضوں اور متاثرین کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر صاحبان اور دیگر میڈیکل ورکرز لائقِ صد تحسین اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ چند افراد کی کوتاہیوں کی وجہ سے سب کو موردِ الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے، اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، اللہ پاک سب کو عافیت سے نوازیں، آمین۔

۲۳ جون ۲۰۲۰ء

اجتہاد غیر منصوص اور ظنی مسائل کو منصوص اور یقینی مسائل پر قیاس کرنے کا نام ہے اور اس کی بھی شرائط ہیں۔ مگر یار لوگوں نے اسے منصوص اور یقینی مسائل کو کسی شرط کے بغیر غیر منصوص اور ظنی مسائل پر قیاس کرنے کا عنوان بنا رکھا ہے، جسے علمی یا فکری دھکے شاہی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ فیا للعجب۔

۲۵ جون ۲۰۲۰ء

کرونا بحران کے دوران دیگر جانی و مالی نقصانات اپنی جگہ بڑے رنج و صدمہ کا باعث ہیں مگر

سرکردہ علماء کرام کی یکے بعد دیگرے وفات نے صدمات کی شدت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ، مولانا مفتی سعید احمد پالنپوریؒ، مولانا یحییٰ محسنؒ، مولانا شاہ عبد العزیزؒ، مولانا عبد الرؤف اسلام آبادیؒ، مولانا عبید الرحمان ضیاءؒ، مولانا شمس الدین انصاریؒ بہاولپور، مولانا قاری تصور الحق مدنیؒ، مولانا مفتی محمد نعیمؒ، محترم حافظ صغیر احمدؒ لاہور، خواجہ عزیز احمد بہلویؒ، محترم ڈاکٹر عبد المقیم لاہور، مولانا غلام محمد سیالویؒ، مولانا عبد الحمید ہزارویؒ گوجرانوالہ، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ، مولانا پیر محمد ظاہر بکوٹیؒ، اور دیگر بہت سے اہلِ علم وفضل کی جدائی نے قیامت سے پہلے اس کی جھلک دکھادی ہے۔

تفصیلی تذکرہ و تعزیت ان میں سے ہر بزرگ کا حق ہے مگر دل گرفتگی اور شدت غم کی وجہ سے حوصلہ ساتھ نہیں دے رہا، جبکہ طبیعت کی ناسازی اور حالات کی ناسازگاری کے ماحول میں کہیں آنے جانے کی ہمت بھی نہیں ہے۔ اس لیے اس مختصر پیغام کے ذریعے ان بزرگوں کے متوسلین، خاندانوں اور متعلقین کے ساتھ تعزیت و رنج کے اظہار کے ساتھ دعاگو ہوں کہ اللہ رب العزت جانے والے سب بزرگوں کو جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور جملہ پسماندگان کو صبر و حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے اور اپنے بزرگوں کی حسنات کا سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں۔ جو بزرگ اور احباب موجود ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں۔

اللہ رب العزت کرونا کے تمام متاثرین، مریضوں اور دیگر سب بیماروں کو صحتِ کاملہ سے بہرہ ور فرمائیں اور ہم سب کو خیر کی زندگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائیں۔ اللھم ارفع عنا الوباء والبلاء واحفظنا من کل شر و مرض، آمین یا رب العالمین۔

۲۵ جون ۲۰۲۰ء

پچیس یورپی ممالک کے ایک ہزار سے زائد منتخب عوامی نمائندوں نے مشترکہ یادداشت میں دریائے اردن کے غربی کنارے کو اسرائیل میں ضم کرنے کے منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ کی طرف سے اس کی حمایت کو مسلّمہ اصول و ضوابط کے منافی قرار دیا ہے، جو خوش آئند ہے مگر او آئی سی (اسلامی تعاون تنظیم) کہاں ہے؟

۲۶ جون ۲۰۲۰ء

ترکی کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی رواں سال کے سیشن کی صدارت سنبھالنا اگرچہ صرف ایک اعزازی منصب ہے، مگر عالمی سطح پر ملتِ اسلامیہ کے جذبات و مفادات کی حوصلہ اور جرأت کے ساتھ ترجمانی کے باعث خوشی کی بات بھی ہے۔ اللہ پاک اس اعزاز کو حقیقت میں بدل دیں تو ان کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے، آمین۔

۲۷ جون ۲۰۲۰ء

اسلام آباد میں ہندو مندر کی تعمیر کے بارے میں علمی، فقہی اور قانونی مباحثہ ضروری ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اس کا سب سے زیادہ مناسب فورم اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت ہے جن کا آئینی کردار یہی ہے۔ جبکہ سرکردہ اہلِ علم و دانش کو وقت نکال کر ان آئینی اداروں کی خود راہنمائی کرنی چاہیے۔

۲۷ جون ۲۰۲۰ء

اسلام آباد میں ہندو مندر کی تعمیر کے سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کرنے کی تجویز پر کچھ دوستوں کو اشکال ہے۔ گزارش ہے کہ اگر صرف جذبات اور غصے کا اظہار کرتے رہنا ہے تو ٹھیک ہے، لیکن اگر اسے روکنا یا شرائط کا پابند کرنا ہے تو قانون کا راستہ ہی اپنانا ہوگا۔

۲۹ جون ۲۰۲۰ء

کسی بھی علمی اور فقہی مسئلہ پر بحث و مباحثہ اگر اہلِ علم کے درمیان تفقہ و استدلال کی زبان میں باہمی احترام کے ساتھ ہو تو باعثِ رحمت اور عوام کی راہنمائی و ذہنی ارتقا کا سبب بنتا ہے۔ مگر وہی بات عوام میں طعن و تشنیع اور طنز و استہزا کا لہجہ اختیار کر کے تفریق و منافرت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

۳۰ جون ۲۰۲۰ء

آزاد کشمیر اسمبلی میں خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اور اہلِ بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حرمت و تقدس کی پاسداری کے لیے سردار عتیق احمد خان کی پیش کردہ قرارداد کی منظوری پوری امت کے جذبات کی ترجمانی ہے، جس پر محرک ارکانِ اسمبلی اور حکومت سب شکریہ و تحسین اور مبارکباد

کے مستحق ہیں۔

۳۰ جون ۲۰۲۰ء

دستورِ پاکستان میں اقلیتوں کے شہری و مذہبی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے جس کا احترام و اہتمام ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ مگر ان کی عملی صورتوں کا تعیّن دستوری تقاضوں، معاشرتی صورتحال، اور دیگر ہم وطن اہلِ مذاہب بالخصوص اکثریت کے عقائد و جذبات کے احترام کے ساتھ ہی کیا جا سکتا ہے، جو مسلّمات میں سے ہے۔

۲ جولائی ۲۰۲۰ء

اسلام آباد میں ہندو مندر کی تعمیر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسلام آباد کے طے شدہ ماسٹر پلان میں اس کی گنجائش نہیں ہے، جبکہ دوسری طرف اسی ماسٹر پلان کے خلاف قرار دے کر اسلام آباد ہی کے علاقے ہمک میں مساجد شہید کرنے اور علماء کرام کو گرفتار کرنے کی خبریں گردش کر رہی ہیں، خدا خیر کرے۔

۳ جولائی ۲۰۲۰ء

ایک طرف مسلّم اُمہ اور اس کا دین و عقیدہ ہے، دوسری طرف عالمی استعماری نظام بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے مسلط ہے۔ مسلم عوام کو جب بھی موقع ملا ہے انہوں نے دین و عقیدہ کے حق میں دوٹوک فیصلہ دیا ہے، مگر ان کے حکمران طبقے ان کا فیصلہ قبول کرنے سے مسلسل انکاری ہیں، اللہ پاک رحم فرمائیں، آمین۔

۳ جولائی ۲۰۲۰ء

بین الاقوامی معاہدوں میں شریک ہونا اور ان کو ڈیل کرنا حکومتوں کا کام ہے، مگر معاہدات کے دینی و تہذیبی پہلوؤں کو ریاستی اداروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا، یہ بہرحال علماء کرام، دینی اداروں، اور علمی مراکز کی ذمہ داری ہے، جس سے مسلسل غفلت کا خمیازہ بار بار ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

۴ جولائی ۲۰۲۰ء

اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء کرام نے مسجد توحید شہید کیے جانے پر جس جرأت و حوصلہ اور

وحدت وہم آہنگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائقِ صد تحسین و تبریک ہونے کے ساتھ ساتھ ملک بھر کے علماء کرام اور دینی کارکنوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ بھی ہے اور دینی جدوجہد کی کامیابی کا راستہ بھی ہے۔

۵ جولائی ۲۰۲۰ء

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت کے بعد عربی، فارسی، رومی اور مصری تہذیبوں سے عملی سابقہ درپیش تھا، جن پر اسلام نے خلافتِ راشدہ کے دور میں غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ ان تہذیبوں کی تمام قدریں مسترد کر دی گئی تھیں یا خذ ما صفا ودع ما کدر کا اصول اختیار کیا گیا تھا؟ آج کا اہم سوال!

۶ جولائی ۲۰۲۰ء

جس طرح ہمارے ہاں طلاق دیتے وقت کوئی شخص علماء سے مشورہ نہیں کرتا مگر پھنس جانے کے بعد کئی مفتیوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے حکمران بین الاقوامی معاہدہ کرتے وقت آنکھیں بند کر کے دستخط کر دیتے ہیں، پھر قوم جکڑی جاتی ہے تو ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ فیاللعجب مرارا۔

۷ جولائی ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کشمیر کی زمین ہندوؤں پر فروخت کرنے کو شرعاً ناجائز قرار دے کر علماء امت کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کیا ہے، اور اکابر کے اس فتویٰ کی یاد تازہ کر دی ہے جس میں فلسطین کی زمین کو یہودیوں پر فروخت کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا تھا، اللہ پاک جزائے خیر سے نوازیں، آمین۔

۸ جولائی ۲۰۲۰ء

امریکی سپریم کورٹ کا یہ حالیہ متفقہ فیصلہ دنیا بھر کی بیک ڈور الیکٹرول لابیوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ امریکی ریاستوں کی نمائندگی کرنے والا الیکٹرول ادارہ عوامی ووٹنگ کا پابند ہے اور اس کے خلاف فیصلہ نہیں دے سکتا، اللہ ہر ملک کے بیک ڈور سلیکٹرز کو اس کی سمجھ عطا فرما دیں، آمین۔

۹ جولائی ۲۰۲۰ء

مصر، فرانس، جرمنی، اور اردن کے وزرائے خارجہ نے باہمی ویڈیو کانفرنس کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ اسرائیل فلسطین کے علاقے میں بستیاں بنانے سے باز رہے، یہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ بجا فرمایا مگر کیا اسرائیل اس طرح باز آجائے گا؟ ”لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے“۔

۱۰ جولائی ۲۰۲۰ء

استنبول کی تاریخی عمارت ”آیا صوفیہ“ کی مسجد کی حیثیت بحال کرنے کا مبینہ عدالتی فیصلہ اپنے شاندار ماضی کی طرف ترکی کے تاریخی اور تہذیبی یوٹرن کا فیصلہ ہے، جس پر صرف ترک قوم نہیں بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ مبارکباد کی مستحق ہے، اللہ پاک مبارک فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۱۱ جولائی ۲۰۲۰ء

جب تک ہماری اشرافیہ اور اسٹیبلشمنٹ پاکستان کی نظریاتی شناخت، تہذیبی تشخص اور بیرونی مداخلت سے آزاد قومی خود مختاری کے ساتھ اپنی کمٹمنٹ کو درست کر کے اس کے لیے مخلص نہیں ہو جاتی، ہم اسی طرح مسلسل بحرانوں کا شکار رہیں گے۔ یہ آج کر لیں یا سو سال بعد، معاملہ انہی کے ہاتھ میں ہے اور رہے گا۔

۱۲ جولائی ۲۰۲۰ء

اسلام آباد میں ہندو مندر کی تعمیر کے بارے میں اگر شرعی احکام کے ساتھ آج کے عالمی معیار کا لحاظ بھی ضروری ہے تو سیکولر مغربی ممالک بالخصوص امریکہ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی مساجد کی تعمیر کے حوالے سے رائج الوقت شرائط وضوابط کو بھی سامنے رکھنا ہوگا، جو حکومتِ پاکستان کی ذمہ داری بنتی ہے۔

۱۳ جولائی ۲۰۲۰ء

آیا صوفیہ کی مسجد کی حیثیت بحال ہونے پر بعض حضرات کو اشکال ہے کہ کیا چرچ کو مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ گزارش ہے کہ یورپ اور امریکہ میں سینکڑوں مساجد ایسی موجود ہیں جو چرچ

خرید کر بنائی گئی ہیں، مگر مسیحی دنیا کی طرف سے ان پر کوئی باضابطہ اشکال سامنے نہیں آیا، اس لیے یہ بات بے محل ہے۔

۱۴ جولائی ۲۰۲۰ء

وفاقی وزارتِ تعلیم کی یہ تجویز انتہائی تشویشناک ہے کہ اسلامیات اور جنرل نالج کے سوا باقی تمام مضامین کی تعلیم انگریزی میں ہوگی۔ یہ قومی زبان اردو، دینی زبان عربی، اور علاقائی مادری زبانوں پر شب خون ہے، جو ایسٹ انڈیا کمپنی اور برطانوی حکومت بھی دورِ غلامی میں نہیں کر سکی تھی، یا اللہ خیر۔

۱۵ جولائی ۲۰۲۰ء

ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ پاکستان قومی ریاست ہے یا اسلامی؟ گزارش ہے کہ دستور اللہ کی حاکمیتِ اعلیٰ، قرآن و سنت کی بالادستی اور شرعی قوانین کے نفاذ کی بات کرتا ہے اور اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیتا ہے۔ اگر قومی ریاست اسی کو کہتے ہیں تو بے شک اسے بھی کہہ لیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۶ جولائی ۲۰۲۰ء

دینی مدارس کے ملتوی شدہ سالانہ امتحانات کے ملک بھر میں کامیاب انعقاد پر وفاق المدارس کی قیادت دینی مدارس کے منتظمین اساتذہ اور طلبہ سب کو مبارک ہو۔ اہلِ دین نے قومی سطح پر جو نظم و ضبط اور سلیقہ شعاری کا اظہار کیا ہے وہ دینی تعلیم و تربیت کے روشن معاشرتی کردار کی علامت ہے، اللّٰھم زد فزد۔

۱۸ جولائی ۲۰۲۰ء

تعلیم بالخصوص دینی تعلیم کو اپنی ناگزیر بنیادی ضرورت سمجھ کر اس کے بارے میں حکومتی پالیسیوں کا تعین کرنا ہماری قومی ذمہ داری ہے۔ اس لیے تمام متعلقہ اداروں اور حلقوں کو اپنی اپنی موجودہ روش پر نظر ثانی کرتے ہوئے مناسب ایس او پیز کے ساتھ تعلیمی ادارے جلد کھولنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۱۸ جولائی ۲۰۲۰ء

دینی مدارس کی طرف سے عیدالاضحیٰ کے بعد تعلیمی سلسلہ کے آغاز کا صرف اعلان کافی نہیں بلکہ ان کے وفاقوں کو مشترکہ طور پر ایس او پیز طے کر کے ان کے لیے اجتماعی جدوجہد کا اہتمام کرنا ہوگا اور حسبِ سابق کراچی کو قیادت کا فریضہ سرانجام دینا ہوگا، جبکہ اس کا وقت بہت کم ہے اور کم تر ہوتا جا رہا ہے۔

۱۹ جولائی ۲۰۲۰ء

صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ کرونا بحران کے دوران ماسک لازماً پہننے کا حکم امریکیوں کی آزادی سلب کرنا ہے۔ گویا فرد کی آزادی میں ریاست و حکومت کو بھی دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ صدر محترم سے سوال ہے یہ آزادی صرف فرد کا حق ہے یا اقوام و ممالک کو بھی آزادی اور خودمختاری کا کوئی حق حاصل ہے؟

۲۰ جولائی ۲۰۲۰ء

فلسطین کے لیے اقوام متحدہ کے رپورٹر مائیکل لینک نے کہا ہے کہ چند افراد کے مظاہرہ پر فلسطینی عوام کو اجتماعی سزا دینا انصاف اور قانون کی تحقیر ہے۔ بجا کہا مگر یہ تحقیر دنیا بھر میں اقوام متحدہ کی چھتری تلے گزشتہ پون صدی سے مسلسل جاری ہے اور اقوام متحدہ خاموش تماشائی بن کر رہ گئی ہے۔

۲۱ جولائی ۲۰۲۰ء

تمام شہریوں کے لیے یکساں نصابِ تعلیم اہم قومی تقاضا ہے، مگر حقیقی یکسانیت کے لیے ضروری ہے کہ معروضی تعلیمی ماحول کے تینوں بڑے دائروں (۱) ریاستی تعلیم گاہوں (۲) دینی مدارس اور (۳) پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نمائندے باہمی مشاورت و مفاہمت کے ساتھ مشترکہ نصاب طے کریں، ورنہ یہ محض خانہ پُری اور تکلف ہوگا۔

۲۲ جولائی ۲۰۲۰ء

"اس وقت اردو زبان کی حفاظت دین کی حفاظت ہے، اس بنا پر یہ حفاظت حسبِ استطاعت طاعت اور واجب ہے، اور باوجود قدرت کے اس میں غفلت سستی کرنا معصیت اور موجبِ مواخذہٗ

آخرت ہے۔‘‘(امداد الفتاوی حضرت تھانویؒ۔ جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۸)

۲۳ جولائی ۲۰۲۰ء

پنجاب اسمبلی میں ’’تحفظِ بنیادِ اسلام بل‘‘کی منظوری اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی اساس اور دستور کے ساتھ کمٹمنٹ کا عملی اظہار ہے، جس پر اسپیکر، ارکان اسمبلی، اور صوبائی حکومت سب مبارک وتحسین کے مستحق ہیں، اور ان کا یہ اقدام باقی صوبائی حکومتوں اور وفاق کے لیے بھی نمونہ ہے، فجزاہم اللہ۔

۲۴ جولائی ۲۰۲۰ء

میری آنکھیں آنسوؤں کے معاملے میں بے حد بخیل ہیں، مگر آج فیس بک پر صدر اردگان کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد آیا صوفیہ میں داخل ہوتے دیکھا تو آنکھیں بے ساختہ چھلک پڑیں۔ اہلیہ نے دیکھ کر کہا کہ مسلمانوں کا لیڈر تو اسے ہونا چاہیے، میں نے کہا کہ ان شاء اللہ بشرطِ زندگی و توفیق یہی ہوگا۔

۲۵ جولائی ۲۰۲۰ء

توہینِ رسالت کو قابلِ سزا جرم قرار دینے پر سیکولر حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ آزادیٔ رائے کے خلاف ہے۔ اب ’’تحفظِ بنیادِ اسلام بل‘‘ میں توہینِ صحابہ کرامؓ کو جرم قرار دینے پر گورنر پنجاب کے نام درخواست میں کہا گیا ہے کہ یہ انسانی حقوق کے منافی ہے۔ گویا توہین کو جرائم کی بجائے حقوق میں شمار کیا جائے، فیاللعجب۔

۲۶ جولائی ۲۰۲۰ء

مسلم دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت حوصلہ مند اور باشعور نظریاتی قیادت کی ہے جو دینی و عصری تقاضوں سے پوری طرح باخبر ہو۔ جو ملّی حمیت، خودداری اور تہذیبی شناخت کی پاسداری کرتے ہوئے، اور وحدت و جمعیت کا ماحول فراہم کرتے ہوئے عالمی استعماری قوتوں کے چنگل سے نجات دلا سکے، امت کو اسی کی تلاش ہے۔

۲۷ جولائی ۲۰۲۰ء

ایک محترم دانشور کا کہنا ہے کہ آزادی رائے کے مروّجہ نظام و فلسفہ کی بنیاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر ہے کہ "تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنا لیا ہے، جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے"۔ سوال یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے تو وہ ہاتھ میں ہر وقت کوڑا کیوں رکھتے تھے؟

۲۸ جولائی ۲۰۲۰ء

قربانی شعائر اللہ میں سے ہے جس کی تعظیم کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے اور تعظیم کا طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، اسی کے مطابق ہو گی تو تعظیم شمار ہو گی۔ جیسے پرچم ملک کی علامت ہے اور اس کی تعظیم کا پروٹوکول طے ہوتا ہے، اس سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ کہیں بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

۲۹ جولائی ۲۰۲۰ء

قضا کی بہ نسبت تحکیم اور ثالثی میں مسائل کو سلجھانے اور کسی ایک بات پر فریقین کو لا کر فیصلہ کرنے میں سہولتیں اور گنجائشیں زیادہ ہوتی ہیں، جو موجودہ دور کی اہم سماجی ضرورت ہے۔ قضا اور فیصلے کی تنفیذ حکومتی اداروں کا کام ہے، مگر اس سے نیچے رہتے ہوئے باقی سارے کام دارالافتاء کی سطح پر منظم کیے جا سکتے ہیں۔

۳۰ جولائی ۲۰۲۰ء

پشاور کی عدالت میں مبینہ طور پر توہینِ رسالت پر ایک شخص کا قتل سوشل میڈیا پر زیر بحث ہے، اس کی شرعی پوزیشن اکابر مفتیان کرام واضح کریں گے جبکہ قانونی پوزیشن عدالت میں مقدمہ کے دوران سامنے آئے گی۔ مگر یہ بھی توجہ طلب بات ہے کہ حالتِ اشتعال کا قتل، عام (قتل) سے شاید مختلف تصور کیا جاتا ہے۔

۳۱ جولائی ۲۰۲۰ء

ہمارے حکمران کسی بین الاقوامی معاہدہ میں شریک ہوتے وقت قومی سوچ، عوامی جذبات، تہذیبی و نظریاتی تقاضوں، اور ممکنہ نتائج و عواقب کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے دستخط کر دیتے

ہیں۔ لیکن جب ان معاہدات کے جال میں جکڑے ہوئے خود بے بسی سے پھڑپھڑانے لگتے ہیں تو انہی قومی اثاثوں کی بے دریغ قربانی دیتے چلے جاتے ہیں۔ فیا اسفاہ ویا ویلاہ۔

یکم اگست ۲۰۲۰ء

وزیر داخلہ جناب شاہ محمود قریشی نے ۱۵ اگست کو کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کا دن منانے کا اعلان کیا ہے، جو بجا ہے، مگر بات دن منانے سے نہیں عالمی سطح پر کشمیر کا کیس سنجیدگی کے ساتھ لڑنے سے بنے گی۔ ہمارا قومی وملی فریضہ ہے کہ اس کیس کی خود پیروی کرتے ہوئے او آئی سی (اسلامی تعاون تنظیم) اور اقوام متحدہ کو اپنی ذمہ داریاں جلد از جلد پوری کرنے کے لیے آمادہ کرنے کی مؤثر عالمی مہم کا اہتمام کریں۔

۱۲ اگست ۲۰۲۰ء

پشاور کی عدالت میں مبینہ گستاخ رسول کے قتل کو بین الاقوامی معاہدوں اور قانونی موشگافیوں کی بجائے سماجی تناظر میں دیکھا جائے۔ جہاں عدالتی طور پر ثابت شدہ گستاخ کو فیصلہ کے مطابق سزا نہ ملتی ہو اور گستاخانہ رویوں کی حوصلہ افزائی مقتدر حلقوں میں ہوتی ہو، وہاں اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

۱۳ اگست ۲۰۲۰ء

غصہ اور نفرت بھی انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ اسلام نے ان کے غلط اور بے جا استعمال سے منع کیا ہے مگر ان کی نفی نہیں کی۔ جیسے بدکاری اور شہوت پرستی کو سنگین جرم قرار دیا ہے مگر نکاح ترک کرنے یا خصی ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اسلام ہر معاملہ میں اعتدال کا حکم دیتا ہے جو فطرتِ سلیمہ اور انسانی جبلت ہے۔

۱۴ اگست ۲۰۲۰ء

آزاد کشمیر کی حکومت اور علماء سے میرا ایک پرانا سوال چلا آرہا ہے کہ جہاد کے جس شرعی فتویٰ پر آزاد ریاست کا یہ خطہ حاصل کیا گیا تھا اور حکومت قائم ہوئی تھی، وہ قائم ہے یا خدانخواستہ ختم ہو گیا ہے؟ اگر وہ قائم ہے تو حکومت اور علماء کرام کو سرپرست اداروں کے اعتماد کے ساتھ اس کی صورت نکالنی ہو

گی۔

۵ اگست ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نام سے ویب سائیٹ میرا بیٹا عامر خان اور فیس بک میرا نواسہ خزیمہ خان سواتی چلاتے ہیں۔ واٹس ایپ پر میرا کوئی ذاتی گروپ نہیں ہے، اور ٹویٹ میں خود کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری گزارشات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے جو حضرات کاوش کر رہے ہیں میں ان کا شکرگزار ہوں، مگر مذکورہ بالا کے علاوہ ٹویٹ، واٹس ایپ، ویب سائیٹ اور فیس بک پر میرا ذاتی کوئی اکاؤنٹ نہیں ہے اور نہ میں کسی کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ شکریہ، والسلام۔ ۵ اگست ۲۰۲۰ء۔ ابوعمار زاہد الراشدی، خطیب مرکزی جامع مسجد، شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ۔

۶ اگست ۲۰۲۰ء

مدرسہ صداقت الاسلام گوندلانوالہ گوجرانولہ میں گزشتہ شب غنڈہ عناصر کی طرف سے غاصبانہ قبضہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کے خلاف بروقت قانونی کاروائی پر ضلعی حکام کا شکریہ، اور جمعیت اہلِ سنت کے راہنماؤں کو محنت پر شاباش، اللہ پاک سب کو جزائے خیر سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

۷ اگست ۲۰۲۰ء

بیرون ملک سے ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ پاکستانیوں میں اتنا غصہ اور اضطراب کیوں رہتا ہے؟ عرض کیا ہے کہ ایک بڑا سبب یہ ہے کہ دستور میں شامل اسلامی دفعات میں سے کسی پر عمل دکھائی نہیں دیتا، جبکہ دوسرا سبب یہ ہے کہ قومی فیصلوں بالخصوص دینی معاملات میں بیرونی مداخلت کھلم کھلا نظر آتی ہے۔

۸ اگست ۲۰۲۰ء

استنبول کی تاریخی عمارت آیا صوفیہ کی مسجد کی حیثیت بحال ہونے پر جو خوشی ہوئی تھی، لاہور کی تاریخی مسجد وزیر خان میں فلم کی شوٹنگ کے افسوسناک واقعہ نے اسے غم میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسی

سے آزاد ذہن اور غلامانہ سوچ کا فرق معلوم کیا جاسکتا ہے، اللہ پاک ہمیں بھی آزادانہ سوچ عطا فرمادیں، آمین۔

۹ اگست ۲۰۲۰ء

عالمی سطح پر ہم جب تک امریکی استعمار کے شکنجے سے نجات حاصل نہیں کرتے اس وقت تک اپنی کوئی بات آزادی کے ساتھ پیش کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، اور استعماری تسلط سے آزادی مذہبی اور نظریاتی قوت کے بغیر ممکن نہیں ہے، اس لیے یہ کام جلد یا بدیر مذہبی قوتوں کو ہی کرنا ہوگا اور متحد ہو کر کرنا ہوگا۔

۱۰ اگست ۲۰۲۰ء

قرآن کریم نے اپنے نزول کا مقصد خود لتحكم بين الناس بیان فرمایا ہے، اس لیے جب تک انسانی معاشرے یا کم از کم مسلم معاشرے میں قرآن کریم کا حکم و قانون عملاً نافذ نہیں ہو جاتا "لتحكم بين الناس" کا پیغام پوری نسلِ انسانی کی طرف متوجہ رہے گا اور اس پر عملدرآمد امتِ مسلمہ بالخصوص علماء کے ذمہ ہوگا۔

۱۱ اگست ۲۰۲۰ء

حضراتِ صحابہ کرام و اہلِ بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تمام طبقات کے ساتھ محبت و عقیدت ایمان کا تقاضا ہے، اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض و نفرت اس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جبکہ دوسروں کے سامنے اس کا اظہار دل آزاری ہونے کے باعث ڈبل جرم بن جاتا ہے، اسے ملحوظ رکھنا سب کے لیے ضروری ہے۔

۱۲ اگست ۲۰۲۰ء

چودہ اگست آزادی اور قیامِ پاکستان کا دن ہے۔ ہم ہر سال اس بے مقصد بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ کس نے حمایت کی تھی اور کون مخالف تھا؟ جب قیامِ پاکستان کے بعد حمایت اور مخالفت کرنے والے سب اس کی بقا و استحکام کے لیے ایک پیج پر ہیں، تو اس بے مقصد جگالی کی بجائے اس کی ترقی سب کا مقصدِ وحید ہونا چاہیے۔

۱۳ اگست ۲۰۲۰ء

حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت دے کر فرعون کے پاس بھیجا تو یہ پیغام بھی دیا کہ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم۔ گویا قوم کی آزادی بھی نبوت کے مقاصد میں سے ہے، اس لیے آزادی کے حصول اور تحفظ کی جدوجہد دینی قیادت کی ذمہ داریوں میں سے ہے اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔

۱۴ اگست ۲۰۲۰ء

ہر سال چودہ اگست کو یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم یومِ آزادی تو منا رہے ہیں مگر کشمیر کے بغیر پاکستان مکمل نہیں ہے۔ اس سال کشمیر کو پاکستان کے سرکاری نقشے میں شامل کرنے کے بعد پاکستان کے جغرافیائی طور پر نامکمل ہونے کی تصدیق بھی ہوگئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ مکمل کب ہوگا اور اس میں کس کا کیا کردار ہوگا؟

۱۵ اگست ۲۰۲۰ء

انگریزوں نے ہمارے ملک پر قبضہ کیا تو دفتری زبان، عدالتی قوانین، تعلیمی نظام، اور انتظامی ڈھانچہ سب کچھ بدل دیا۔ ہمیں ان سے حکومت واپس لیے پون صدی گزرنے کو ہے مگر ابھی تک کوئی چیز نہیں بدل سکے، البتہ یومِ آزادی ہر سال پورے جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں اور قربانیوں کا تذکرہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

۱۶ اگست ۲۰۲۰ء

امتِ مسلمہ کا اصل مسئلہ بلکہ المیہ یہ ہے کہ عالمی سطح پر کوئی ایسا فورم موجود نہیں ہے جو اس کی اجتماعی اور مؤثر قیادت یا کم از کم نمائندگی ہی کر سکے۔ جو برائے نام دکھائی دیتے ہیں وہ خود مختار نہیں ہیں۔ اس لیے خلافتِ راشدہ کی اصولوں کی بنیاد پر خلافت کا قیام ہی ہمارے مسائل کا واحد حل ہے۔

۱۷ اگست ۲۰۲۰ء

محرم الحرام کی آمد آمد ہے اور امن برقرار رکھنے کے لیے ہر سطح پر مسلسل اجلاس ہو رہے ہیں۔ اگر ہر شخص اخلاقی اور قانونی حدود میں رہے، قانون کا سب پر یکساں اور بے لاگ اطلاق ہو، اور محض

خبروں اور افواہوں پر فیصلے کرنے کی بجائے تحقیق کر لی جائے، تو بدامنی و فساد کے امکانات بہت محدود رہ جاتے ہیں۔

۱۸ اگست ۲۰۲۰ء

"امریکی خاتونِ اول مسز ہیلری کلنٹن اسلام آباد کالج فار گرلز کی اساتذہ اور طالبات کے ساتھ گھل مل گئیں اور ان سے ایک گھنٹے سے زیادہ بے تکلفانہ گفتگو کی۔ ہیلری کلنٹن نے طالبات سے ان کے مسائل دریافت کیے۔ طالبات نے دوستانہ انداز میں کلنٹن کی اہلیہ کو سب مسائل بتائے۔ فورتھ ایئر کی طالبہ نائلہ خالد نے امریکی خاتون اول سے پوچھا کہ امریکی طالبات کا بنیادی مسئلہ کیا ہے؟ اس پر امریکہ کی خاتونِ اول نے کھل کر گفتگو شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی طالبات کا مسئلہ تعلیم کی مناسب سہولیات کا فقدان ہے، تعلیمی اداروں میں فنڈز کی کمی کا مسئلہ ہے، مگر امریکہ میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کے طالبات اور لڑکیاں حاملہ بن جاتی ہیں، اس طرح بے چاری لڑکی ساری عمر بچے کو پالنے کی ذمہ داری نبھاتی ہے۔ ایک دوسری طالبہ وجیہہ جاوید نے کہا کہ اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟ اس پر ہیلری کلنٹن نے کہا کہ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو، خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان، اپنے مذہب اور معاشرتی اقدار سے بغاوت نہیں کرنی چاہیے، مذہبی و سماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی کے بندھن میں بندھنا چاہیے، اپنی اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہیں کرنا چاہیے۔ مسز ہیلری کلنٹن نے کہا کہ وہ اسلام اور عیسائیت کی شادی کے خلاف نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مذہبی روایات کا احترام کرتے ہوئے شادی ہوتی ہے اس لیے یہاں لڑکیوں کے مسائل کم ہیں۔" (جنگ لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۹۵ء)

۱۹ اگست ۲۰۲۰ء

گڈ گورننس اور ویلفیئر اسٹیٹ کے حوالے سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت اور نظام آج بھی دنیا میں آئیڈیل تسلیم کیا جاتا ہے اور انسانی سوسائٹی کی سب سے بڑی ضرورت بھی ہے، مگر اس کے لیے ایک نظریاتی اسلامی ریاست و حکومت درکار ہے جو خلافتِ راشدہ کی طرز پر عملی نمونہ پیش کر سکے۔

۲۰ اگست ۲۰۲۰ء

پاکستان اور سعودی عرب کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان فلسطینیوں کے جائز موقف اور جدوجہد کی پاسداری ہے، جبکہ اس کے ساتھ فلسطینیوں کے لیے عالمی رائے عامہ کی حمایت کو منظم اور امتِ مسلمہ کو مجتمع و متحرک کرنا بھی ضروری ہے، جو پاکستان، سعودی عرب اور ترکی مشترکہ طور پر کر سکتے ہیں۔

۲۱ اگست ۲۰۲۰ء

"پاکستان قومی زبان تحریک" کا یہ مطالبہ فوری طور پر قابلِ توجہ ہے کہ یکساں قومی نصابِ تعلیم تشکیل دینے والی قومی نصاب کمیٹی میں قومی زبان اردو کے تحفظ اور تنفیذ کے لیے جدوجہد کرنے والی قیادت کی نمائندگی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر زبان اور ذریعۂ تعلیم دونوں حوالوں سے کیا جانے والا کوئی بھی فیصلہ ادھورا اور یکطرفہ ہوگا جو قابلِ عمل نہیں ہوگا۔ ملک بھر کے احباب سے گزارش ہے کہ اس مطالبہ کی ہر سطح پر حمایت کی جائے۔

۲۲ اگست ۲۰۲۰ء

سابق وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف خان صاحب نے آج فون پر خوشخبری سنائی ہے کہ مانسہرہ سے آگے کڑمنگ بالا کی جس پہاڑی چوٹی چیڑاں ڈھکی میں ہمارے دادا محترم جناب نور احمد خان رحمہ اللہ تعالیٰ رہتے تھے، وہاں خاصی آبادی ہوگئی ہے اور مسجد بھی بن گئی ہے، جس میں جمعۃ المبارک کا آغاز یکم محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہوا ہے اور سردار محمد یوسف خان بھی اس میں شریک ہوئے ہیں۔ ہمارے خاندان کے لیے نئے ہجری سال کی یہ پہلی خوشخبری ہے جس پر ہم سردار صاحب محترم کے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسجد کو ہمیشہ آباد رکھیں اور ہمارے دادا مرحوم اور دیگر خاندانی بزرگوں کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

۲۳ اگست ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم ہمارے اکابر میں سے ہیں، ان کی کسی بات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر ان کے خلاف بدتمیزی اور بدزبانی قابلِ برداشت نہیں ہے، اس منفی طرزِ عمل کے تلخ نتائج پہلے بھی ہم بہت بھگت چکے ہیں، سب حضرات سے گزارش ہے کہ اس سے

بہر حال گریز کیا جائے۔

۲۵ اگست ۲۰۲۰ء

امریکی صدر ٹرمپ اور وزیر خارجہ پومپیو بار بار کہہ رہے ہیں کہ عرب امارات کے بعد دیگر عرب ممالک بھی اسرائیل کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ جبکہ پاکستان اور سعودی عرب کے بعد او آئی سی کی طرف سے بھی آزاد فلسطینی ریاست کے قیام اور فلسطین کے مسئلہ کے باوقار حل تک اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکار سامنے آگیا ہے۔ اور ڈاکٹر مہاتیر محمد کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا امتِ مسلمہ کی باہمی تقسیم اور محاذ آرائی کا باعث بن سکتا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقتِ دُعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

۲۶ اگست ۲۰۲۰ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی کے ساتھ افغان طالبان کے راہنما ملّا عبد الغنی برادر کے مذاکرات کا منظر دیکھ کر تلک الایّام نداولھا بین الناس کے مختلف مناظر نگاہوں کے سامنے گھوم گئے اور قرآن کریم کا یہ ارشاد گرامی بے ساختہ زبان پر جاری ہوا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ اللہ تعالیٰ مخلصین کے اس جانگسل اور صبر آزما سفر کو راستہ کی باقی ماندہ تمام ”بارودی سرنگوں“ سے محفوظ رکھتے ہوئے جلد از جلد تکمیل نصیب فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۲۷ اگست ۲۰۲۰ء

آج لاہور میں مولانا عبد الرؤف فاروقی، مولانا عبد الرؤف ملک اور حاجی عبد اللطیف چیمہ کے ہمراہ ”پاکستان قومی زبان تحریک“ کے صدر جناب محمد جمیل بھٹی، نائب صدر پروفیسر محمد سلیم ہاشمی اور دیگر راہنماؤں سے ملاقات کے دوران آٹھ ستمبر کو قومی زبان کا دن منانے اور لاہور میں قومی زبان کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے تبادلۂ خیال ہوا اور اتفاق رائے سے اس کی بھرپور محنت کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ تمام ہم خیال دوستوں سے تعاون کی درخواست ہے۔

۲۸ اگست ۲۰۲۰ء

ملک میں سیاسی خلفشار اور باہمی بے اعتمادی کی موجودہ فضا دستور کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے اور بیرونی مداخلت کو راستہ دیتے چلے جانے کا منطقی نتیجہ ہے۔ ہمیں بالآخر دستور کے سامنے سپر انداز ہو کر قومی خود مختاری اور ملک کے نظریاتی استحکام کی راہ پر چلنا ہوگا، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

۲۹ اگست ۲۰۲۰ء

امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خانوادہ کے امت پر عظیم احسانات ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے امت کی وحدت کے لیے خلافت کی قربانی دی، اور حضرت امام حسینؓ نے اعلیٰ دینی اقدار کی پاسداری کے لیے اپنی اور خاندانِ نبوت کی انمول جانوں کو قربان کر دیا۔ اس خانوادے کی عظمت کو لاکھوں سلام۔

۳۰ اگست ۲۰۲۰ء

یہ بات بہرحال متعلقہ لوگوں اور ریاستی اداروں کو سمجھنا ہوگی کہ حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک بزرگ کی توہین و تحقیر بھی کسی سنّی کے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔ اور ایسی کوئی بات سرعام ہو تو فساد کا باعث بنتی ہے، امن و امان کے لیے اسے کنٹرول کرنا ہی ہوگا۔

۳۱ اگست ۲۰۲۰ء

ملک کا امن و استحکام اہل سنت اور اہل تشیع سمیت ساری قوم کی مشترکہ ضرورت ہے اور باہمی کشیدگی و اشتعال کو روکنا دونوں طرف کے سنجیدہ راہنماؤں کی ذمہ داری ہے، جس کے اسباب و عوامل کا سدباب بہرحال ناگزیر ہے، اس میں تغافل قومی جرم ہوگا، ہم میں سے ہر طبقے اور فرد کو سنجیدگی سے کردار ادا کرنا ہوگا۔

یکم ستمبر ۲۰۲۰ء

وفاقی وزارت مذہبی امور نے چند سال قبل قومی علماء و مشائخ کونسل قائم کی تھی، اگر وہ موجود و قائم ہے تو اسے فرقہ وارانہ کشیدگی میں مسلسل اضافے کے موجودہ ماحول میں کردار ادا کرنا چاہیے، قومی

اداروں کا ایسے مواقع پر خاموش تماشائی نہیں بن جانا چاہیے، ان کی خاموشی عوام میں مایوسی پیدا کرتی ہے۔

۲ ستمبر ۲۰۲۰ء

ستمبر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کا مہینہ ہے، اور تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے اس کی نظریاتی سرحدوں کے دفاع کا مہینہ بھی ہے۔ اس موقع پر ہم سب کو تجدیدِ عہد اور عزمِ نو کے ساتھ وطن کے امن و استحکام کے لیے باہمی یکجہتی کے ماحول میں قومی پیشرفت کا اہتمام کرنا ہوگا۔

۳ ستمبر ۲۰۲۰ء

حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت و ناموس پر حرف گیری دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ناقابلِ برداشت ہے، اس حوالے سے مسلمانوں کے صبر کو بار بار آزمانے کی بجائے ایسا کرنے والوں کو ہی اپنے مذموم طرز پر نظر ثانی کرنا ہوگی اور متعلقہ اداروں کو کردار ادا کرنا ہوگا۔

۴ ستمبر ۲۰۲۰ء

چھ ستمبر یومِ دفاعِ پاکستان، سات ستمبر یومِ تحفظِ ختمِ نبوت، اور آٹھ ستمبر یومِ قومی زبان، ایک ہی جذبہ کے مختلف پہلو ہیں کہ ہمیں ملکی سلامتی، سرحدوں کا تحفظ، عقیدۂ ختم نبوت، اور اپنی تہذیب و ثقافت یکساں عزیز ہیں، اس لیے دنیا کو پاکستانی قوم کی اس بے لچک کمٹمنٹ کا بہر حال احترام کرنا ہوگا۔

۵ ستمبر ۲۰۲۰ء

اجتہاد کا اہل کون ہے؟ از امام شافعیؒ

قیاس (اجتہاد) کرنے کا مجاز وہی ہے جو آلاتِ قیاس کا مالک ہے۔ یعنی کتاب اللہ سے واقف ہے۔ فرائض و آداب، ناسخ و منسوخ عام و خاص، نصائح و مستحبات کا عالم ہے۔ محتمل مسائل میں سنتِ رسول اللہؐ اور اجماعِ امت سے استدلال کر سکے۔ ایسا معاملہ پیش آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہیں ہے تو سنتِ نبویؐ اور اجماعِ امت پر نظر ڈالے، یہاں بھی نہ ملے تو پہلے کتاب اللہ پر قیاس

کرے، پھر سنتِ رسول اللہ پر، پھر سلف صالحین کے مسلّم قول پر جس میں اختلاف نہیں۔ کسی کے لیے روا نہیں کہ ان اصولوں سے اور ان پر قیاس سے ہٹ کر دینِ الٰہی میں کوئی بات کہے۔ قیاس کرنے کا منصب (حق) اسی کو ہے جو گزرے بزرگوں کے طریقوں، سلف کے اقوال، امت کے اجماع و اختلاف، اور زبانِ عرب سے بخوبی واقف ہو۔ عقلِ سلیم بھی رکھتا ہو، مشتبہ امور میں قوتِ تمیز سے کام لے سکے۔ رائے قائم کرنے میں جلدباز نہ ہو۔ مخالف کی بات سننے سے بھی انکار نہ کرتا ہو کیونکہ مخالف کی بات پر توجہ دینے میں نقصان نہیں نفع ہی ہے۔ (بحوالہ جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر الاندلسیؒ۔ مترجم ص ۱۶۹ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

۶ ستمبر ۲۰۲۰ء

قومی وحدت دفاعِ وطن کا ناگزیر تقاضا ہے جسے سبوتاژ کرنے والوں کو لسانیت، قومیت، علاقائیت اور فرقہ واریت میں سے کسی سے دلچسپی نہیں ہے، صرف ہمیں آپس میں لڑانے سے غرض ہے۔ ہمیں ہر طرح سے محتاط اور چوکنا رہنا ہوگا۔

۷ ستمبر ۲۰۲۰ء

قادیانیوں کے شہری حقوق سے کوئی انکار نہیں ہے مگر کسی بھی ملک میں حقوق کا تعین وہاں کے دستور کے مطابق منتخب پارلیمنٹ کرتی ہے، جسے قادیانی سرے سے تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ جب تک وہ دستور اور پارلیمنٹ کو تسلیم نہیں کرتے حقوق کا واویلا کرتے رہنے کا کوئی جواز نہیں، اسے ذہن میں رکھنا ہوگا۔

۸ ستمبر ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کے لیے ستارۂ امتیاز ہم سب کے لیے باعثِ اعزاز و افتخار ہے، اللہ پاک انہیں مزید در مزید عزتوں سے نوازیں اور صحت و عافیت کے ساتھ تادیر امت کی راہنمائی کی توفیق عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۹ ستمبر ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے لیے ستارۂ امتیاز ہم سب کے لیے اعزاز کی بات

ہے، مگر اس کے ساتھ کئی سال قبل سابق صدر جناب ممنون حسین کی طرف سے مجھے ملنے والے تمغہ امتیاز کی تصویر بھی سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے اور مبارکباد کے مسلسل پیغام آ رہے ہیں، جس پر اس وضاحت کے ساتھ سب دوستوں کا شکر گزار ہوں۔

۱۰ ستمبر ۲۰۲۰ء

کراچی میں تحفظِ ناموسِ صحابہ و اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے کامیاب ریلی کے انعقاد پر مولانا مفتی منیب الرحمٰن اور ان کے سب رفقاء تمام اہلِ سنت کی طرف سے تبریک و تحسین کے مستحق ہیں، اللہ پاک انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں اور ہم سب کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق دیں، آمین۔

۱۱ ستمبر ۲۰۲۰ء

بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کو ہم سے رخصت ہوئے سات عشرے گزر چکے ہیں مگر پاکستان کو ایک رفاہی، اسلامی اور جمہوری ریاست بنانے کے لیے ان کے اعلانات ابھی تک ہماری اسٹیبلشمنٹ کا منہ تک رہے ہیں جو چہرے پر انگریزی کا نقاب ڈالے بدستور مغربی آقاؤں کے در پر کھڑی ہے، اس کا بھی کوئی علاج ہے؟

۱۲ ستمبر ۲۰۲۰ء

پشاور کے عوام نے عقیدۂ ختمِ نبوت و ناموسِ رسالت کے عنوان سے، اور کراچی کے عوام نے تحفظِ ناموسِ صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے ایمانی جذبات کا جس جوش و ولولہ کے ساتھ اظہار کیا ہے وہ پورے ملک کے عوامی جذبات کی ترجمانی ہے، دونوں شہروں کے غیور عوام کو سلامِ عقیدت۔

۱۳ ستمبر ۲۰۲۰ء

ہمارا یہ مزاج بنتا جا رہا کہ دینی جدوجہد کے کسی بھی تقاضے پر دوسروں کو متوجہ کرنے اور کوستے رہنے پر ہماری توجہ مرکوز رہتی ہے اور جو ہم خود کر سکتے ہیں اس کی طرف دھیان نہیں ہوتا۔ اگر ہر شخص اپنے حصے کا کام کرنے کی کوشش کرے تو کسی سے شکایت کا موقع ہی نہیں رہتا، اللہ کرے کہ ہم

ایسا کر سکیں۔

۱۴ ستمبر ۲۰۲۰ء

حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حرمت و ناموس کا تحفظ و دفاع ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، جبکہ پاکستان کو عراق و شام جیسی خانہ جنگی سے بچانا ہماری قومی ذمہ داری ہے، ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا اور عالمی و علاقائی سازشوں اور صورتحال پر مسلسل نظر رکھنا ہوگی۔

۱۵ ستمبر ۲۰۲۰ء

جو وزراء جنسی درندگی کے شرمناک جرم پر سنگین سزا کے بارے میں باہمی بحث میں الجھے ہوئے ہیں وہ سب دستور کی وفاداری کا حلف اٹھا کر وزیر بنے ہیں جس میں قرآن و سنت کے احکام و قوانین کے نفاذ کی ضمانت دی گئی ہے، کیا یہ حضرات قرآن و سنت اور دستورِ پاکستان دونوں سے بے خبر ہیں؟ یہ بھی قومی المیہ ہی ہے۔

۱۶ ستمبر ۲۰۲۰ء

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی مسلسل پیش قدمی امریکی استعمار کی سرپرستی کی مرہونِ منت اور مسلم حکمرانوں کی فدویانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ آج کی بڑی ملّی ضرورت جمال عبد الناصر، شاہ فیصل شہید، عبد الرحیم سوئیکار نو اور بھٹو مرحوم جیسے غیور لیڈر رہیں، ان کی تلاش سنجیدگی سے کی جائے تو ضرور مل سکتے ہیں۔

۱۷ ستمبر ۲۰۲۰ء

معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی کی وفات عالمِ اسلام کے علمی و فکری حلقوں کے لیے گہرے صدمے کا باعث ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون، وہ محققین اور اربابِ دانش کے لیے راہنما اور مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، مجھے بھی ان سے نیاز مندی حاصل رہی ہے، اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں جگہ دیں، آمین۔

۱۸ ستمبر ۲۰۲۰ء

پاکستان بار کونسل کی آل پارٹیز کانفرنس کی طرف سے کہا گیا ہے کہ موجودہ نظامِ انصاف غیر مؤثر ہو گیا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ نظام ۱۸۵۷ء کے بعد نوآبادیاتی دور کے لیے نافذ کیا گیا تھا جو ۱۹۴۷ء کے بعد سے زائد المیعاد چلا آرہا ہے۔ پاکستان کے لیے "قراردادِ مقاصد" کی بنیاد پر نیا نظامِ انصاف ہی مؤثر ہو سکتا ہے۔

۱۹ ستمبر ۲۰۲۰ء

سیال شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ حمید الدین سیالویؒ کی وفات ہم سب کے لیے باعثِ صدمہ ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تحریکِ خلافت، تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختم نبوت، تحریکِ نظام مصطفیٰؐ، اور تحفظِ ناموسِ صحابہ کرامؓ میں سیال شریف کا کردار نمایاں رہا ہے، اللہ پاک جنت الفردوس میں جگہ دیں، آمین۔

۲۰ ستمبر ۲۰۲۰ء

مسلسل بیرونی مداخلت اور بین الاقوامی سازشوں نے ہماری تہذیبی شناخت، ملّی حمیت و روایات، قومی خود مختاری اور دستور کی عملداری سمیت سب معاملات کا حصار کر رکھا ہے۔ جس سے گلوخلاصی کے لیے ہم سب کو بحیثیت قوم سامنے آنا ہوگا ورنہ قومی غلامی کا ایک نیا اور خوفناک راؤنڈ ہمیں لپیٹ میں لینے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے۔

۲۱ ستمبر ۲۰۲۰ء

آج کے عالمی تناظر میں امنِ عالم کے لیے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں کیا راہنمائی ملتی ہے اور آج کی دنیا کو امن سے روشناس کرنے کے لیے ہم آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ سے کیا استفادہ کر سکتے ہیں؟

آج دنیا میں ہر طرف یہ بات کہی جا رہی ہے کہ ترقی کے لیے امن ضروری ہے، خوشحالی کے لیے امن ضروری ہے، ملکی استحکام کے لیے امن ضروری ہے، قومی وقار کے لیے امن ضروری ہے، اور امن کے بغیر ان میں سے کوئی مقصد بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ ساری باتیں درست ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ امن کے بغیر نہ ترقی ممکن ہے، نہ استحکام حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی قومی وقار قائم ہو سکتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ان سب کاموں کے لیے تو امن ضروری ہے مگر امن کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟ میں اصحابِ فکر و دانش کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ وہ اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں کہ امن کیسے قائم ہو سکتا ہے اور امن کے لیے کیا ضروری ہے؟

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ امن کے لیے انصاف ضروری ہے اس لیے کہ انصاف کے بغیر کسی بھی سطح پر امن کا قیام نہیں ہو سکتا، انصاف ہوگا تو امن ہوگا اور اگر انصاف نہیں ہوگا تو امن کسی قیمت پر قائم نہیں ہو سکے گا۔ کسی شہر کی بات ہو یا ملک و قوم کا معاملہ ہو، اقوامِ عالم کے باہمی روابط ہوں یا امنِ عالم کی بات ہو، ہر دائرہ میں اور ہر سطح پر اصول یہی ہے کہ انصاف ہوگا تو امن ہوگا ورنہ امن کا خواب پورا نہیں ہو سکے گا۔

انصاف کے تقاضوں میں سے ایک بڑا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو اور قانون کے نفاذ میں کسی فرد یا طبقے کو تحفظ اور استثنا حاصل نہ ہو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف بطور خاص توجہ دلائی ہے۔ فاطمہ مخزومیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ بنو مخزوم کی خاتون فاطمہ نے چوری کی، جرم ثابت ہو گیا اور آنحضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرما دیا۔ اس پر خاندان والوں کو تشویش ہوئی کہ اس سے پورے خاندان کی بے عزتی ہوگی، فاطمہ کا ہاتھ کٹا تو بنو مخزوم جیسے خاندان کی ناک کٹ جائے گی، اس لیے جناب نبی کریمؐ سے سفارش کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور سفارش کے لیے حضرت اسامہ بن زیدؓ کا انتخاب کیا گیا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کان حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی اکرمؐ کے چہیتے نوجوان تھے، منہ بولے بیٹے کے بیٹے تھے، حضورؐ کی گود میں پرورش پائی تھی اور آپؐ کی خصوصی شفقتیں سمیٹنے والوں میں سے تھے۔ حضرت اسامہؓ نے جناب نبی اکرمؐ کی خدمت میں سفارش کی تو آپؐ نے سخت غصہ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ڈانٹ دیا کہ اتشفع فی حد من حدود اللہ؟ کیا اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ اس موقع پر آنحضرتؐ نے وہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔

بخاری شریف کی روایت کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اسامہ بن زیدؓ کو ڈانٹنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مسجد نبویؐ میں اس مسئلہ پر عمومی خطاب بھی فرمایا اور اس خطاب میں لوگوں

کو خبردار کیا کہ تم سے پہلے قومیں اس وجہ سے برباد ہوتی رہی ہیں کہ کوئی عام اور غریب شخص جرم کرتا تھا تو اس کو سزا دی جاتی تھی لیکن اگر کوئی وی آئی پی اور بڑا شخص جرم کا مرتکب ہوتا تو وہ سزا سے بچ جایا کرتا تھا۔ قانون کے نفاذ میں یہ فرق اور تفاوت قوموں کی تباہی کے اسباب میں سے ہے اور جناب نبی اکرمؐ نے اپنی امت کو اس سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی کسی قوم اور معاشرے میں قانون کے یکساں نفاذ کا ماحول نہیں رہے گا وہاں فساد پھیلے گا اور قوم تباہی سے دوچار ہو جائے گی۔ (ایک خطاب سے اقتباس)

۲۲ ستمبر ۲۰۲۰ء

عسکری قیادت کا کہنا ہے کہ فوج کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، جبکہ اپوزیشن جماعتوں کا موقف ہے کہ کوئی بالاتر قوت قومی سیاست کو جمہوریت کے ٹریک پر نہیں آنے دے رہی۔ اس صورت میں سیاسی اور عسکری دونوں قیادتوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس بالاتر قوت کی نشاندہی اور نقاب کشائی کریں جو مسلسل سات عشروں سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اسلام، جمہوریت اور خودمختاری کے دائرے میں شامل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔

۲۳ ستمبر ۲۰۲۰ء

ہم میں سے ہر فرد، طبقے، ادارے اور حلقے کو دستور پاکستان اور قراردادِ مقاصد کے ساتھ اپنی کمٹمنٹ اور طرز عمل کا جائزہ لینا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر ہم ملک و قوم کے لیے کوئی مؤثر کردار ادا نہیں کر پائیں گے۔

۲۴ ستمبر ۲۰۲۰ء

ملتان میں تحفظِ ناموسِ صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ ریلی کے اسٹیج پر اجتماعی دینی قیادت کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ قومی و دینی جدوجہد بالخصوص قومی خودمختاری، نفاذِ اسلام، تحفظِ ختمِ نبوت، اور تحفظِ ناموسِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ کی اصل ضرورت یہی ہے۔ اللہ پاک تسلسل اور استقامت نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین۔

۲۵ ستمبر ۲۰۲۰ء

دینی مدارس کے بارے میں مغرب کا ایجنڈا ہے کہ وہ دینی تعلیم کے امتیازی کردار کی بجائے "قومی دھارے" کے عنوان سے اس تعلیمی سسٹم میں گم ہو جائیں جس کی بنیاد مغربی فکر و فلسفہ پر ہے۔ مگر قرآن و سنت علم و فکر کے زندہ سرچشمے ہیں جن کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوتے، مغرب کو یہ حقیقت سامنے رکھنا ہی ہوگی۔

۲۶ ستمبر ۲۰۲۰ء

ملک میں سیاسی بے یقینی، باہمی بے اعتمادی، اور خلفشار کا جو ماحول نظر آ رہا ہے اس کی اصل وجہ دستورِ پاکستان سے بے اعتنائی اور روزافزوں بیرونی مداخلت ہے۔ ملکی سلامتی اور سیاسی استحکام کے لیے اس سے بہرحال چھٹکارا حاصل کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

۲۷ ستمبر ۲۰۲۰ء

مختلف مکاتبِ فکر کے مشترکہ علمی و فکری فورم "ملّی مجلسِ شرعی پاکستان" نے وقف املاک اور اداروں کے حوالے سے پارلیمنٹ کے منظور کردہ حالیہ قانون کا وسیع تناظر میں جائزہ لینے اور مختلف مکاتبِ فکر کے سرکردہ رہنماؤں کے ساتھ اجتماعی مشاورت کے اہتمام کا فیصلہ کیا ہے۔ ملّی مجلسِ شرعی پاکستان کے صدر مولانا زاہد الراشدی، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد امین، اور مولانا عبد الرؤف فاروقی نے آج لاہور میں ایک ملاقات کے دوران اس قانون کو دینی مدارس کے آزادانہ کردار کو ختم کرنے کی عالمی مہم کا حصہ قرار دیتے ہوئے دینی مدارس کے وفاقوں اور دیگر قائدین سے اس سلسلہ میں مشترکہ موقف طے کرنے کی اپیل کی ہے، اور یکم اکتوبر کو ایک اہم مشاورت کے اہتمام کا پروگرام طے کیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۸ ستمبر ۲۰۲۰ء

ایسٹ انڈیا کمپنی اور برطانوی حکومت سے پہلے متحدہ ہندوستان میں ہزاروں دینی مدارس موجود و مصروفِ عمل تھے، جن پر قبضہ کرنے کی بجائے وقف قوانین تبدیل کر دیے گئے تھے، اور اس کے نتیجے میں مدارس اپنے وجود اور کردار سے محروم ہو گئے تھے۔ آج پھر وہی تجربہ دہرایا جا رہا ہے، اس

کے بروقت ادراک کی ضرورت ہے۔

۲۹ ستمبر ۲۰۲۰ء

۱۸۵۷ء کے بعد ہمارے ہاں دینی تعلیم کے نظام کا بیشتر حصہ مسجد کی چٹائیوں، محلہ کی روٹیوں اور اساتذہ کی بے لوث تدریسی خدمات پر چلتا رہا ہے۔ جس کی برکات و ثمرات ابھی تک روحانی اور فکری طور پر ہمارے پشتیبان ہیں۔ حالات کا رخ دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا ہے کہ شاید ہمیں اسی دور میں واپس جانا پڑے گا۔ اصحابِ عزیمت کو اس کے لیے بہرحال ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔

۳۰ ستمبر ۲۰۲۰ء

نیکی اور ثواب کسے کہتے ہیں اور یہ جو دس، بیس، سو، ہزار نیکیاں ملنے کی بات کی جاتی ہے، ان میں عملاً ملتا کیا ہے؟ ایک صاحب نے یہی سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ یہ آخرت کی کرنسی ہے، اس لیے کہ جس طرح دنیا میں ہمارے معاملات اور لین دین ڈالر، یورو، پونڈ، ریال، درہم اور روپے کے ذریعے طے پاتے ہیں اور ہم ان کرنسیوں کے تبادلے سے اپنے معاملات نمٹاتے ہیں، اسی طرح آخرت میں ہمارے معاملات، نیکیوں اور گناہوں کے تبادلے سے طے پائیں گے۔ وہاں ڈالر، ریال اور روپیہ نہیں چلے گا بلکہ کسی بھی شخص کے ساتھ لین دین نمٹانے کے لیے یا نیکیاں دینا پڑیں گی اور یا اس کے گناہ اپنے سر لینے پڑیں گے۔ اس لیے نیکی اور گناہ دونوں آخرت کی کرنسیاں ہیں۔ ایک پازیٹو ہے اور دوسری نیگیٹو ہے اور انہی کے ذریعے ہمارے آخرت کے معاملات نمٹائے جائیں گے۔ ہم دنیا کے کسی ملک میں جاتے ہیں تو جانے سے پہلے وہاں کی کرنسی کا انتظام کرتے ہیں تاکہ وہاں صحیح طور پر وقت گزار سکیں، اسی طرح آخرت کے دور میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں وہاں کی زیادہ سے زیادہ کرنسی کا بندوبست کر لینا چاہیے تاکہ وہاں کی زندگی بہتر ہو سکے۔ (ایشیا اسلامک سنٹر، ہیوسٹن، ٹیکساس، امریکہ میں خطاب سے اقتباس۔ ۳۰ جولائی ۲۰۱۰ء)

یکم اکتوبر ۲۰۲۰ء

افغان راہنما جناب عبد اللہ عبد اللہ نے گزشتہ روز اسلام آباد میں پاکستان کے سرکردہ علماء کرام سے ملاقات کے دوران مختلف امور پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ وہ ان دنوں "امارتِ اسلامیہ افغانستان" کے ساتھ مذاکرات کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ ان مذاکرات کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں بشرطیکہ ان

کا مقصد افغانستان کی خود مختاری کے ساتھ جہادِ افغانستان کے منطقی تقاضوں کی تکمیل اور افغان قوم کی ملّی حمیت اور اسلامی تشخص کی پاسداری ہو، ورنہ وقت اور صلاحیتوں کے ضیاع کے سوا کچھ حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔

۱۲ اکتوبر ۲۰۲۰ء

ایک اور بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ المفسدون بین الاحبة دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے برے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک معاشرتی بیماری ہے کہ چند دوست اکٹھے محبت و اعتماد کے ساتھ رہ رہے ہیں، اگر کوئی آدمی ان کے درمیان غلط فہمیاں ڈال کر ان کی دوستی کو دشمنی میں بدل دیتا ہے تو وہ بہت بری حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک خاندان محبت و اعتماد کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے اور کوئی شخص دخل دے کر ان کی محبت و اعتماد کی فضا کو خراب کر دیتا ہے تو وہ کوئی اچھا کام نہیں کر رہا۔ محبت و اعتماد کی فضا خاندانوں میں ہو، دوستوں میں ہو، مشترکہ کام کرنے والوں میں ہو، اس میں فساد ڈالنے والوں کو جناب رسول اللہؐ نے برے لوگوں میں شمار کیا ہے۔ (ماہنامہ نصرۃ العلوم۔ نومبر ۲۰۱۲ء)

۱۳ اکتوبر ۲۰۲۰ء

سوسائٹی کے مستحق، معذور، اور نادار افراد کی ضروریات کا خیال رکھنے اور ان پر خرچ کرنے کی روایت شروع سے چلی آرہی ہے، مگر اسلام نے زکوٰۃ کے عنوان سے اسے فرض قرار دیا ہے، اسے ضرورتمندوں کا حق بتایا ہے، اس کی کم از کم حد مقرر کی ہے، اور ادا نہ کرنے کو جرم کہا ہے۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۲۰ء

مولانا فضل الرحمٰن کے متحدہ اپوزیشن کا سربراہ منتخب ہونے سے ۱۹۷۷ء کی یاد تازہ ہوگئی ہے جب ان کے والد گرامی حضرت مولانا مفتی محمودؒ نو سیاسی و دینی جماعتوں پر مشتمل "پاکستان قومی اتحاد" کے سربراہ منتخب ہوئے تھے اور انہوں نے ملک گیر عوامی تحریک نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت فرمائی تھی، اللہ تعالیٰ مولانا فضل الرحمٰن کو اپنے عظیم والد کی روایات اور جدوجہد کو قائم رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰ء

عسکری قیادت نے چند روز قبل واضح کیا تھا کہ فوج کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جبکہ میاں نواز شریف صاحب کا کہنا ہے کہ ان کا مقابلہ وزیراعظم سے نہیں، انہیں لانے والوں سے ہے۔ اس کے بعد وزیراعظم کا یہ ارشاد سامنے آیا ہے کہ اپوزیشن کا معاملہ فوج کے ساتھ ہے۔ میں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وزیراعظم کس کی تائید فرما رہے ہیں؟ کیا کوئی دوست راہنمائی فرما سکیں گے؟

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۰ء

ملک میں امن، استحکام اور ترقی کے لیے ہر شہری، ہر طبقہ اور ہر ادارے کو دستور کے مطابق اپنی حدود، دائرہ کار اور فرائض کا ادراک حاصل کر کے خود کو اس کا پابند بنانا ہوگا۔ دوسروں کو پابند اور خود کو مستثنیٰ رکھنے کی عمومی روش ہمارے مسائل کی اصل وجہ ہے، اس کو تبدیل کیے بغیر اصلاح ممکن ہی نہیں ہے۔

۱۷ اکتوبر ۲۰۲۰ء

برطانیہ کے معروف نومسلم دانشور ڈاکٹر یحییٰ برٹ نے ایک موقع پر لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مغرب کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی زبان میں بات کرنا ہوگی جو روایت، دِرایت اور وجدانیات کے متوازن امتزاج سے عبارت ہے۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۰ء

دنیا میں اس وقت اصل حکمرانی اقوام متحدہ کی چھتری تلے بین الاقوامی معاہدات کے عنوان سے سلامتی کونسل میں ویٹو پاور رکھنے والے پانچ ملکوں کی ہے، ان کی مرضی کے خلاف کوئی ملک آزادی کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے، اس حقیقت کو سمجھے بغیر آزادی کی کوئی محنت آگے نہیں بڑھ سکتی۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۲۰ء

اپوزیشن کے متحدہ محاذ کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن کے سپرد ہونے پر امریکی حکمرانوں کی طرف

سے تحفظات کے اظہار کا مطلب یہ ہے کہ اب امریکہ ہماری سیاسی جماعتوں کی قیادتیں بھی اپنی مرضی کی مسلط کرنا چاہتا ہے، جو ہماری مسلسل فدویانہ پالیسیوں کا منطقی نتیجہ ہے، اس کا جائزہ اب لینا ہی ہو گا۔

۱۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء

دنیا کے ہر ملک میں کسی بھی شہری کی ہتکِ عزت کو قانوناً جرم قرار دیا گیا ہے، مگر اسی حق کا عالمی سطح پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور قومی ماحول میں صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے مطالبہ کیا جائے تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے؟

۱۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء

مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان کی شہادت کی المناک خبر پورے ملک کے اہلِ دین کے لیے صدمہ و رنج کا باعث ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ ہماری دینی قیادت کا ابھرتا ہوا روشن ستارہ تھے جن سے علماء کرام اور دینی کارکنوں کی بہت سی امیدیں وابستہ تھیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت میں بلند فرمائیں، آمین۔

۱۲ اکتوبر ۲۰۲۰ء

آج گوجرانوالہ میں ’’عظمتِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ کانفرنس‘‘ کی بھرپور کامیابی پر تمام دوستوں کو مبارکباد دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجا لانے کے بعد کانفرنس کے تمام شرکاء، منتظمین، معزز مہمانان گرامی، کارکنان اور معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان سب کے تعاون سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ضلعی انتظامیہ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے تعاون پر ان کا بھی شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازیں اور کانفرنس کے مقاصد میں بھی کامیابی عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۲۰ء

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر قبلہ ایاز صاحب کا یہ بیان خصوصی توجہ کا مستحق ہے کہ مقدس شخصیات کے ناموس کے تحفظ کے لیے قانون سازی اور پارلیمنٹ کے منظور کردہ وقف املاک قانون کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے دینی حلقوں، علمی

مراکز اور اصحابِ فکر و دانش سے گزارش ہے کہ وہ ان دونوں معاملات میں سنجیدگی کے ساتھ اپنی آرا اور تجاویز پیش کریں اور اجتماعی موقف کا اہتمام کریں، یہ وقت کا اہم ترین ملّی تقاضا ہے۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۰ء

روزنامہ اسلام لاہور سے ۷ استمبر ۲۰۰۳ء کی خبر کے مطابق ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کوالالمپور میں نوجوان مسلمان راہنماؤں کی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو جدید ترین ہتھیاروں کی تیاری کے لیے مہارت اور ٹیکنالوجی حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو مغربی ترقی تک پہنچنا ہوگا تاکہ انہیں اسلام کی تضحیک اور تمسخر اڑانے سے روکا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو مذہب کے علاوہ سائنس کی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہیے، ہمیں جدید ہتھیاروں، ٹینکوں، جنگی بحری جہازوں، جنگی طیاروں اور راکٹوں کی ضرورت ہے، ان ہتھیاروں سے دشمن کے دلوں میں خوف پیدا ہو سکتا ہے اور ہمارا دفاع ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کے دلوں میں دھاک بٹھانا قرآن کریم کا حکم ہے، اگر وہ مضبوط بن جائیں تو دشمن ان پر حملہ نہیں کریں گے لیکن اس وقت مسلمان مضبوط نہیں ہیں، اسی وجہ سے ان میں مایوسی اور غصہ ہے اور وہ دہشت گردی کی کاروائیاں کرتے ہیں۔

جہاں تک مہاتیر محمد کے مذکورہ خیالات کا تعلق ہے وہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہیں اور ہمارے خیال میں موصوف اس وقت دنیا کے واحد مسلم حکمران ہیں جو انتہائی جرأت اور حوصلہ کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کر رہے ہیں اور مختلف مواقع پر انہوں نے سنگین خطرات مول لے کر ہی ملتِ اسلامیہ کے مفادات کی جرأتمندانہ نمائندگی کی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے دنیا کے باقی مسلم حکمران ان کی خیال انگیز باتوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور ملتِ اسلامیہ کے مفادات و جذبات کی ترجمانی کرنے کی بجائے عالمِ اسلام میں مغربی مفادات کے ترجمان و محافظ بنے ہوئے ہیں۔

مہاتیر محمد ملائیشیا میں طویل عرصہ حکمران رہنے کے بعد چند ہفتوں تک ریٹائر ہو رہے ہیں اور اقتدار کے آخری ایام میں مسلمانوں کے مختلف طبقات کے اجتماعات منعقد کر کے انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات ان کے دردِ دل اور خلوص کی ترجمانی کرتی ہے اس لیے عالمِ اسلام کے تمام طبقات بالخصوص مسلم حکمرانوں کو ان کی باتوں کی طرف سنجیدگی کے

ساتھ توجہ کرنی چاہیے۔ (ماہنامہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۰ء

پارلیمنٹ کے منظور کردہ وقف املاک قانون کو دینی جماعتیں اور مدارس کے وفاق جس ہلکے پھلکے انداز میں لے رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو وہ اس کا پوری طرح ادراک نہیں کر پائے یا پھر ذہنی طور پر ۱۸۵۷ء کے بعد والی صورتحال کو ایک بار پھر قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ”آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا“

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۰ء

ربیع الاول کے آغاز کے ساتھ ہی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ مبارکہ کا سلسلہ زیادہ اہتمام کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ذکر مبارک باعثِ برکت و رحمت ہونے کے ساتھ ساتھ راہنمائی کے لیے ہماری سب سے بڑی ضرورت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ برکتیں سمیٹنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء

یہ آٹھ دس سال جو آپ کو پڑھنے کے لیے ملے ہیں ان کو غنیمت سمجھیں اور پڑھائی کے علاوہ اور کاموں کی طرف دھیان نہ دیں، باقی کاموں کے لیے ساری زندگی پڑی ہے، یہ دور آپ کا تعلیم کا دور ہے، سیکھنے کا دور ہے، تربیت کا دور ہے اور تیاری کا دور ہے، ان اوقات کو انہی کاموں میں صرف کریں اور یاد رکھیں کہ اس دوران اگر کوئی کمی رہ گئی تو وہ ساری زندگی اسی طرح رہے گی، نہ اس کمی کو دور کرنے کا موقع ملے گا اور نہ ہی اس کے لیے آپ کے پاس فرصت ہوگی۔

میں اپنا ذاتی تجربہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بحمد اللہ تعالیٰ آٹھ دس سال مدرسہ کے ماحول میں گزارے ہیں، اس دور میں وفاق کی درجہ بندی ہمارے ہاں نہیں ہوتی تھی اور کتابوں کی ترتیب سے ہی پڑھا جاتا تھا۔ میں کسی جھجک کے بغیر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ جن فنون میں دورانِ تعلیم کمزوری رہ گئی ہے بخدا چالیس سالہ تدریسی دور میں بھی اسے ختم نہیں کر سکا، نہ مصروفیات میں سے اس کے لیے وقت نکل سکا ہے اور نہ ہی اس کے مواقع میسر آتے ہیں، اس لیے طلبہ سے عرض ہے کہ اس تعلیمی دورانیہ کو پوری توجہ اور ہمت و صبر کے ساتھ تعلیمی محنت میں صرف کریں تاکہ صحیح ”مُلا“ بن کر

دین وقوم کی صحیح خدمت کر سکیں۔ (دارالعلوم مدنیہ، ماڈل ٹاؤن، بہاولپور۔ ۹ جنوری ۲۰۱۱ء)

۲۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء

میرے نزدیک فکرِ اقبالؒ کا اصل المیہ یہی ہے اور اس کا حل آج بھی یہی ہے کہ اقبالؒ اور انور شاہؒ مل کر بیٹھیں اور قدیم اور جدید ایک دوسرے کی نفی کرنے کی بجائے ایک دوسرے کا وجود اور ضرورت تسلیم کرتے ہوئے باہمی مشاورت اور اشتراک کے ساتھ امتِ مسلمہ کی علمی و فکری راہنمائی کریں۔ اقبالؒ کے تصورِ اجتہاد کے سب پہلوؤں سے اتفاق نہ ہونے کے باوجود میں اسے ایک ایجنڈا تصور کرتے ہوئے اس پر علمی و تحقیقی کام کو آج کی ایک اہم ضرورت سمجھتا ہوں اور امتِ مسلمہ کی صحیح سمت راہنمائی کے لیے قدیم و جدید کے متوازن امتزاج کو وقت کا ایک ناگزیر تقاضا تصور کرتا ہوں۔ (روزنامہ پاکستان، لاہور۔ ۹ دسمبر ۲۰۱۲ء)

۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰ء

افغان راہنما انجینئر حکمت یار صاحب کا یہ کہنا سنجیدہ توجہ کا طالب ہے کہ افغانستان میں امن کے لیے موجودہ حکومت کو مستعفی ہونا چاہیے اور یکطرفہ بمباری جاری رکھتے ہوئے صرف طالبان سے جنگ بندی کے مطالبہ کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تمام متعلقہ اداروں اور حلقوں کو اس پر غور کرنا چاہیے اور کوئی یکطرفہ امن فارمولا افغانستان پر مسلط کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰ء

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا جس پہلو سے بھی تذکرہ کیا جائے باعثِ برکت و سعادت ہے مگر انسانی معاشرے کی ضروریات و مشکلات کو سامنے رکھ کر سیرتِ مبارکہ سے راہنمائی حاصل کرنا اور شخصی، خاندانی اور معاشرتی مسائل کا حل تلاش کرنا ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے جس پر خاص توجہ درکار ہے۔

۲۴ اکتوبر ۲۰۲۰ء

دستور و قانون کی بالادستی اور عملداری کی بات سب ہی کرتے ہیں مگر اپنی اپنی تعبیر و تشریح کے دائرے میں اور گروہی ترجیحات و صوابدید کے ساتھ۔ جب تک ان خود ساختہ دائروں سے دستبردار

ہو کر دستور کی اصل اساس قرآن وسنت کی حاکمیت عملاً تسلیم نہیں کریں گے دستور و قانون کی بالا دستی قائم نہیں ہو سکتی۔

۲۵ اکتوبر ۲۰۲۰ء

ترک صدر جناب رجب اردوان نے فرانسیسی صدر کے بارے میں جو بات کہی وہ مغرب کو برداشت نہیں ہوئی، مگر دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے تقاضہ کیا جا رہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مغرب جو کچھ کہتا پھرے اسے اس کا حق سمجھ کر نہ صرف برداشت کیا جائے بلکہ اس کی ہاں میں ہاں بھی ملائی جائے۔ یہ مغربی فکر و دانش کا ''نقطۂ عروج'' ہے، فیاللعجب ویاللاسف۔

۲۶ اکتوبر ۲۰۲۰ء

متحدہ اپوزیشن نے تو کوئٹہ کے عظیم الشان جلسہ میں مولانا فضل الرحمٰن کی قرارداد کی صورت میں فرانس کے افسوسناک گستاخانہ طرز عمل پر قوم کے جذبات کی ترجمانی کر دی ہے، مگر حکومت کا کام بیان دینا نہیں عملی اقدامات کرنا ہے، جس کا نہ صرف پاکستانی قوم کو بلکہ پورے عالمِ اسلام کو شدت سے انتظار ہے۔

۲۷ اکتوبر ۲۰۲۰ء

دارالعلوم زبیریہ دیر کالونی پشاور میں مولانا رحیم اللہ حقانی کے درسِ مشکوٰۃ کے دوران بم دھماکہ بدترین دہشت گردی ہے، اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ پس پردہ اس قسم کی مذموم حرکتیں کرنے والے ملک و قوم کے دشمن ہیں، ان کو بے نقاب کر کے قانون کی زد میں لانا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں، خاندانوں کو صبر جمیل عطا فرمائیں، اور ان بدترین دشمنوں کی حرکات سے ملک و قوم کی حفاظت فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۲۸ اکتوبر ۲۰۲۰ء

''ہم ویٹی کن کو اس مرحلہ میں یہ مشورہ دینا چاہیں گے کہ وہ شاخوں اور پتوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے درخت کے اصل تنے اور جڑ کی طرف توجہ دے اور خدا، رسول اور آخرت کے بنیادی عقیدہ

کی طرف نئی نسل کو واپس لانے کی کوئی صورت نکالے، اس کے بغیر نفسانی خواہشات کو شیطان کا جال بننے سے بچانا ممکن ہی نہیں ہے۔ مگر اس کے لیے اصل اور خالص آسمانی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا ہوگا جن کی نمائندگی اس وقت صرف قرآن کریم اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کر رہی ہے۔ لیکن کیا مسیحی دنیا کی مذہبی قیادت اپنی نوجوان نسل کو شیطانی اثرات کے دائرے سے نکالنے کے لیے اس حقیقتِ ثابتہ کی طرف توجہ دینے کے لیے تیار ہو گی؟" (ماہنامہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔ فروری ۲۰۰۸)

۳۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء

بوسنیا کے بحران کے دوران ایک اخباری انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو مرحومہ نے بڑی حسرت کے ساتھ کہا تھا کہ "اب تو کوئی اوتومان ایمپائر (خلافتِ عثمانیہ) بھی نہیں ہے جس کے پاس ہم اپنے مسائل لے کر جا سکیں" یہ حسرت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور خلافتِ اسلامیہ کی ضرورت واہمیت کا بڑھتا ہوا احساس عالمِ اسلام کی دینی وعلمی قیادتوں سے اپنی ترجیحات پر نظر ثانی کا تقاضا کر رہا ہے۔

۳۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء

فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر اقوام متحدہ کے نمائندے نے تشویش کا اظہار کیا ہے جو درست مگر کافی نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت کو بین الاقوامی سطح پر جرم قرار دلوانے کے لیے باقاعدہ قانون سازی کا اہتمام کرے، محض لیپاپوتی سے کام نہیں چلے گا۔

۳۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے حوالے سے ۱۲ ربیع الاول کو دنیا بھر کے مسلمانوں نے اپنے اپنے انداز میں جس محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے وہ ہر سال ہوتا ہے اور مسلمانوں کے جذبات و محبت کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ اس کے باوجود اگر مغرب یہ سمجھتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کو متاثر کر سکتا ہے تو فی الواقع مغرب کی فکر و دانش کے سائیکالوجی ٹیسٹ کی ضرورت ہے، ورنہ مغرب اس طرح اپنا اور مسلمانوں کا وقت ضائع کرتا رہے گا۔

یکم نومبر ۲۰۲۰ء

مولانا فضل الرحمٰن کی ہر بات کی تائید ضروری نہیں ہے مگر موجودہ حالات میں ان کا یہ موقف اور جدوجہد ہماری قومی و ملّی ضرورت ہے کہ دستور کی بالادستی اور عملداری بہرحال قائم ہونی چاہیے اور تمام ریاستی اداروں کو دستور کے دائرے میں اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔

۲ نومبر ۲۰۲۰ء

تاریخ کے ایک اسکالر نے سوال کیا ہے کہ حالات کو کسی شیخ الہندؒ کی تلاش ہے تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟ عرض کیا کہ ہو سکتا ہے کوئی شیخ الہندؒ کسی مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، حکیم اجمل خانؒ، اور ڈاکٹر انصاریؒ کے انتظار میں ہو کہ سفر قافلہ مکمل ہونے پر ہی شروع ہوتا ہے۔ آج نہ صرف پاکستان کو بلکہ عالمِ اسلام اور امتِ مسلمہ کو اس قافلہ کے کردار کی ایک بار پھر ضرورت ہے، خدا کرے کہ ہمیں جلد یہ منظر دیکھنا نصیب ہو، آمین یارب العالمین۔

۳ نومبر ۲۰۲۰ء

ہمیں دنیا بھر میں ایسے کمینے دشمنوں کا سامنا ہے جو ہمارے بزرگوں اور مقدس ہستیوں کی اعلانیہ توہین کرتے ہیں اور پھر اسے اپنا حق قرار دے کر کمینگی کی انتہا کر دیتے ہیں۔ جبکہ ہمارا واسطہ دنیا بھر میں ایسے مسلم حکمرانوں سے ہے جن کی اکثریت اسے اپنا مسئلہ ہی نہیں سمجھتی اور مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ حالانکہ ناموسِ رسالتؐ کے تحفظ کا مسئلہ صرف علماء کرام اور تاجروں کا نہیں مسلم حکمرانوں کا بھی ہے اور یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام اور مقدس شخصیات کے ناموس و حرمت کے لیے مشترکہ حکمتِ عملی اور لائحہ عمل طے کریں۔ (تحفظِ ناموسِ رسالتؐ کے حوالہ سے گوجرانوالہ میں جی ٹی روڈ پر علماء کرام اور تاجروں کی مشترکہ احتجاجی ریلی سے خطاب)

۴ نومبر ۲۰۲۰ء

ناموسِ رسالتؐ کے تحفظ کی جدوجہد کا اصل محاذ بین الاقوامی ادارے ہیں کہ توہینِ رسالت کو ان سے جرم قرار دلوایا جائے۔ جس کی بنیادی ضرورت عالمی سطح پر بریفنگ، لابنگ اور ذہن سازی ہے، مگر اس کے لیے سرکاری یا پرائیویٹ طور پر کوئی فورم متحرک دکھائی نہیں دیتا اور یہی ہماری اصل پرابلم ہے۔

۶ نومبر ۲۰۲۰ء

خوشاب میں توہینِ رسالت کے عنوان سے مبینہ طور پر ایک مسلمان بینک مینیجر کا قتل انتہائی افسوسناک اور قابلِ مذمت ہے۔ قانون کو ہاتھ میں لینا غلط ہے اور کسی مسلمان کو ناموسِ رسالتؐ کی آڑ میں ذاتی طور پر انتقام کا نشانہ بنانا اس سے بھی زیادہ مذموم عمل ہے، اور اس سے ان عناصر کے موقف کو قوت ملتی ہے جو قانون کے غلط استعمال کو بہانہ بنا کر توہینِ رسالت پر موت کی سزا کے قانون کو ختم کرانے کے درپے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بہرحال مسلکی تعصب میں اشتعال انگیزی کا رنگ دینے والے رہنماؤں پر ہوگی۔

۶ نومبر ۲۰۲۰ء

جدید علوم اور سائنسی تحقیقات کسی ایک مقام پر رکنے والی چیز نہیں ہے، اس کے نتائج آج سے ایک صدی قبل اور تھے، نصف صدی قبل اس سے مختلف ہو گئے تھے، آج ان سے بھی مختلف ہیں، اور آج سے نصف صدی بعد ان میں اور زیادہ فرق نمودار ہو چکا ہوگا۔ جبکہ وحی اپنے ایمانی حقائق اور بنیادی اخلاقیات کے حوالہ سے جس موقف پر دو ہزار سال قبل قائم تھی آج بھی اسی پر قائم ہے اور اب سے دو ہزار سال بعد بھی اس کا موقف وہی ہوگا، اس لیے اسے دن بدن نئے رخ اور مختلف نتائج سے روشناس ہونے والے جدید علوم کے تابع نہیں کیا جا سکتا۔ اس کشمکش میں تو جدید علوم کو ہی بالآخر وحی الٰہی کی بالادستی کے سامنے جھکنا ہوگا کہ دونوں کا فطری مقام یہی ہے۔

۷ نومبر ۲۰۲۰ء

امریکہ کے صدارتی انتخابات کے بعد نتائج قبول کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے جو صورتحال پیدا ہو گئی ہے یہ وہی ہے جو امریکہ خود گزشتہ نصف صدی سے ترقی پذیر ممالک میں پوری پلاننگ کے ساتھ کرتا آ رہا ہے اور بجا طور پر اس عربی محاورے کا مصداق ہے کہ من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیه (جس نے اپنے بھائی کے لیے کنواں کھودا وہ خود اس میں گرے گا)

۸ نومبر ۲۰۲۰ء

راقم الحروف جب پنڈال میں داخل ہوا تو گوجرانوالہ کے اپنے محلہ ہی کے کچھ نوجوان مل گئے جو اپنے ٹھکانے پر لے گئے، وہاں لے جا کر بیٹھا تو حضرت مولانا جمشید صاحب اپنے مخصوص انداز میں

دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں سے مخاطب تھے اور یہ نکتہ سمجھا رہے تھے کہ انسانی زندگی کی گاڑی اپنے صحیح رخ پر اسی وقت چلے گی جب اسے کائنات کے خالق و مالک اور خود انسان کو تخلیق کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی مرضی اور احکام کے مطابق چلایا جائے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مثال دی کہ ریل کا انجن بہت طاقتور ہے اور بہت سے ڈبوں کو کھینچ کر دوڑتا ہے لیکن وہ اتنا وزن لے کر اسی وقت دوڑے گا جب وہ اس پٹڑی پر چلے گا جو اس کے لیے بچھائی گئی ہے، اور اگر اسے اس پٹڑی سے ہٹ کر چلانے کی کوشش کی جائے گی تو وہ اپنا کام سرانجام نہیں دے سکے گا۔ اسی طرح انسانی زندگی بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خطوط پر اسی کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق چلے گی تو کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کو پہنچے گی، اور اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہدایات کی پٹڑی سے اتار کر اسے چلایا جائے گا تو فساد اور خرابی کے سوا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ (روزنامہ اوصاف، اسلام آباد۔ ۷ انومبر ۱۹۹۹ء)

۹ نومبر ۲۰۲۰ء

صدر ٹرومین نے اپنے خط میں شاہ عبد العزیز والیٔ سعودی عرب سے کہا تھا کہ وہ عربوں سے اسرائیل کو تسلیم کرانے اور فلسطین کی تقسیم کے بارے میں اقوام متحدہ کی قرارداد کو قبول کرانے کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں، ورنہ سعودی عرب کے ساتھ امریکہ کے تعلقات متاثر ہوسکتے ہیں، اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کو تسلیم نہ کرنے والوں پر مختلف ممالک متحد ہو کر فوج کشی بھی کرسکتے ہیں۔ اس کے جواب میں سعودی عرب کے فرمانروا اور شہزادہ عبد اللہ کے والد محترم ملک عبد العزیز آل سعود نے ٹرومین کو لکھا تھا کہ:

> ”فلسطین کی جنگ کوئی پرانی جنگ نہیں جیسا کہ آپ کا خیال ہے۔ بلکہ یہ اس کے اصل حقدار عرب قوم اور ان صہیونی جنگجوؤں کے درمیان جاری لڑائی ہے جو فلسطینیوں کی چاہت کے علی الرغم عالمی سلامتی کے قیام کا دعویٰ کرنے والے چند ایک ملکوں کی مدد سے اپنا قبضہ جمانے کی کوشش میں ہیں۔ نیز فلسطین کو تقسیم کرنے کی منظور کردہ قرارداد، جس کو مختلف ملکوں سے منظور کروانے میں آپ کا رول نمایاں رہا ہے، محض ظلم و ناانصافی پر مبنی ایسی قرارداد ہے جس کو ابتدا ہی سے تمام عرب ممالک نے، نیز

ان ملکوں نے بھی رد کر دیا ہے جو حق کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہٰذا حالیہ لڑائی کے ذمہ دار عرب نہیں جس پر آپ ہمیں محتاط ہونے کا مشورہ دے رہے ہیں۔"

امریکی صدر ٹرومین کے نام سعودی فرمانروا ملک عبد العزیز آل سعود کا یہ خط دس ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ (فروری ۱۹۴۸ء) کا تحریر کردہ ہے۔ دونوں خطوط کا اردو ترجمہ مالیر کوٹلہ (بھارت) کے جریدہ ماہنامہ دارالسلام نے نومبر ۲۰۰۱ء کی اشاعت میں شائع کیا تھا اور ہم نے بھی اسے ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کے جنوری ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں شائع کر دیا ہے۔

۱۰ نومبر ۲۰۲۰ء

فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ ہماری ملّی حمیت کا تقاضہ ہے جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ مگر اس میں یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ کوئی غیر متعلقہ فرم بلاوجہ اس کی زد میں نہ آجائے جیسا کہ "لو برانڈ بسکٹس" کے بارے میں پہلے یہ سامنے آیا کہ یہ فرانسیسی کمپنی ہے مگر اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ذمہ دار حضرات کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور اس فرم کا فرانس سے تعلق نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے کہ غیر متعلقہ کمپنیوں کو تحقیق کے بغیر فرانسیسی تجارتی اداروں کی فہرست میں شامل کرنے سے گریز کیا جانا چاہیے۔ بہرحال غیرتِ ایمانی کا تقاضہ ہے کہ فرانسیسی تجارت کا بھرپور بائیکاٹ کر کے ایمانی جذبات کا اظہار کیا جائے اور ایسا کرنے والے مسلمان تبریک کے مستحق ہیں۔

۱۱ نومبر ۲۰۲۰ء

اسلامی نظریاتی کونسل کے آئندہ چیئرمین کے لیے بعض دوستوں کی طرف سے میرے نام کی تجویز سوشل میڈیا میں گردش کر رہی ہے، اس اعتماد اور حسنِ ظن پر ان کا شکرگزار ہوں مگر میں ایسے مناصب کے "ایس او پیز" میں فٹ نہیں بیٹھتا، اس لیے گزارش ہے کہ اس تجویز کو یہیں ڈراپ کر دیا جائے، جزاکم اللہ۔

۱۲ نومبر ۲۰۲۰ء

نومنتخب امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ کا "احترام" بحال کرائیں گے، بہت اچھی بات ہے مگر اس کے ساتھ وہ "اعتماد" کو بھی شامل کر لیں اور اس کے لیے سابق امریکی صدور جارج

واشنگٹن، تھامس جیفرسن اور ابراہام لنکن کے موقف و کردار کو مشعلِ راہ بنالیں تو یہ کام مشکل نہیں ہے۔

۱۳ نومبر ۲۰۲۰ء

جب تک دستور کی بالادستی اور عملداری کے لیے سب ادارے اور طبقات سنجیدہ نہیں ہوتے قومی مشکلات و مسائل کے حل کی کوئی صورت نکلنے والی نہیں، اگر ہم فی الواقع مشکلات کے بھنور سے نکلنا چاہتے ہیں تو اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہی ہوگا ورنہ خدانخواستہ اسی طرح اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں گے۔

۱۴ نومبر ۲۰۲۰ء

مظلوم کشمیریوں پر بڑھتے ہوئے مظالم اور جبر و تشدد میں مسلم حکمرانوں کی بے حسی اور ہماری سیاست کاری کا حصہ بھی کم نہیں ہے، ہم اسے مسلمانوں اور پاکستان کا مسئلہ سمجھنے کی بجائے کشمیریوں کا مسئلہ قرار دے کر ڈیل کر رہے ہیں اور یہی سارے الجھاؤ کی جڑ ہے۔

۱۵ نومبر ۲۰۲۰ء

ایک طرف دنیا بھر کے مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ جمہوریت اور سیاست کا راستہ اختیار کریں جبکہ دوسری طرف انہیں کہا جاتا ہے وہ سیاست میں مذہب کی بات نہ کریں، گویا اصل مسئلہ سیاست و جمہوریت کے فروغ کا نہیں بلکہ اسلام کو روکنے کا ہے جیسا کہ آسٹریلیا کے حالیہ قانون سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۶ نومبر ۲۰۲۰ء

تحریکِ لبیک پاکستان کے کارکنوں پر تشدد قابلِ مذمت ہے (۱) تحفظِ ناموسِ رسالتؐ (۲) تحفظِ ناموسِ صحابہ کرامؓ و اہلِ بیت عظامؓ (۳) اور دستورِ پاکستان کی بالادستی کی تحریکات ہماری ملّی جدوجہد کا حصہ ہیں، ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار دینی تقاضوں میں سے ہے۔

۱۷ نومبر ۲۰۲۰ء

جمہوریت کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ اکثریت کی رائے معلوم کر کے اس کے مطابق ملک کا نظام اور

حکومت تشکیل دی جائے، مگر کسی ملک کے عوام اسلامی نظام اور حکومت کے حق میں اکثریتی رائے دے دیں تو یہی جمہوریت اس کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے، اس سے ”جمہوریت“ کا اصل ایجنڈا معلوم کیا جا سکتا ہے۔

۱۸ نومبر ۲۰۲۰ء

علماء کے ۲۲ متفقہ دستوری نکات ۱۹۵۱ء اور دستورِ پاکستان ۱۹۷۳ء میں عوام کی حاکمیت کی بجائے اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ کو بنیاد بنایا گیا اور پارلیمنٹ کو قرآن و سنت کا پابند قرار دیا گیا ہے، یہ اگر جمہوریت ہے تو آمنا و صدقنا، مگر پاکستان کا ”حکمران طبقہ“ اسے قبول کرنے پر راضی نہیں۔

۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء

کرونا کی نئی لہر تشویشناک ہے اور انسانی جان و صحت کا تحفظ ناگزیر ہے۔ اس سلسلہ میں ماہرینِ صحت اور متعلقہ محکموں کی ہدایات کی پابندی کا حتی الوسع اہتمام کرنا ضروری ہے اور دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہیے۔

۲۰ نومبر ۲۰۲۰ء

علامہ خادم حسین رضوی صاحبؒ کی وفات سب اہلِ دین کے لیے صدمہ کا باعث ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون، انہوں نے تحفظِ ناموسِ رسالت و ختمِ نبوت کے محاذ پر جس جرأت و حوصلہ اور صبر واستقامت کا مسلسل مظاہرہ کیا ہے وہ لائقِ رشک و پیروی ہے، اللہ پاک جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء

انسانی حقوق کی عالمی مہم اس وقت دو الجھنوں کا شکار دکھائی دیتی ہے: ایک یہ کہ مذہبی اقدار اور انسانی حقوق کو بلاوجہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا گیا ہے، اور دوسری یہ کہ انسانی حقوق کا اطلاق اور عملداری نسلی، مذہبی اور علاقائی تعصبات و ترجیحات کی نذر ہو چکے ہیں، جو لمحۂ فکریہ ہے۔

۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء

علامہ خادم حسین رضویؒ کا تاریخی جنازہ پاکستانی عوام کے والہانہ عشقِ رسولؐ کی علامت ہے، تحفظِ

ختمِ نبوت وناموسِ رسالتؐ کے سلسلہ میں فیصلہ کن عوامی ریفرنڈم کی حیثیت رکھتا ہے، اور پاکستان کی نظریاتی شناخت کے حوالہ سے عالمی وقومی حلقوں کو اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کی دعوت دے رہا ہے۔

۲۳ نومبر ۲۰۲۰ء

فرانسیسی حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے بارے میں جو اقدامات مبینہ طور پر سامنے آرہے ہیں وہ اس کے گستاخانہ طرزِ عمل پر ڈھٹائی کی علامت ہیں، اور اس کی وجہ او آئی سی (اسلامی تعاون تنظیم) اور بہت سے مسلمان حکمرانوں کی بے حسی بلکہ بے حمیتی ہے جس پر صدمہ اور افسوس کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے۔

۲۴ نومبر ۲۰۲۰ء

وفاقی وزیر انسانی حقوق محترمہ شیریں مزاری نے یہ کہہ کر ملّت کے جذبات کی ترجمانی کی ہے کہ مغرب آزادئ رائے کے نام پر منافقت کر رہا ہے، اسے فرانس کے صدر کی توہین برداشت نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کو آزادئ رائے قرار دیا جا رہا ہے۔

۲۵ نومبر ۲۰۲۰ء

زیادتی کے مجرموں کو نامرد کر دینے کا قانون اہلِ علم کی سنجیدہ توجہ کا مستحق ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں حکومت اور عوام کی راہنمائی کرے کہ کہیں یہ مجرم کے لیے توبہ واصلاح کا دروازہ بند کرنے کے مترادف تو نہیں؟

۲۶ نومبر ۲۰۲۰ء

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات بار بار چھیڑنے کا مقصد مسلمانوں کے جذبات کی شدت کو کم کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے، مگر موجودہ صورتحال میں اسے تسلیم کرنا امتِ مسلمہ کے اجتماعی موقف سے دستبردار ہونے کے مترادف ہوگا اور فلسطینیوں سے بے وفائی ہوگی۔

۲۷ نومبر ۲۰۲۰ء

اللہ تعالٰی اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور اسلامی تعلیمات کے ساتھ بے لچک کمٹمنٹ کے بغیر ہمارے لیے کامیابی کا کوئی راستہ نہیں ہے، ہم اس میں جس قدر تاخیر اور ٹال

مٹول کرتے رہیں گے معاملات کو مزید بگاڑنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۲۸ نومبر ۲۰۲۰ء

کرونا کی دوسری لہر بھی کم تشویشناک نہیں ہے مگر باقی تمام شعبوں میں مناسب ایس او پیز کے ساتھ معمولاتِ زندگی جاری رکھتے ہوئے صرف تعلیم کے شعبے کو معطل کر دینا قابلِ فہم نہیں ہے اور تعلیم کی اہمیت کو کم کرنے کے مترادف ہے جس پر بہر حال نظر ثانی کی ضرورت ہے اور اس پر سنجیدہ توجہ درکار ہے۔

۲۹ نومبر ۲۰۲۰ء

دینی استقامت، علمی ثقاہت، حریتِ فکر، جہدِ مسلسل، اعتدال و توازن، اور روحانیت کا ذوق دیوبندیت کے امتیازات ہیں، اسی لیے عالمِ کفر اس سے خائف ہے کہ وہ دین کے ہر پہلو کی طرف متوجہ رہتی ہے اور کسی حالت میں بھی میدان نہیں چھوڑتی۔

۳۰ نومبر ۲۰۲۰ء

سودی نظام کے خاتمے کی جدوجہد دستوری تقاضا ہونے کے باوجود مسلسل کنفیوژن کا شکار ہے، اسی سے دستور کے دیگر شرعی تقاضوں کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے اور ہمارے ہاں دستور کی بالادستی اور عملداری کی اہمیت کا صحیح طور پر اندازہ ہوتا ہے جو ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

یکم دسمبر ۲۰۲۰ء

دنیا میں اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ قرآن کریم اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے، اگر ہم ہدایت کے ان دو عظیم سرچشموں کی طرف نسلِ انسانی کی رہبری کر سکیں تو یہ اس دور میں اسلام کی صحیح خدمت ہوگی۔

۲ دسمبر ۲۰۲۰ء

مولانا فضل الرحمٰن کی جدوجہد کا اولین مقصد دستور کی بالادستی اور عملداری کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ قومی سیاست میں علماء کرام کے متحرک کردار کا تسلسل قائم رکھنا بھی ہے، اور یہ وہ ملّی ضرورت ہے جس کا دینی حلقوں کو ہر وقت اِدراک واحساس رہنا چاہیے۔

۳ دسمبر ۲۰۲۰ء

دوسری قوموں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدات کیے تھے، نبھائے تھے اور حالات تبدیل ہونے پر ختم بھی کیے تھے، مگر یہ مسلمانوں کا معاشرتی ماحول تبدیل کرنے کی بجائے اسلامی تہذیب و ثقافت کے فروغ کا باعث بنے تھے، مسلم حکومتوں کو بین الاقوامی معاہدات میں یہ پہلو بہرحال پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

۴ دسمبر ۲۰۲۰ء

کرونا کے پھیلاؤ کا دوسرا راؤنڈ جس طرح تشویشناک بتایا جارہا ہے اسے ہلکا سمجھ کر نظرانداز کرنا درست نہیں ہے، البتہ اس کی وجہ سے کاروبار زندگی معطل کر دینا بھی ٹھیک نہیں، احتیاطی تدابیر کے ساتھ معمولاتِ زندگی جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام ضروری ہے۔

۵ دسمبر ۲۰۲۰ء

جن امور پر قرآن و سنت کے احکام صریح اور واضح ہیں ان میں اپنے طور پر کوئی قانون سازی کرنا شرعی قوانین و ضوابط کو نظرانداز کرنے کے ساتھ ساتھ دستورِ پاکستان کے تقاضوں سے بھی انحراف کے مترادف ہے، قانون بنانے والے اداروں کو یہ بات ہر وقت پیشِ نظر رکھنی چاہیے۔

۶ دسمبر ۲۰۲۰ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حقیقی منزل (۱) بیرونی مداخلت سے آزادی (۲) معاشی خود مختاری (۳) اور دستور کی بالادستی و عملداری ہے، اس کے لیے جدوجہد کسی بھی فورم اور عنوان سے ہو، ہر محبِ وطن پاکستانی کو اس کا ساتھ دینا چاہیے۔

۷ دسمبر ۲۰۲۰ء

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے قرآن و سنت کی طرف عملی واپسی کے بغیر فلاح و ترقی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور پاکستان کے قومی و معاشرتی نظام کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی دستور نے ضمانت دے رکھی ہے، اس لیے تمام طبقوں اور اداروں کو بالآخر اسی طرف لوٹنا ہوگا۔

۸ دسمبر ۲۰۲۰ء

وفاقی شرعی عدالت نے سودی نظام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی درخواست مسترد کر دی ہے جس کا اصولی طور پر خیر مقدم ہی کیا جائے گا، مگر مسلسل ٹال مٹول اور تاخیری حربوں نے بے اعتمادی کی جو فضا بنا دی ہے اس میں یہ خیر مقدم بھی تکلّف لگتا ہے، کیا معزز عدالت اس پر بھی غور کر سکے گی؟

۹ دسمبر ۲۰۲۰ء

سودی نظام کے بارے میں عالمی سطح پر جدید ترین ریسرچ بتا رہی ہے کہ معیشت میں عدمِ توازن کا اصل باعث یہی ہے، جس بنا پر بین الاقوامی معاشی ادارے قرآنی معاشی اصولوں کا حوالہ دے کر غیر سودی نظام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں، مگر یہ بات قرآن کریم پر ایمان رکھنے والوں کو سمجھ نہیں آ رہی۔

۱۰ دسمبر ۲۰۲۰ء

قرآن کریم، حدیث و سنت اور فقہ و شریعت کی باقاعدہ تعلیم و تربیت کے بغیر دینی راہنمائی کا عمل ایسا ہی ہے جیسے طبی تعلیم و تربیت کے بغیر میڈیکل کا کوئی شعبہ کسی عملے کے حوالے کر دیا جائے، اور ہمارے ہاں اسی کا مسلسل تقاضا جاری ہے۔

۱۱ دسمبر ۲۰۲۰ء

خدا کی عبادت میں مگن ہو کر بندوں کے حقوق سے غافل ہو جانا بھی درست نہیں، اور بندوں کے حقوق و معاملات میں الجھ کر خدا کی بندگی سے غافل ہو جانا بھی غلط بات ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں انتہاؤں کی نفی کی اور فرمایا کہ انسان کی اصل زندگی توازن میں ہے۔

۱۲ دسمبر ۲۰۲۰ء

تحریکِ انسدادِ سود پاکستان کی جدوجہد (۱) عوامی ماحول میں حلال و حرام کا شعور (۲) سود کی مرّوجہ صورتوں اور متبادل طریقوں کے متعلق آگاہی (۳) علماء، تجّار اور وکلاء کے درمیان اشتراکِ عمل کا ماحول (۴) اور سودی نظام کے خلاف قانونی جدوجہد کرنے والے راہنماؤں کی سیاسی، اخلاقی اور علمی مدد ہے۔

۱۳ دسمبر ۲۰۲۰ء

مکالمہ بین المذاہب کا ایک دائرہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے پیروکار باہم گفتگو کریں اور دلیل و منطق کے ساتھ اپنے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کی کوشش کریں، یہ مناظرہ کا میدان ہے، اسے قرآن کریم نے ”مجادلہ“ قرار دے کر ہدایت کی ہے کہ اگر یہ نوبت آجائے تو اسے احسن طریقے سے انجام دو۔

۱۴ دسمبر ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا طارق جمیل اسلام کے عظیم مبلغ، داعی، مصلح اور ہمارا قیمتی اثاثہ ہیں، ان کی علالت اور ہسپتال میں داخلہ ہم سب کے لیے باعثِ تشویش ہے، اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ وعاجلہ سے نوازیں اور امتِ مسلمہ کو ان کی دینی و روحانی خدمات سے زیادہ دیر تک فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

۱۵ دسمبر ۲۰۲۰ء

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نسبت و محبت کے اظہار کے لیے کرتے ہیں، رحمتوں اور برکتوں کے نزول کے لیے کرتے ہیں، اجر و ثواب کے حصول کے لیے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں، مگر سب سے اہم پہلو جو ہماری نگاہوں سے اکثر اوجھل رہتا ہے وہ رہنمائی کا پہلو ہے۔

۱۶ دسمبر ۲۰۲۰ء

غیر مسلم اقلیتوں سے عرض ہے کہ وہ اسلامی نظام سے خوف کھانے کی بجائے آنجہانی جسٹس اے آر کارنیلیس اور مسیحی راہنما آنجہانی جوشوا فضل دین کی طرح شریعت کے نفاذ کی حمایت کریں، کیونکہ اس سے جہاں ملک میں عدل و انصاف کی فراہمی عام ہوگی وہاں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق و مفادات کا بھی تحفظ ہوگا۔

۱۷ دسمبر ۲۰۲۰ء

دنیا میں اس وقت کوئی معاشرہ اسلامی اقدار و روایات کی مکمل عملداری کا عکاس نہیں ہے بلکہ صحیح اسلامی معاشرہ صرف کتابوں اور علمی و نظری بحثوں میں ہے، جبکہ علاقائی ثقافتوں کو ختم کرنے کے لیے

مغربی کلچر آگے بڑھ رہا ہے جو نہ صرف عملی ڈھانچے کے ساتھ منظم ہے بلکہ اس کی پشت پر طاقت بھی ہے۔

۱۸ دسمبر ۲۰۲۰ء

یہ معروضی حقیقت بھی لادینی فلسفہ کے دانشوروں کے لیے پریشان کن بنی ہوئی ہے کہ گلوبلائزیشن کے اس دور میں علاقائی ثقافتیں ایک دوسرے میں مدغم ہو رہی ہیں، جبکہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب یا نظام میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ ہر حوالے سے تہذیب و ثقافت کی اس نئی تشکیل کا سامنا کر سکے۔

۱۹ دسمبر ۲۰۲۰ء

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ سفرِ معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ”آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور بتانا کہ جنت کی زمین بہت پاکیزہ، عمدہ پانی والی اور صاف میدان ہے، اس کی شجر کاری سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے ہوتی ہے۔“

۲۰ دسمبر ۲۰۲۰ء

ایک طرف آزادی کے نام پر عورت کو اس کے فطری تقدس و عصمت سے محروم کرنے کی کوششیں ہیں، اور دوسری طرف معاشرتی اقدار اور حدود و قیود کی جکڑبندیوں میں اس کے حقوق کا استحصال ہے۔ عورت کی مظلومیت کے بہت سے پہلو ہیں جن پر کلمۂ حق بلند کرنا اسلامی تعلیمات کی رو سے ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

۲۱ دسمبر ۲۰۲۰ء

ہم نے قیامِ پاکستان کے بعد اپنی قومی شناخت کے لیے اسلام اور جمہوریت دونوں کو بنیاد بنایا تھا، اس خوبصورت توازن کے ساتھ کہ حکومت کی تشکیل عوام کے ووٹوں سے ہوگی اور وہ ملکی نظام کے حوالے سے قرآن و سنت کی پابند ہوگی، مگر افسوس کہ نہ ہم اسلام کے ساتھ مخلص رہے اور نہ جمہوریت کے ساتھ۔

۲۲ دسمبر ۲۰۲۰ء

مغربی ممالک میں نئے مسلمان ہونے والوں کے بارے میں جہاں تشویش پائی جاتی ہے وہاں اس بات پر تحقیق کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ یورپین نسلوں کے باشندوں کے اسلام قبول کرنے کے اسباب کیا ہیں؟ ایک معروف انگریز نومسلم دانشور ڈاکٹر یحیٰی برٹ کے مطابق اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن کریم کا مطالعہ ہے۔

۲۳ دسمبر ۲۰۲۰ء

قاضی اوقصؒ بتاتے ہیں کہ میری ماں نے بچپن میں مجھے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شکل و صورت اور جسمانی ساخت ایسی دی ہے کہ شاید کوئی تمہارے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہ کرے، اس لیے تم علمِ دین کے حصول کے لیے محنت کرو کیونکہ علم ایسی دولت ہے جو سارے عیوب اور کمزوریوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

۲۴ دسمبر ۲۰۲۰ء

ایک طرف کفر اپنے فلسفہ و منطق کے ہتھیاروں اور اذہان و قلوب تک رسائی کے لیے ابلاغ کے تمام تر ذرائع سے لیس ہے، دوسری طرف ہم علماء کرام دین کے مسائل صرف فتویٰ اور حکم کی زبان میں سمجھانے کے درپے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ ناواقف حضرات کے ذہنوں میں بے شمار شبہات قطار باندھے خاموش کھڑے ہیں۔

۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء

پہلی دستور ساز اسمبلی میں قراردادِ مقاصد پیش کرتے ہوئے وزیراعظم لیاقت علی خانؒ نے کہا کہ قائد اعظمؒ نے اس مسئلہ پر اپنے جذبات کا متعدّد بار اظہار کیا اور قوم نے ان کی تائید غیر مبہم الفاظ میں کی کہ برصغیر کے مسلمان اپنی زندگی کی تعمیر اسلامی تعلیمات و روایات کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔

۲۶ دسمبر ۲۰۲۰ء

یہ مسئلہ چودہ سو سال سے متفقہ چلا آرہا ہے اس لیے کہ اس کی تشریح خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی تھی کہ اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی، اور ساتھ یہ پیشگوئی بھی فرمادی کہ جھوٹے

مدعیانِ نبوت ظاہر ہوتے رہیں گے، چنانچہ بہت سی خرابیوں کے باوجود امت نے اس مسئلہ پر کبھی لچک نہیں دکھائی۔

۲۷ دسمبر ۲۰۲۰ء

جب امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے احادیث کو سرکاری طور پر محفوظ کرنے کے لیے صوبوں کے عمّال کو ہدایات جاری کیں تو مدینہ منورہ کے قاضی کو لکھا کہ حضرت عمرہؒ کے علوم وروایات کو جمع ومحفوظ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے کیونکہ وہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے علوم کی وارث ہیں۔

۲۸ دسمبر ۲۰۲۰ء

میرے نام پر بعض حضرات مختلف سوشل میڈیا گروپ اور ٹویٹ اکاؤنٹ چلا رہے جو میری گزارشات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے جذبہ کے ساتھ ہیں، البتہ یہ وضاحت ہے کہ میرا آفیشل ٹویٹ اکاؤنٹ یہی ہے اس کے علاوہ کسی اکاؤنٹ کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

۲۹ دسمبر ۲۰۲۰ء

ہر کارکن کو دین کے کسی خاص شعبے کا انتخاب کرکے اس پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے کیونکہ ہر کام کرنے یا بہت سے کام کرنے کی کوشش سے محنت بکھر کر رہ جاتی ہے۔ اور اگر دین کے دیگر شعبوں میں سلیقہ سے کام کرنے والوں کو اخلاقی، مالی اور عملی سپورٹ مہیا کر دی جائے تو اس کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔

۳۰ دسمبر ۲۰۲۰ء

جمہوریت کا متعارف مفہوم یہ ہے کہ عوام کی حاکمیت ہو، پارلیمنٹ خود مختار ہو، حکمرانی کا حق منتخب عوامی نمائندوں کو حاصل ہو۔ جبکہ دستورِ پاکستان میں یہ جمہوریت اختیار کی گئی ہے کہ حاکمیتِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے، پارلیمنٹ قرآن وسنت کی پابند ہے، حکومت کا حق عوام کے منتخب نمائندوں کا ہے۔

۳۱ دسمبر ۲۰۲۰ء

دستورِ پاکستان کی بالادستی اور عملداری کے مطالبہ پر سنجیدہ توجہ دینے کی بجائے اس سے بے اعتنائی کا تسلسل برقرار رکھنے کی روش زیادہ پریشان کن ہے جو پسِ پردہ عوامل کے حد سے زیادہ طاقتور

ہونے کی غمازی کرتا ہے ’’کچھ علاج ان کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ؟‘‘

۲۰۲۱ء

۲ جنوری ۲۰۲۱ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الایمان بین الرجاء والخوف ایمان امید اور خوف کے درمیان کی کیفیت کا نام ہے۔ یعنی یہ اعتقاد رکھ لینا کہ اللہ تو غفور ورحیم ہے ہم جو مرضی کرتے پھریں، یا صرف یہی بات دل میں بٹھا لینا کہ اللہ قہار وجبار ہے وہ سزا دے کر ہی رہے گا، یہ دونوں باتیں ٹھیک نہیں ہیں۔

۳ جنوری ۲۰۲۱ء

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے اڑھائی سالہ دورِ حکومت میں تین بڑے کام کیے: (۱) عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے مدعیانِ نبوت کی سرکوبی کی (۲) زکوٰۃ کے منکرین کا استیصال کر کے ایک دینی فریضہ کا تحفظ کیا (۳) قرآن کریم کو کتابی شکل میں جمع کروا کے اسے امت کے لیے رہتی دنیا تک محفوظ کر دیا۔

۴ جنوری ۲۰۲۱ء

جب حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلافت کے لیے چھ آدمی نامزد کیے تو اُن میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا نام بھی تھا، چونکہ اس سے پہلے انہیں کوفہ کی گورنری سے ہٹایا گیا تھا تو حضرت عمرؓ نے صفائی دی کہ میں نے کسی غلطی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی عزت کے تحفظ کے لیے انہیں گورنری سے ہٹایا تھا۔

۵ جنوری ۲۰۲۱ء

حضرت عثمانؓ کی دولت اسلام اور مسلمانوں کے کام آئی، جہاد میں صَرف ہوئی اور معاشرہ کے نادار افراد پر خرچ ہوئی، ان کی شہادت کے بعد ایک ساتھی نے کہا کہ میں یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ

حضرت عثمانؓ کی زندگی کے دن زیادہ تھے (۸۳ سال) یا وہ غلام جو انہوں نے خرید کر اللہ کی رضا کے لیے آزاد کیے۔

۶ جنوری ۲۰۲۱ء

حضرت علیؓ زخمی حالت میں تھے، ایسی صورت میں اولاد سے زیادہ غصہ کس کو ہو گا؟ حضرت حسنؓ نے طیش میں کہا کہ اس قاتل کو میں اپنے ہاتھ سے قتل کرنے جاتا ہوں۔ حضرت علیؓ فرمایا، حسن! جب تک میں زندہ ہوں وہ قاتل نہیں ہے، اگر میں مر گیا تو قاتل کو سزا دینا نئے امیر المؤمنین کی ذمہ داری ہو گی۔

۷ جنوری ۲۰۲۱ء

اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے رہبانیت اور دنیا پرستی کی دو انتہاؤں کے درمیان اعتدال اور توازن کا فلسفہ پیش کرتا ہے۔ جبکہ اعتدال پسندی اور روشن خیالی کی اصطلاحات کو اب جس نئے مفہوم میں متعارف کرایا جارہا ہے کلمة حق ارید بها الباطل کی ایک صورت لگتی ہے۔

۸ جنوری ۲۰۲۱ء

بعض حضرات خیر خواہی کا اظہار کرتے ہیں کہ دینی طبقہ کو عوام کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے کوئی ہنر اپنا کر اپنی معیشت کا انتظام کرنا چاہیے۔ مگر منبر و محراب کے یہ وارث آج بھی خود پر مسجد و مدرسہ کے نظام کو ترجیح دیتے ہیں جس کی بنیاد ابھی تک صدقہ، زکوٰۃ، کھالیں اور چندہ چلی آرہی ہے۔

۹ جنوری ۲۰۲۱ء

دینی تعلیم و تدریس کے لیے جہاں آن لائن ذرائع اختیار کرنا ضروری ہو گیا ہے وہاں دینی مراکز کی طرف سے فیس سسٹم کی بنیاد پر مختصر دورانیے کے کورسز بھی پذیرائی حاصل کرتے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ متوقع حالات میں دینی اداروں کو اپنے روایتی نظم میں اس نوعیت کی تبدیلیوں کی گنجائش رکھنی چاہیے۔

۱۰ جنوری ۲۰۲۱ء

بلوچستان میں ہزارہ قبیلہ کے متعدّد افراد کا سفاکانہ قتل بلاشبہ درندگی ہے اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے، مگر اس واقعہ کو اس کشمکش کے مجموعی تناظر میں دیکھ کر ہی امن اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

۱۱ جنوری ۲۰۲۱ء

بیت المقدس کو عربوں کا داخلی معاملہ قرار دے کر اسرائیل کو موجودہ حالت میں تسلیم کرنے کا مشورہ ہمارے خیال میں مغربی فکر و دانش کے اسی ایجنڈے کا حصہ ہے جس میں وہ اسلام، قرآن کریم اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا اعتراف کر کے یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اچھا ہے مگر صرف عربوں کے لیے تھا۔

۱۲ جنوری ۲۰۲۱ء

معاشی بدحالی اور تفاوت ختم کرنے کا راستہ آج بھی امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے یہ اقدامات ہیں کہ انہوں نے (۱) بیت المال اور سرکاری خزانے کو مخصوص طبقوں کی اجارہ داری سے نکال کر عام لوگوں کی ضروریات کے لیے وقف کر دیا (۲) اور عام لوگوں پر لگائے گئے بیشتر ٹیکس ختم کر دیے۔

۱۳ جنوری ۲۰۲۱ء

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اسلام کے معاشی فلسفہ کی وضاحت کرتے ہوئے تین درجے بیان کیے ہیں (۱) ضرورت (۲) سہولت (۳) تعیش۔ فرماتے ہیں کہ ضروریات پوری کرنا تو ہماری ذمہ داری ہے، جائز حد تک سہولت فراہم کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن تعیش ناجائز ہے اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

۱۴ جنوری ۲۰۲۱ء

سورۃ القصص میں مال و دولت کے پانچ ضابطے بیان کیے گئے ہیں: (۱) تکبر و برتری کا ذریعہ نہ بناؤ (۲) آخرت کی تیاری کا وسیلہ بناؤ (۳) دنیاوی بہتری کے لیے بھی استعمال کرو (۴) جیسے اللہ نے

تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے تم بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو (۵) معاشرے میں فساد و بگاڑ کا ذریعہ نہ بناؤ۔

۱۵ جنوری ۲۰۲۱ء

"تشکیک" آج کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ مغربی فکر و فلسفہ سے مرعوب دانشور دینی مسائل کے حوالے سے ہمارے نوجوانوں کے ذہنوں میں شکوک پیدا کر دیتے ہیں، وہ علماء سے رجوع کرتے ہیں جو مناسب تیاری نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے پاتے، تو وہ یقین کی پٹڑی سے اتر کر شبہات کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔

۱۶ جنوری ۲۰۲۱ء

علماء شریعتِ اسلامیہ کے علوم و قوانین کے نمائندہ ہیں اور وکلاء رائج الوقت قوانین و نظام کے۔ مروّجہ دستوری و قانونی نظام میں ضروری اصلاحات کے ساتھ ملک میں شرعی احکام و قوانین کی عملداری کے لیے ضروری ہے کہ دونوں باہمی مشورہ و مفاہمت کے ساتھ اس قومی ایجنڈا کی تکمیل کی عملی صورت نکالیں۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۱ء

جب تک وطنِ عزیز کے قانونی تعلیم کے نصاب میں قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کو شامل نہیں کیا جاتا تب تک آزاد کشمیر کے اس کامیاب تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ ضلع و تحصیل کی سطح پر جج صاحبان اور قاضی علماء جیوری کی صورت میں اکٹھے بیٹھ کر مقدمات سنتے اور باہمی مشاورت سے فیصلہ کرتے ہیں۔

۱۸ جنوری ۲۰۲۱ء

بسا اوقات ہم اس مغالطہ کا شکار ہو جاتے ہیں کہ مساجد و مدارس میں تدریس و تعلیم کے ذریعے ہم قرآن و حدیث اور علومِ دینیہ کی حفاظت کا اہتمام کر رہے ہیں، حالانکہ ان کے ساتھ وابستہ ہو کر ہم خود اپنی حفاظت کا بندوبست کر رہے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کی برکات و ثمرات سے بہرہ ور ہو سکیں۔

۱۹ جنوری ۲۰۲۱ء

والد محترم حضرت سرفراز خان صفدرؒ ایک بار بخاری شریف کا مطالعہ کر رہے تھے، پوچھا گیا کہ یہ کتاب آپ چالیس سے زیادہ بار پڑھا چکے ہیں، اب بھی اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے؟ فرمایا کہ ہر بار نئے نکات سامنے آتے ہیں اور انسان زندگی بھر اس بات کا محتاج رہتا ہے کہ اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔

۲۰ جنوری ۲۰۲۱ء

عالمی استعمار کے لیے تشویش کی بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد دینی تعلیم کے جس نظام کو ختم کرنے کے لیے ہزاروں مدارس بند کر کے ان کی املاک ضبط کر لی گئی تھیں، وہ برصغیر کے دینی طبقہ کی مسلسل جدوجہد اور کمٹمنٹ کی بدولت اب استعماری قوتوں کے لیے ایک علمی وفکری چیلنج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

۲۱ جنوری ۲۰۲۱ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق سچے اور ایماندار تاجر کو جنت میں انبیاء کرامؑ کی رفاقت نصیب ہوگی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ دیانتدارانہ تجارت اسلام کی دعوت وتبلیغ کا مستقل ذریعہ رہی ہے مگر آج تجارت میں دیانت وامانت کا اعتماد دیگر قوموں میں منتقل ہوگیا ہے اور کرپشن ہمارا تعارف بن گئی ہے۔

۲۲ جنوری ۲۰۲۱ء

خلافتِ عثمانیہ کے تحفظ کے لیے برصغیر کی تحریکِ خلافت بظاہر اپنا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی تھی، لیکن میں اسے ناکام تحریک نہیں سمجھتا کہ اس کے بعد آزادی کی جو تحریکات منظم ہوئیں ان میں کارکنوں کی بنیادی کھیپ وہی تھی جس نے تحریکِ خلافت میں سیاسی جدوجہد کی تربیت حاصل کی تھی۔

۲۳ جنوری ۲۰۲۱ء

ہم دوہرے اضطراب اور دباؤ کا شکار ہیں کہ ایک طرف صحابہ کرامؓ واہلِ بیت عظامؓ کی حرمت و

ناموس مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کا مسئلہ ہے، اور دوسری طرف مشرقِ وُسطیٰ کی خانہ جنگی کی صورتحال کا سامنا ہے، جبکہ اس فضا میں اسرائیل کو عرب ممالک سے تسلیم کرانے کے ایجنڈے پر مسلسل پیش قدمی ہو رہی ہے۔

۲۴ جنوری ۲۰۲۱ء

طبقات ابن سعدؒ میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے صوبائی گورنروں کو ہدایت کی کہ اپنے صوبوں کے حفاظ کی فہرست بھیجیں تاکہ وہ بیت المال سے وظیفہ جاری کر کے مختلف علاقوں میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے ان کا تقرر کریں، روایات کے مطابق ہر حافظ کے لیے اڑھائی ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر ہوا۔

۲۵ جنوری ۲۰۲۱ء

آج ہم معاشی وعسکری طور پر معاصر دنیا سے پیچھے ہیں اور مجموعی نظام کے حوالے سے سائنس و ٹیکنالوجی کی جدید تکنیک سے بھی محروم ہیں، لیکن الحمد للہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ تمام تر محرومیوں اور پسپائی کے باوجود مسلمان اپنے دین اور ماضی سے دستبرداری قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔

۲۶ جنوری ۲۰۲۱ء

کرپشن نے ہماری قومی معیشت کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے جبکہ اداروں اور محافل میں بحث اس سے نجات کی صورتوں پر نہیں بلکہ اس پر ہو رہی ہے کہ کس کی کرپشن زیادہ ہے اور کس کی کرپشن کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیا عدل وانصاف کے ماحول میں یہ ذہنی عیاشی بھی کرپشن ہی کی ایک صورت نہیں ہے؟

۲۷ جنوری ۲۰۲۱ء

”صحیح بخاری“ جمہور امت اور اہلِ سنت کے اسلوب کا بہترین نمونہ ہے جس کے پہلے باب ”کتاب الایمان“ میں حضرت امام بخاریؒ نے عقائد وایمانیات اور آخری باب ”کتاب الرد علی الجہمیۃ“ میں عقائد کی تعبیرات وتشریحات بیان کی ہیں اور ان میں قرآن کریم کے ساتھ احادیثِ نبویہ کو بنیاد بنایا

ہے۔

۲۸ جنوری ۲۰۲۱ء

قرآن کریم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وہدایات سے انسانیت کو پھر سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے سوا انسانی معاشرے کو اخلاق باختگی کی ان روایات سے نجات دلانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے جو ثقافت، رسوم، فیشن اور حقوق کے عنوان پر سوسائٹی میں قدم جماتی جا رہی ہیں۔

۲۹ جنوری ۲۰۲۱ء

حافظ ابن کثیرؒ نے سورۃ الاعراف آیت ۲۶ کے تحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل کی ہے الحمد لله الذى كسانى ما أو ارى به عورتى وأتجمل به فى حياتى سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ساتھ میں اپنی پردہ کی جگہ کو ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔

۳۰ جنوری ۲۰۲۱ء

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی جدوجہد کا ایک میدان تصوف کی اصلاح کا تھا، انہوں نے تصوف میں حد سے بڑھ جانے والے کاموں کی نشاندہی کی اور انہیں صحیح رخ پر لائے کہ اصل تصوف کی بنیاد شریعت ہے، جو چیز شریعت کے دائرے میں ہے وہ تصوف میں درست ہے اور جو نہیں وہ تصوف میں بھی قبول نہیں کی جا سکتی۔

۳۱ جنوری ۲۰۲۱ء

تبلیغی جماعت کا آغاز کم و بیش ایک صدی قبل حضرت مولانا الیاس دہلویؒ نے قصبہ میوات سے کیا تھا، یہ ان کے خلوص اور بے تکلف انداز کی برکت ہے کہ اب یہ جماعت دنیا بھر میں اسلام کے بنیادی عقائد و اعمال اور مسجد کے ماحول کی طرف مسلمانوں کو واپس لانے کی سب سے منظم اور وسیع عوامی تحریک ہے۔

یکم فروری ۲۰۲۱ء

جب پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کو مُلّاازم اور تھیاکریسی کے طعنوں کے ساتھ سیکولرازم کی بحث میں الجھادیا گیا تو شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے منطق و استدلال کے ساتھ اس مہم کا سامنا کیا اور قراردادِ مقاصد منظور کروا کے پاکستان کی نظریاتی اسلامی بنیاد ہمیشہ کے لیے طے کردی۔

۲ فروری ۲۰۲۱ء

عربی زبان کی تعلیم کے حوالے سے سینٹ کا پاس کردہ بل خوش آئند ہے۔ اردو قومی زبان اور عربی دینی زبان کے طور پر ہماری ناگزیر ملّی ضرورت ہے مگر ان کو صحیح مقام دلانے کے لیے انگریزی کی مرعوبیت سے نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے ع ’’کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں‘‘۔

۳ فروری ۲۰۲۱ء

انبیاء کرامؑ کی ذمہ داریوں میں آسمانی تعلیمات کو صرف پیش کرنا نہیں بلکہ اپنے عمل میں ڈھال کر اسوۂ حسنہ کے طور پر سامنے لانا بھی تھا اور انہوں نے ایسا کر دکھایا۔ آج علماء کرام اگر انبیاءؑ کی نیابت کا دعویٰ رکھتے ہیں تو انہیں بھی اسی طرز عمل کو اپنی محنت کا جولان گاہ بنانا ہوگا۔

۴ فروری ۲۰۲۱ء

فقہ حنفی شخصی فقہ نہیں بلکہ مشاورتی و اجتماعی فقہ ہے جو ایک باقاعدہ مجلسِ علمی میں اجتماعی استنباط و استخراج اور باہمی اختلافِ رائے کے ساتھ کسی نتیجے تک پہنچنے کی مبارک علمی مساعی پر مشتمل ہے۔ یہ اسلام کے قانونی نظام کی بہت بڑی خدمت اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کا عظیم علمی کارنامہ ہے۔

۵ فروری ۲۰۲۱ء

کشمیری عوام کی چوتھی نسل استصوابِ رائے کا مُسلّمہ حق حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھتی نظر آرہی ہے لیکن عالمی رائے عامہ کے وعدے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے فریزر میں منجمد پڑے ہیں جس نے مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں عوامی ریفرنڈم کے ذریعے مسیحی ریاستیں قائم کروانے میں کردار ادا کیا تھا۔

۶ فروری ۲۰۲۱ء

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاریؒ کی وفات دینی حلقوں کے لیے گہرے صدمے اور رنج کا باعث ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

۷ فروری ۲۰۲۱ء

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی علاقے کا حاکم بنا کر بھیجتے تو یہ نصیحت بطور خاص فرماتے تھے کہ لوگوں سے انہیں قریب لانے والی باتیں کرنا، دور کرنے والی باتوں سے گریز کرنا، آسانی والی بات کرنا، مشکل اور تنگی والی بات نہ کرنا (ابوداؤد)۔

۸ فروری ۲۰۲۱ء

○ یہودی انبیاءؑ کی اولاد ہونے کے ناطے خود کو احتساب سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں ○ عیسائیوں کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نسلِ انسانی کے گناہوں کا کفارہ دے گئے ہیں ○ مذہب نہ ماننے والے آخرت کا تصور ہی نہیں رکھتے ○ یہ اسلام کا عقیدہ ہے جو عمل کی بنیاد پر سزا و جزا کا تصور دے کر انسان کو جرم سے روکتا ہے۔

۹ فروری ۲۰۲۱ء

ترکی کو خلافتِ عثمانیہ کے ٹائٹل کے ساتھ صدیوں عالمِ اسلام کی قیادت کا اعزاز حاصل رہا ہے اس لیے اسے جکڑنے کے لیے شکنجہ بھی اسی اعتبار سے تیار کیا گیا تھا، مگر ترکی دو عشروں سے جس بیداری کا ثبوت دے رہا ہے اس نے عالمِ اسلام کے بہتر مستقبل کے حوالہ سے امید کی واضح کرن روشن کر دی ہے۔

۱۰ فروری ۲۰۲۱ء

قرآن کریم پر ایمان لانے کے بعد حدیث پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ اس سوال کے جواب میں میری گزارش ہوتی ہے کہ قرآن کریم کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے حدیث پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ حدیث کو مانیں گے تو قرآن کریم تک رسائی ہوگی ورنہ قرآن کریم کی کسی آیت پر ایمان لانا

ممکن ہی نہیں ہے۔

۱۱ فروری ۲۰۲۱ء

فرانس اس مغربی تہذیب وفلسفہ کا بانی ملک ہے جسے انسانی حقوق، مرد وعورت کی مساوات، اور شہری آزادیوں کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے مگر عورت کی ''آزادی'' کا سب سے پہلا نعرہ لگانے والے فرانس میں آج عورت کے اس حق کی نفی کی جا رہی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے سر ڈھانپنا چاہے تو ڈھانپ لے۔

۱۲ فروری ۲۰۲۱ء

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی خصال میں سب سے زیادہ نفرت جھوٹ سے تھی (بیہقی) اور اپنے خاندان کے کسی شخص کے بارے میں جھوٹ کی کسی بات پر مطلع ہوتے تو اس سے اس وقت تک اعراض فرماتے تھے جب تک اس کی توبہ مشاہدے میں نہ آ جاتی (مسند احمد)

۱۳ فروری ۲۰۲۱ء

لاہور سے مطبوعہ اردو بائیبل کے عہد نامہ قدیم کی کتاب استثناء میں عقیدۂ توحید یوں مذکور ہے:
''میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ ماننا، تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا...... تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا''۔

۱۴ فروری ۲۰۲۱ء

امریکی خلائی تحقیقاتی مرکز ناسا کی سیر کے دوران ایک ساتھی نے بتایا کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک یہودی پروفیسر نے اپنی ویب سائٹ پر کہا ہے کہ فقہائے اسلام نے معذور کی نماز کا جو طریقہ لکھا ہے وہی ان مسلم خلابازوں کے لیے بھی ہونا چاہیے کہ اپنے حالات وظروف کے مطابق جس طرح ہو سکے پڑھ لیں۔

۱۵ فروری ۲۰۲۱ء

محدثین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صدقہ وخیرات کے معاملے میں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو ترجیح دینے کی ہدایت کی ہے اس کی دو وجوہات ہیں (۱) صدقہ اور صلہ رحمی کی دو

نیکیاں اکٹھی ہوجاتی ہیں (۲) رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حالات کے متعلق زیادہ خبر ہوتی ہے کہ کون امداد کا مستحق ہے۔

۱۶ فروری ۲۰۲۱ء

عالمِ اسلام کے دینی حلقے اس بات کے لیے تیار نہیں ہیں کہ اسلام کی جن باتوں پر مغرب والوں کو اعتراض ہے ان کی کوئی نئ تعبیر وتشریح کرکے انہیں مطمئن کیا جائے، بلکہ وہ اسلامی احکام وقوانین اور روایات وتعلیمات پر قائم ہیں جن پر امت چودہ سو سال سے اجتماعی طور پر کاربند چلی آرہی ہے۔

۱۷ فروری ۲۰۲۱ء

سورۃ العنکبوت آیت ۴۸ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے نزول سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ شک پیدا کرسکتے تھے یعنی مخالفین یہ کہہ سکتے تھے کہ کہیں سے حکمت ودانش کا ذخیرہ مل گیا ہے جسے قرآن کریم کی شکل میں پیش کررہے ہیں۔

۱۸ فروری ۲۰۲۱ء

سادگی، قناعت اور جفاکشی — یہ صرف ہمارے تصوف کے موضوعات نہیں بلکہ سیاست کے بنیادی ستون بھی ہیں، یہ شاہانہ ایوانوں میں خطیر رقوم کے خرچ سے اجتماعات کرکے ان عنوانات پر دلکش تقریریں کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ہماری قومی ضرورت ان اصولوں کو ذاتی واجتماعی زندگی میں عملاً نافذ کرنے کی ہے۔

۱۹ فروری ۲۰۲۱ء

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بیعت لیتے اور کسی کام کے کرنے کا عہد لیتے تو اس عہد میں یہ گنجائش رکھنے کی تلقین فرماتے کہ فیما استطعت کہ جہاں تک میرے بس میں ہوگا اطاعت کروں گا (مسند احمد)

۲۰ فروری ۲۰۲۱ء

دینی مدارس مفت تعلیم دینے کے ساتھ معاشرہ کے نادار طبقات کے افراد کو رہائش، خوراک،

لباس اور علاج کی سہولتیں بھی بلامعاوضہ فراہم کرتے ہیں جس کا اعتراف حکمران طبقہ کے سرکردہ حضرات کی طرف سے بارہا ہو چکا ہے مگر مدارس پر محکموں اور اداروں کے دباؤ کا سلسلہ کسی نہ کسی بہانے جاری رہتا ہے۔

۲۱ فروری ۲۰۲۱ء

پاکستان میں وسائل کی کمی نہیں، مسئلہ ان وسائل کی صحیح تقسیم اور درست استعمال کا ہے جسے ہم آج تک صحیح ٹریک پر نہیں لا سکے اور عالمی مالیاتی اداروں کے حصار میں چیخ و پکار کرتے رہنے پر مجبور ہیں، اس صورتحال کی وجہ ہمارے گروہی، طبقاتی اور ذاتی مفادات کے حصول کا نہ رکنے والا سلسلہ ہے۔

۲۲ فروری ۲۰۲۱ء

بخاری شریف کے ابواب کی فہرست ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں امام بخاریؒ نے عنوان قائم نہیں کیا اور پھر اس کے لیے آیاتِ قرآنی اور ارشاداتِ نبویؐ پیش نہیں کیے، اس جامعیت کی وجہ سے بھی بخاری شریف کو ''الجامع الصحیح'' کہا جاتا ہے۔

۲۳ فروری ۲۰۲۱ء

ہماری عدالتوں کی صورتحال ''کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک'' جیسی ہے کہ جرم اگر پکڑا بھی جائے تو فیصلہ ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں اور اس دوران دو چار ''نرم'' مرحلے بھی آتے ہیں، یہ جرم کے حوصلے کو بے لگام کرنے میں معاون اور جرائم کی شرح میں مسلسل اضافے کا ایک بڑا سبب ہے۔

۲۴ فروری ۲۰۲۱ء

عربی زبان قرآن و حدیث کی زبان ہے اور ایک مسلمان کے لیے اس کی تعلیم اساسی حیثیت رکھتی ہے مگر ہمارے ہاں قیامِ پاکستان کے بعد سے ہی اسے وہ درجہ نہیں دیا جا رہا ہے جو اس کا حق ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم معاشرے کی بنیادی ضرورت بھی ہے۔

۲۵ فروری ۲۰۲۱ء

غلامی کی تمام صورتیں ناجائز قرار دے کر قیدی غلاموں کی جو صورت بامرِ مجبوری باقی رکھی گئی اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، کوئی کام ان کے بس میں نہ ہو تو مدد کرو۔

۲۶ فروری ۲۰۲۱ء

متحدہ ہندوستان میں برطانوی راج سے قبل ہزاروں دینی مدارس قائم تھے جو محض اوقاف کے قوانین میں تبدیلی کی وجہ سے کسی مداخلت اور قبضہ کے بغیر بند ہو گئے تھے۔ اوقاف کے قوانین میں نئی تبدیلیوں کا اس حوالہ سے جائزہ لینا بھی ضروری ہے جو اربابِ فکر و دانش کی اہم ذمہ داری ہے۔

۲۷ فروری ۲۰۲۱ء

کسی بھی معاملہ میں رائے اس وقت تک کی میسر معلومات اور معروضی حالات کے دائرے میں قائم کی جاتی ہے جن کے بدل جانے سے رائے میں تبدیلی ناگزیر ہوتی ہے، اس لیے کوئی رائے حتمی فیصلے کے طور پر پیش کرنے سے گریز ہی کرنا چاہیے۔

۲۸ فروری ۲۰۲۱ء

جس نوجوان کو اپنی میز پر بیٹھے ہر زمانے ہر علاقے اور ہر نوع کی معلومات حاصل کرنے کی سہولت میسر ہے اسے یہ فتویٰ اپیل نہیں کرے گا کہ وہ انٹرنیٹ، ٹی وی اور اخبارات و جرائد سے دور رہے۔ اس کے لیے علماء کو خود محنت کر کے ان وسیع تر معلومات کے تناظر میں دینی راہنمائی کا اہتمام کرنا ہوگا۔

یکم مارچ ۲۰۲۱ء

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج اور سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (طبرانی) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گفتگو فرماتے مسکراہٹ آپ کے چہرے پر نظر آتی تھی (مسند احمد)

۲ مارچ ۲۰۲۱ء

نسل، زبان، علاقہ اور قومیت کا تفاخر دورِ جاہلیت کا امتیاز تھا اور اس بنیاد پر نہ صرف برتری جتائی جاتی تھی بلکہ غلبہ وتسلط قائم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جاہلی عصبیت کی علامات قرار دے کر ختم کیا اور اعلان فرمایا کہ شرافت اور برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہوگی۔

۳ مارچ ۲۰۲۱ء

قیامِ پاکستان کا بنیادی مقصد اسلامی تہذیب و ثقافت کا تحفظ تھا مگر اس مملکتِ خداداد کو مسلسل مغربی اور ہندووانہ تہذیبوں کی یلغار کا سامنا ہے جبکہ انٹرنیٹ کے ماحول میں قائم ہونے والے گلوبل ولیج میں متنوع قسم کے نظریات وافکار علماء واہلِ دانش سے نئی فکری صف بندی کا تقاضا کر رہے ہیں۔

۴ مارچ ۲۰۲۱ء

اجتہاد اور تعبیرِ شریعت کا اختیار ایک ایسے ادارے کے لیے طلب کرنے کا کیا مقصد ہے جس کی رکنیت کے لیے علمی و تجرباتی اہلیت تو کجا قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکنا بھی شرط نہیں ہے؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اتنی علمی اہلیت واستعداد کو شرط قرار دیا جائے جو اس مقصد کے لیے ناگزیر ہے۔

۵ مارچ ۲۰۲۱ء

قرآن کریم کوئی قصہ گوئی کی کتاب نہیں ہے کہ اس کا اتنا بڑا حصہ ماضی کے واقعات اور قصوں کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے، یہ سب کچھ ہمارے سبق کے لیے ہے کہ اپنے حال کی اصلاح اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے اس میں جو فکری بنیادیں فراہم کی گئی ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔

۶ مارچ ۲۰۲۱ء

اپنے بزرگوں کو یاد رکھنا اور ان کی خدمات وقربانیوں سے آنے والی نسلوں کو باخبر کرتے رہنا زندہ قوموں کا شعار ہے جو ان کے مستقبل کی بہتر صورت گری کی بنیاد بنتا ہے اور اس سے قوموں کے امتیازات کا تسلسل بھی قائم رہتا ہے۔

۷ مارچ ۲۰۲۱ء

مغربی اور اسلامی انقلاب میں فرق یہ ہے کہ جاہلیت کے دور میں عورت پر ہونے والے مظالم کا سدباب کر کے اسلام نے اسے انصاف اور حقوق سے بہرہ ور کیا لیکن خاندانی نظام کے ناگزیر تقاضوں کو روندنے کی بجائے مرد اور عورت دونوں کو فطری دائرے میں رکھتے ہوئے خاندانی نظام کا تحفظ بھی کیا۔

۸ مارچ ۲۰۲۱ء

دنیا کے وہ تمام انصاف پسند حلقے جو عوام کی نمائندگی، منتخب حکومت، پارلیمنٹ کی خود مختاری اور رائے عامہ کے احترام کی بات کرتے ہیں، وہ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں اور بین الاقوامی معاہدات کے نام پر اور جمہوریت کی آڑ میں قوموں کی خود مختاری کو پامال کرنے والوں کے خلاف کلمۂ حق بلند کریں۔

۹ مارچ ۲۰۲۱ء

نئی صدی کا مجموعی منظر یہ ہے کہ مسلمانوں کی عام صفوں میں دینی بیداری اور اپنے عقیدہ و تہذیب کے ساتھ وابستگی میں اضافہ ہو رہا ہے مگر مسلمان حکومتیں اپنی فدویانہ پالیسیوں کی وجہ سے ابھی تک نوآبادیاتی ماحول سے باہر نہیں نکل سکیں اور مرعوب و غلامانہ ذہنیت سے نجات نہیں پا سکیں۔

۱۰ مارچ ۲۰۲۱ء

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا بھی ہو تو تین دینار سے زیادہ ذخیرہ نہیں رکھوں گا سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں گا (بخاری) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ اگلے روز کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں رکھتے تھے سب اسی روز خرچ کر دیتے تھے (ترمذی)

۱۱ مارچ ۲۰۲۱ء

معیشت بھی دین کا ایک اہم شعبہ ہے، اسے دنیاداری قرار دے کر دین سے الگ تصور کرنا درست نہیں ہے، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیمات کا انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہونا ہی دین کی جامعیت کا صحیح مفہوم ہے اور علماء کرام کو اس پر خاص توجہ دینی چاہیے۔

۱۲ مارچ ۲۰۲۱ء

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے اسلوبِ خطابت اور شعر و شاعری کو دین کے دفاع و دعوت کا ذریعہ بنایا تھا، آج اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ آپؐ کی اس سنتِ مبارکہ کی پیروی کرتے ہوئے دین کے دفاع و اشاعت کے لیے گفتگو، محاورہ، مکالمہ اور ابلاغ کے دورِ حاضر کے اسلوب کو اختیار کیا جائے۔

۱۳ مارچ ۲۰۲۱ء

اللہ تعالیٰ کا تکوینی نظام ہے کہ وہ کسی ایک طاقت کو ہمیشہ اقتدار پر نہیں رہنے دیتا جسے قرآن کریم نے ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض سے تعبیر کیا ہے۔ ہمارے ہاں دو سو سال تک برطانیہ نے حکومت کی، پھر امریکہ بہادر سامنے آیا، اور اب قوت و طاقت کا پلڑا مشرق کی طرف جھکتا نظر آ رہا ہے۔

۱۴ مارچ ۲۰۲۱ء

ہماری وابستگی اسلام کے ساتھ شعوری و فکری سے کہیں زیادہ عقیدت و جذبات کی ہے، دینی کارکنوں سے میری گزارش ہوتی ہے کہ دنیا کے حالات کا مطالعہ کریں اور عالمِ اسلام کے خلاف سازشوں کا ادراک حاصل کریں، اور اپنا طرزِ عمل دنیوی نفع و نقصان کے ساتھ ساتھ اخروی کامیابی کے حوالے سے طے کریں۔

۱۵ مارچ ۲۰۲۱ء

کسی عقیدہ کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو اس سے زیادہ کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کہ قرآن کریم نے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات فرما دی ہے، اور نہ ہی اس بات سے غرض ہوتی تھی کہ وہ بات ہماری عقل و فہم کے دائرے میں آتی ہے یا نہیں یا ہمارے محسوسات و مشاہدات اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

۱۶ مارچ ۲۰۲۱ء

ایک دور تھا جب اردو زبان میں عربی اور فارسی الفاظ کی بہتات تھی کہ عربی ہماری دینی و تعلیمی اور فارسی دفتری و عدالتی زبان تھی۔ یہ صورت اب انگریزی زبان نے اختیار کر رکھی ہے اور وجہ وہی ہے

کہ انگریزی تعلیمی، دفتری اور عدالتی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی رابطہ کی زبان بھی ہے۔

۱۷ مارچ ۲۰۲۱ء

دستور کو چیلنج، ملکی وقار اور قومی ہیروز کا تمسخر، عدالت کی توہین اور قومی پرچم کی بے حرمتی کی کہیں بھی اجازت نہیں دی جاتی، ایک عام شہری کو بھی ہتکِ عزت کی تلافی کے لیے عدالت جانے کا حق ہوتا ہے، افسوس کہ انبیاءؑ جیسی مقدس شخصیات کے لیے ایسا کوئی قانون بین الاقوامی سطح پر موجود نہیں ہے۔

۱۸ مارچ ۲۰۲۱ء

مغرب کا المیہ یہ ہے کہ اس کے پاس آسمانی تعلیمات محفوظ و مستند حالت میں موجود نہیں ہیں، جو کسی حد تک موجود ہیں ان کی تعبیر و تشریح کی بنیاد دلیل واستدلال پر نہیں بلکہ پاپائی صوابدید (کیتھولک) یا پھر سوسائٹی کی اجتماعی خواہش (پروٹسٹنٹ) پر ہے، یعنی یا تو جمود ہے یا پھر بے لگام خواہشات۔

۱۹ مارچ ۲۰۲۱ء

اسلام نے مذہبی تعلیمات اور زندگی کے عملی تقاضوں کے درمیان ایسا حسین امتزاج قائم کر دیا ہے کہ کوئی معاملہ بھی عبادت کے دائرہ سے باہر نہیں ہے، حتیٰ کہ حلال ذرائع سے کمانا، شادی کرنا اور اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی اسلام کے نزدیک عبادت اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۲۰ مارچ ۲۰۲۱ء

مروجہ طریقِ انتخاب میں کسی حلقہ میں زیادہ امیدواروں کی صورت میں اکثریت کے ووٹ ہارنے والوں میں بٹ جاتے ہیں اور جیتنے والا عملاً اپنے حلقہ کی اقلیت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ مثلاً ۱۹۷۰ء کی حکمران پارٹی کو ۳۷ فیصد ووٹ ملے تھے، ۶۳ فیصد ووٹ حاصل کرنے والی جماعتیں چند نشستیں ہی جیت سکی تھیں۔

۲۱ مارچ ۲۰۲۱ء

شادی ایک مقدس بندھن ہے جو انسانی معاشرے کی فطری ضرورت اور رشتوں کے وجود و تعارف کی اساس ہے، اسی سے خاندانوں، قبیلوں اور قوموں کے ادارے تشکیل پاتے ہیں، آسمانی

تعلیمات میں اسے انبیاء کرامؑ کی سنت قرار دیا گیا ہے، مگر آج کی تہذیب نکاح اور خاندانی روایات کو مذاق بنانے پر تلی ہوئی ہے۔

۲۲ مارچ ۲۰۲۱ء

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صرف جنگی قوت حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس کی حد بھی بیان کی ہے کہ ترھبون به عدو الله وعدوكم (الانفال) دشمن پر مسلمانوں کا رعب قائم ہو یعنی مقابلہ میں طاقت کا توازن مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو۔

۲۳ مارچ ۲۰۲۱ء

برصغیر کی تحریکِ آزادی اور تحریکِ پاکستان میں علماء کا بنیادی کردار ایک تاریخی حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قائداعظم مرحوم نے پاکستان کا پرچم لہرانے کے لیے کراچی میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور ڈھاکہ میں مولانا ظفر علی عثمانیؒ سے کہا، جو اُن کی خدمات کا اعتراف تھا۔

۲۴ مارچ ۲۰۲۱ء

قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ عقیدت و محبت ہم مسلمانوں کا قیمتی اثاثہ ہے جو آج کی مادہ پرست دنیا کے لیے تعجب و پریشانی کا باعث بھی ہے، البتہ ہمیں صرف اس پر قناعت کرنے کی بجائے قرآن کریم اور سنتِ نبویؐ کو اپنی زندگی کا راہنما بنانا چاہیے کہ ان کا اصل مقصد یہی ہے۔

۲۵ مارچ ۲۰۲۱ء

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام اکثر خود کرتے تھے، کپڑے کو ٹانکا لگا لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، اور ذاتی خدمت کے کام خود کر لیتے (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خادموں سے پوچھتے رہتے تھے کہ تمہاری کوئی ضرورت تو نہیں، تمہیں کوئی کام تو نہیں؟ (مسند احمد)

۲۶ مارچ ۲۰۲۱ء

آج کا عالمی فلسفہ کہتا ہے کہ انسانی معاشرے کو باہر سے کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی

اخلاقیات اور جائز و ناجائز کی حدود طے کرنے میں خود ہی اتھارٹی ہے۔ جبکہ آسمانی تعلیمات بنیادی طور پر زندگی کے تمام شعبوں کو وحی الٰہی کی رہنمائی کا پابند بناتی ہیں۔

۲۷ مارچ ۲۰۲۱ء

انسان مدنی الطبع ہے کہ شہریت، اجتماعیت اور معاشرت یعنی مل جل کر رہنا انسان کی مجبوری و ضرورت بھی ہے اور عادت و خصلت بھی۔ اسلام تمدن اور سماج کا مذہب ہے جو ایک دوسرے کے لحاظ و احترام کی تلقین کے ساتھ حقوق و فرائض کی ایسی متوازن تقسیم کرتا ہے کہ اس سے بہتر تقسیم ممکن نہیں ہے۔

۲۸ مارچ ۲۰۲۱ء

حضرات صحابہ کرامؓ امتِ مسلمہ کے لیے بلاامتیاز معیارِ حق اور اسوہ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ نزولِ قرآن کریم کے عینی شاہد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و اعمال کے براہ راست راوی ہیں، ان کے عدل و وثوق پر غیر مشروط اعتماد ہی دین کے اصل مآخذ و روایات کے محفوظ و مامون ہونے کی بنیاد ہے۔

۲۹ مارچ ۲۰۲۱ء

امریکی جیلوں میں قبولِ اسلام کے واقعات اور مجرموں کے اسلامی تعلیمات کے ذریعے جرم سے اصلاح کا رجحان بہت پرانا ہے۔ سیاہ فام امریکی نومسلموں کے معروف لیڈر مالکم شہباز شہیدؒ نے بھی جیل میں اسلام قبول کیا تھا اور ان کے پیروکار امریکہ کے مختلف حصوں میں اسلامی سرگرمیوں کا اہم حصہ ہیں۔

۳۰ مارچ ۲۰۲۱ء

دنیا کی آبادی آٹھ ارب کے قریب پہنچ چکی ہے اور یہ سب کی سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ دعوت ہے، اس تک اسلام کی دعوت اور نبی کریمؐ کا تعارف و پیغام پہنچانا ہم مسلمانوں ہی کی ذمہ داری ہے، لیکن اس کا پہلا مرحلہ خود کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانے کا ہے جس کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔

۳۱ مارچ ۲۰۲۱ء

فلسطین میں برطانوی نوآبادیاتی دور سے اب تک کی ایک صدی کچھ اس طرح ہے (۱) اسرائیل کا قیام (۲) یہودی آبادکاری میں مسلسل توسیع (۳) شہری وانسانی حقوق سے فلسطینیوں کی محرومی (۴) عرب علاقوں پر اسرائیل کا قبضہ (۵) امتِ مسلمہ کو مختلف تزویری حربوں سے فلسطینیوں کی حمایت سے خاموش کرنے کا عمل۔

یکم اپریل ۲۰۲۱ء

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدار و حکومت کو فرائض اور ذمہ داریوں میں شمار کرتے ہوئے قدم قدم پر اس کی نزاکت اور سنگینی سے خبردار کیا ہے۔ اس کا منطقی نتیجہ احساسِ ذمہ داری اور خداخوفی کی صورت میں ظاہر ہوا اور لوگ اقتدار کی دوڑ میں شریک ہونے کی بجائے اس سے بچنے میں عافیت محسوس کرنے لگے۔

۲ اپریل ۲۰۲۱ء

دورِ جاہلیت میں رواج تھا کہ کوئی شخص قتل کردیا جاتا تو مقتول کے قبیلے والوں کا یہ حق ہوتا تھا کہ وہ قاتل کے قبیلے میں سے جس کو چاہیں ماردیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمایا کہ کسی شخص کو کسی دوسرے کے جرم کی سزا نہیں ملے گی، جو مجرم ہے صرف اسی کے ساتھ معاملہ ہوگا۔

۳ اپریل ۲۰۲۱ء

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے وجود و وحدانیت اور قدرت وصفات سے متعارف کرانے کے لیے دنیا و کائنات کے ماحول پر غور وفکر کی دعوت دیتا ہے کہ آسمان اور تارے دیکھو، بادل اور ان سے برستا پانی دیکھو، زمین کے خشک اور زرخیز ہونے کا عمل دیکھو، اور خود انسان کی پیدائش کے مراحل دیکھو، وغیرہ۔

۴ اپریل ۲۰۲۱ء

ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ جن اسلاف اور بزرگوں کا نام لے کر ہم دنیا میں اپنا تعارف کراتے ہیں

اور جن کی جدوجہد کے تسلسل کے ساتھ خود کو جوڑ کر عزت حاصل کرتے ہیں، ان کی حیات و خدمات اور جدوجہد سے ہمیں شناسائی حاصل نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کسی سطح پر ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

۵ اپریل ۲۰۲۱ء

فتنوں کی نشاندہی کرنا اور ان کے سدِباب کی طرف توجہ دلانا دین کا ایک مستقل شعبہ ہے اور ہمارے ہاں حجیتِ حدیث، تحفظِ ختمِ نبوت و ناموسِ صحابہؓ اور دیگر شعبوں میں محنت اسی شعبہ کی شاخیں ہیں، البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ذوق و جذبہ کے ساتھ ساتھ حکمت و مصلحت کے دائروں کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔

۷ اپریل ۲۰۲۱ء

جنگِ عظیم اول و دوم کے بعد ایشیا و افریقہ کے ممالک پر برطانیہ، فرانس، ہالینڈ اور پرتگال وغیرہ کی گرفت ڈھیلی پڑی تو خیال ہوا کہ اب ہم آزاد ہو کر اپنا مستقبل خود طے کر سکیں گے، لیکن پون صدی کے بعد کی صورتحال یہ ہے کہ غلامی کی ظاہری زنجیروں کی بجائے ریموٹ کنٹرول سسٹم نے ہمیں جکڑ رکھا ہے۔

۸ اپریل ۲۰۲۱ء

ہماری قومی اور معاشرتی خرابیوں کا حل قرآن کریم اور سنتِ نبویؐ کے ماحول کی طرف واپسی ہے لیکن وہ صرف بیانات اور خطابات کے ذریعے نہیں ہو گی بلکہ تمام ریاستی شعبوں مثلاً حکومت، انتظامیہ، عدلیہ، وکلاء، ڈاکٹر، تاجر، تعلیمی اداروں اور میڈیا وغیرہ کو اس کے لیے عملی کردار ادا کرنا ہو گا۔

۹ اپریل ۲۰۲۱ء

مسائل و مشکلات کے عملی حل سے پہلے ان کی فکری بنیادوں اور تہذیبی پس منظر کا واضح ہونا ضروری ہے، اور ایمان و عقیدہ کے رسوخ اور احکامِ شریعہ پر مخلصانہ عمل کے لیے دلی و ذہنی اطمینان کی ضرورت کو نظر انداز کر کے ہم نفاذِ اسلام کی جدوجہد میں مؤثر پیشرفت نہیں کر سکتے۔

۱۰ اپریل ۲۰۲۱ء

محبت ایک فطری جذبہ ہے، اسلام نے اس کی نفی نہیں کی بلکہ یہ اگر جائز حدود میں ہو تو اس کا احترام کیا ہے اور ایک مثبت رجحان کے طور پر اسے تسلیم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ارشاد نبویؐ ہے کہ ”دو محبت کرنے والوں کے مسئلہ کا نکاح جیسا کوئی حل نہیں دیکھا گیا“ (ابن ماجہ)

۱۱ اپریل ۲۰۲۱ء

انسانی معاشرے میں آزادئ رائے کا حق، عورت کی تعلیم وملکیت کا حق، عوام کا حکومت کی تشکیل کا حق، حکومت کے احتساب کا حق، اور سرکاری خزانے سے معاشی کفالت کا حق مغرب کی جدوجہد سے صدیوں پہلے اسلام نے متعارف کرا دیا تھا جو ایک فطری دین ہونے کے باعث ماضی کی طرح مستقبل کا نظامِ حیات بھی ہے۔

۱۲ اپریل ۲۰۲۱ء

دینی مدارس کا موجودہ نظام اس خطرہ کو دیکھتے ہوئے قائم ہوا تھا جو مغل سلطنت کے خاتمہ اور برطانیہ کے استعماری تسلط کے بعد ہمارے معاشرتی وتعلیمی ماحول میں پیدا ہو گیا تھا کہ نہ صرف مساجد ومکاتب کا مستقبل مخدوش ہو جائے گا بلکہ عام مسلمانوں کا دین کے ساتھ تعلق بھی باقی نہ رہ سکے گا۔

۱۳ اپریل ۲۰۲۱ء

رمضان المبارک کا تعارف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حوالے سے کرایا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم نے اسے نازل کیا (البقرہ) اور اس ماہِ مبارک میں قرآن کریم اس قدر پڑھا اور سنا جاتا ہے کہ شاید ہی کوئی وقت اس سے خالی رہتا ہو کیونکہ تراویح کا وقت سورج کی گردش کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔

۱۴ اپریل ۲۰۲۱ء

وقت اور ماحول بدلنے کے ساتھ خطابت کا معیار و اسلوب بھی بدل گیا ہے جس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، پون صدی قبل کی خطابت میں پُرشِکوہ الفاظ، مشکل تراکیب اور نادر محاوروں کی فراوانی تھی، لیکن آج اگر آپ آسان الفاظ، سہل تراکیب اور عام فہم محاوروں میں مختصر گفتگو کریں گے تو خطیب

شمار ہوں گے۔

۱۵ اپریل ۲۰۲۱ء

دنیا میں غربت اور ناداری کے بارے میں ایک نقطۂ نظر یہ ہے کہ آبادی بے تحاشا بڑھ رہی ہے اور دنیا کے موجود و میسر وسائل اس تیز رفتار اضافے کا ساتھ نہیں دے رہے جس سے عدمِ توازن پیدا ہوگیا ہے، اور آج کی عالمی قوتوں اور اداروں کی بین الاقوامی پالیسیوں کی بنیاد اسی سوچ پر ہے۔

۱۶ اپریل ۲۰۲۱ء

مفکرِ احرار چودھری افضل حق مرحوم نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران بدر اور فتح مکہ کے معرکے پیش آئے لیکن ہمارے زمانے میں رمضان کے آتے ہی اجتماعی سرگرمیاں معطل ہوجاتی ہیں اور کسی بھی ملّی یا قومی مہم کے بارے میں کہہ دیا جاتا ہے کہ اس سے روزے متاثر ہوتے ہیں یہ کام بعد میں کریں گے۔

۱۷ اپریل ۲۰۲۱ء

خلافتِ عثمانیہ کیا تھی، اس کا اندازہ اس بات سے کر لیں کہ جب مشرقی یورپ میں بوسنیا کے مسلمان گاجر مولی کی طرح کٹ رہے تھے تو محترمہ بے نظیر بھٹو مرحومہ نے ایک انٹرویو کے دوران یہ کہا کہ اب تو کوئی اوتومان ایمپائر (خلافتِ عثمانیہ) بھی نہیں ہے جس کے سامنے ہم اپنا رونا رو سکیں۔

۱۸ اپریل ۲۰۲۱ء

حکمرانوں کا یہ طرزِ عمل دستور و قانون کے ساتھ ساتھ عام انسانی اخلاقیات کے بھی منافی ہے کہ وہ عوامی تحریک اور احتجاج پر وقتی طور پر معاہدہ کر لیتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے بعد معاملہ ٹھنڈا پڑ جانے پر اسے یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، اور موجودہ صورتحال اسی کا ردعمل ہے۔

۱۹ اپریل ۲۰۲۱ء

مغربی فلسفہ کی ایک جھلک یہ ہے کہ امریکہ میں شراب نوشی اب سے پون صدی پہلے قانوناً جرم رہی ہے جس کی امریکی کانگریس نے سزا مقرر کر رکھی تھی، لیکن قانون نافذ کرنے والے ادارے جب اس قانون پر عملدرآمد کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو کانگریس نے شراب نوشی کو جرائم کی فہرست

سے ہی نکال دیا۔

۲۰ اپریل ۲۰۲۱ء

مسلم ممالک سے ایک تقاضہ یہ ہے کہ وہ اپنے نصابِ تعلیم سے ایسی تمام چیزیں خارج کر دیں جو مروّجہ عالمی کلچر میں مسلم معاشرہ کے ضم ہونے میں رکاوٹ ہیں، اور ان کا یہ ہدف ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو آج کے عالمی نظام کے تقاضوں کی روشنی میں نظر ثانی اور ترامیم کے کسی عمل سے گزارا جائے۔

۲۱ اپریل ۲۰۲۱ء

پاکستان کو الجزائر بنانے کی کوشش ناکام ہونے کے بعد مصر بنانے کی کوششیں مسلسل جاری ہیں مگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دینی مکاتبِ فکر اور ان کی قیادتوں کی باہمی وحدت و ہم آہنگی اور حکمت وایثار کے باعث دین دار عوام کو ریاستی اداروں سے ٹکرانے کی یہ مہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ناکام ہوگی۔

۲۲ اپریل ۲۰۲۱ء

رمضان المبارک قمری مہینہ ہے جو موسم بدلتا رہتا ہے، کبھی گرمیوں میں، کبھی بہار میں، کبھی سردیوں میں اور کبھی برسات میں آتا ہے۔ ماہِ رمضان تینتیس برسوں میں سارے موسموں کا چکر مکمل کر لیتا ہے اور اس طرح ایک مسلمان بالغ ہونے کے بعد طبعی عمر تک سال کے ہر موسم کے روزے رکھ لیتا ہے۔

۲۳ اپریل ۲۰۲۱ء

قرآن وسنت کے صریح اور منصوص مسائل میں کسی کی رائے کا دخل نہیں اور ہر حکومت انہیں بجا لانے کی پابند ہے، البتہ وہ مسائل جو عام لوگوں کے حقوق ومعاملات اور روز مرّہ پیش آمدہ امور سے متعلق ہیں ان کے بارے میں انہی کے مشورہ و رائے سے فیصلہ کرنا سنتِ نبویؐ بھی ہے اور سنتِ خلفائے راشدینؓ بھی۔

۲۴ اپریل ۲۰۲۱ء

مدینہ منورہ کے منافقین کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکیمانہ طرز عمل سے

ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جہاد صرف جنگ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حکمتِ عملی کے ساتھ دشمن کو ناکام بنا دینا بھی جہاد کہلاتا ہے اور "کلمہ گو کافروں" کے ساتھ کھلے کافروں والا طریقہ اختیار کرنا ضروری نہیں ہے۔

۲۵ اپریل ۲۰۲۱ء

دینی اقدار و روایات کا تحفظ، دنیا بھر کے مسلمانوں کی مدد و راہنمائی، حرمین شریفین کی قابلِ رشک و مسلسل خدمت، اور عالمِ اسلام میں قرآن کریم کی تلاوت کے عمدہ اُسلوب کا تعارف و فروغ سعودی عرب کی تاریخ کے نمایاں ابواب ہیں۔

۲۶ اپریل ۲۰۲۱ء

دعوت اور محبت آپس میں لازم و ملزوم ہیں کہ خیر خواہی اور ہمدردی نہ ہو تو ترغیب کا ماحول ہی نہیں بنتا، بگڑے ہوئے کو بگڑا ہوا کہہ کر اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو وہ مزید بگاڑ کی طرف جائے گا، اس لیے دعوت و تبلیغ کا پہلا مرحلہ محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہے۔

۲۷ اپریل ۲۰۲۱ء

دینی تعلیمی نظام و نصاب اور ان کے باعث کسی حد تک باقی رہنے والا اسلامی معاشرتی ماحول آج کی عالمی قوتوں کے لیے مسلسل دردِ سر بنا ہوا ہے اور وہ اسے ہر صورت میں ختم کرنے کے لیے زور لگا رہے ہیں، حالیہ اقدامات اسی سلسلہ کی ایک کڑی نظر آتے ہیں۔

۲۸ اپریل ۲۰۲۱ء

مولانا منیب الرحمٰن جیسی متوازن اور سنجیدہ علمی شخصیت کو فورتھ شیڈول میں ڈالنے کی کاروائی ملک بھر کے اہلِ علم کے لیے وارننگ ہوگی کہ انہیں اب کوئی بات اپنی رائے کے مطابق کہنے اور اس پر اسٹینڈ لینے کا حق نہیں رہا، یہ بھی شاید FATF کی ہدایات کا حصہ ہو!

۲۹ اپریل ۲۰۲۱ء

ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر زور سے کھینچی تو گردن پر نشان پڑ گیا۔ اس نے کہا یہ مال نہ آپ کا ہے نہ آپ کے باپ کا اس میں سے مجھے بھی دیں۔ فرمایا مال تو اللہ کا ہے لیکن پہلے اس

تکلیف کا بدلہ دو۔ اس نے کہا واللہ کوئی بدلہ نہیں دوں گا۔ آپؐ نے پھر بھی اسے دو اونٹ سامان سے لدے ہوئے دے دیے۔

۳۰ اپریل ۲۰۲۱ء

اخراجات کو حقیقی ضروریات کے دائرے میں محدود کرنے کا تصور ہمارے ہاں قدامت پسندی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے، اس لیے نمود و تعیش اور ضروریات کے درمیان فاصلے تیزی سے مٹتے جا رہے ہیں۔

یکم مئی ۲۰۲۱ء

اربابِ علم و دانش کا ایک نمایاں طبقہ ہر دور میں موجود رہا ہے اور اب بھی ہے جو اختلافی مسائل اور مذہبی تنازعات پر بحث کے دوران سنجیدگی اور متانت کا دامن ہاتھ نہیں چھوڑتے اور اسی وجہ سے ان کے علمی اور تحقیقی اندازِ گفتگو کے مثبت اثرات و نتائج بھی سامنے آتے ہیں۔

۲ مئی ۲۰۲۱ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ اعلان فرمایا تھا کہ کل امر الجاهلية موضوع تحت قدمی جاہلیت کی تمام قدریں آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ مگر آج جاہلیت کی وہ ساری قدریں ایک بار پھر کلچر، تمدن اور سولائزیشن کے عنوان کے ساتھ انسانی سماج کا حصہ بن گئی ہیں۔

۳ مئی ۲۰۲۱ء

آج کے بالادست نظامِ تجارت کی بنیاد مارکیٹ کی طلب پر ہے کہ لوگ نشہ آور مضرِ صحت اشیاء کا تقاضہ کر دیں تو وہ بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ جبکہ اسلام نے جائز و ناجائز اور حلال و حرام کا فیصلہ انسانی اخلاقیات، حقیقی ضروریات اور اُخروی نفع کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہے۔

۴ مئی ۲۰۲۱ء

پاکستان کا قیام ایک مثالی مسلم معاشرہ کی تشکیل کے لیے عمل میں لایا گیا تھا اور اس سلسلہ میں قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم سمیت بانیانِ پاکستان کے واضح اعلانات تاریخ کا انمٹ حصہ ہیں جن میں

قرآن وسنت کی بالادستی اور اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کو پاکستان کی منزل قرار دیا گیا ہے۔

۵ مئی ۲۰۲۱ء

ان حالات میں ہمارا سب سے پہلا فریضہ توبہ و استغفار کرتے ہوئے اپنی بداعمالیوں کا احساس اجاگر کرنے اور اپنی زندگیوں کو بدلنے کا ہے اور ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ کے ذریعے معاشرے میں دین کی طرف عمومی رجوع کا ماحول پیدا کرنے کا ہے۔

۶ مئی ۲۰۲۱ء

مغربی دانشور اسلام کو عرب تہذیب کی ترقی یافتہ شکل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عربوں کا نبی کہہ کر اسلام کا دائرہ محدود کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں، اس تناظر میں بیت المقدس کو عرب وعجم کے حوالہ سے پیش کرنا اسلام کی آفاقیت اور بیت المقدس کے ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کے تعلق و عقیدت کی نفی ہے۔

۷ مئی ۲۰۲۱ء

تبلیغی جماعت اسلام کی عمومی دعوت اور مسلمانوں کو اسلامی اعمال پر واپس لانے کی سب سے منظم اور وسیع عوامی جدوجہد ہے جو اقتدار کی کشمکش اور سیاست کے جھمیلوں سے الگ تھلگ رہتے ہوئے خاموشی اور تسلسل کے ساتھ اپنے کام میں مگن ہے۔

۸ مئی ۲۰۲۱ء

آج ہمارے پاس افرادی قوت موجود ہے، وسائل میسر ہیں، اور اربابِ فہم ودانش کی بھی کمی نہیں، پھر ہم کیوں سرگرداں ہیں اور ہمیں اپنا راستہ اور منزل کیوں دکھائی نہیں دیتے؟ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے رب ذوالجلال کے در پر سر جھکانے اور دین وملّت کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کی ادا بھلا دی ہے۔

۹ مئی ۲۰۲۱ء

اسلام نے کمائی کے ذرائع بھی محدود کیے ہیں کہ فلاں ذریعۂ آمدن جائز اور فلاں ناجائز ہے، اور خرچ کے مقامات بھی واضح کیے ہیں کہ فلاں جگہ خرچ کرنا جائز اور فلاں جگہ ناجائز ہے، اور یہی اسلامی

معیشت و تجارت کا بنیادی دائرہ ہے۔

۱۰ مئی ۲۰۲۱ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، جو نہ خود اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کے ظلم کے لیے تنہا چھوڑتا ہے (بخاری) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کا حکم ضرور دیتے رہنا، برائی سے ضرور منع کرتے رہنا، اور ظلم کرنے والے کو ظلم سے ضرور روکنا (ترمذی)

۱۱ مئی ۲۰۲۱ء

صحابہ کرامؓ کے حسنِ ذوق کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجتماعی و معاشرتی زندگی کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ نجی و ذاتی زندگی کی جزئیات بھی روایت کی ہیں جنہیں محدثین کرامؒ نے حدیث کے مستقل ابواب کی صورت میں جمع کر کے قیامت تک کے لیے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کا اہتمام کر دیا ہے۔

۱۲ مئی ۲۰۲۱ء

توبہ کی قبولیت کی ایک علامت بعض بزرگوں نے یہ بتائی ہے کہ اگر توبہ سے زندگی میں عملی تبدیلی آئی ہے تو یہ قبولیت کی نشانی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان المبارک ہمارے لیے حقیقی رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہو، توبہ و استغفار کا ذریعہ بنے، اور ہماری زندگیوں میں خوشگوار تبدیلی کا سبب بن جائے۔

۱۳ مئی ۲۰۲۱ء

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کل یوم لا یعصی اللہ فیہ عزوجل فھو لنا عید جو دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بغیر گزر جائے وہ ہمارے لیے عید کا دن ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ کا کہنا ہے "عیدِ آزاداں شکوہِ ملک و دیں" آزاد لوگوں کی عید ملک اور دین کے وقار و رعب میں ہے۔

۱۴ مئی ۲۰۲۱ء

گلوبلائزیشن، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے اس دور میں دنیا بھر کی ثقافتیں آپس میں مدغم اور عقائد

ونظریات گڈمڈ ہورہے ہیں، اس کے پیشِ نظر اگر فسق وبدعت اور شرک وکفر کے فیصلے روایتی فرقہ بندی کے دائروں کی بجائے مسلّمہ عقائد ونظریات کی بنیاد پر ہوں تو اس سے وحدتِ امت کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔

۱۶ مئی ۲۰۲۱ء

اقوامِ متحدہ کی طرف سے اسرائیل کی طے کردہ سرحدات اور ہیں، اس کے زیر قبضہ علاقے کی حدود کچھ اور دکھائی دیتی ہیں، کسی ضابطے کی پروا کیے بغیر پورے فلسطین میں دندناتے پھرنے سے اس کی سرحدوں کا نقشہ بالکل اور نظر آتا ہے، جبکہ ریکارڈ پر موجود ''عظیم تر اسرائیل'' کا نقشہ ان سب سے مختلف ہے۔

۱۷ مئی ۲۰۲۱ء

فلسطین میں یہودی آبادکاری کو روکنے کے لیے سلطان عبد الحمید عثمانی کا بے لچک رویہ عالمی سازشوں کا باعث بنا اور یہودیوں نے حکمتِ عملی تبدیل کرکے یورپی ممالک سے سازباز کی جس کے نتیجے میں سلطنتِ عثمانیہ کے حصے بخرے کیے گئے اور اس بندر بانٹ میں فلسطین کے ایک حصے پر اسرائیل قائم کیا گیا۔

۱۸ مئی ۲۰۲۱ء

مسلم دنیا میں جنم لینے والی ''انتہا پسندی'' کے اسباب میں جہاں مغرب کی سیاسی قیادت اور نام نہاد سیکولر دانش کا جانبدارانہ ومعاندانہ رویہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے، وہاں مسلم ممالک کے حکمران طبقات کا غیر سنجیدہ طرز عمل، مجرمانہ تغافل، اور مغرب کے سامنے فدویانہ رویہ بھی اس کا ایک بڑا سبب ہے۔

۲۰ مئی ۲۰۲۱ء

یہ اسرائیل کی دوستی اور امریکہ کی یہودی لابی کے اثرورسوخ کا نتیجہ ہے کہ خود امریکہ نے بھی عالمی سطح پر یہ موقف اپنا رکھا ہے کہ اسے اپنی حفاظت کی خاطر دنیا کے کسی بھی حصے میں نہ صرف مداخلت کا حق حاصل ہے بلکہ جہاں امریکی مفادات کو خطرہ محسوس ہو وہ پیشگی فوج کشی کا حق بھی رکھتا ہے۔

۲۲ مئی ۲۰۲۱ء

اسرائیل کے قیام سے پہلے مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینیؒ نے فتویٰ دیا تھا کہ یہودیوں کو زمین فروخت کرنا شرعًا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس بہانے اپنی آبادی بتدریج بڑھا کر اس حد تک لانا چاہتے تھے کہ بیت المقدس پر قبضہ کر سکیں، برصغیر کے اکابر علماء نے اس فتویٰ کی حمایت کی تھی۔

۲۳ مئی ۲۰۲۱ء

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کا ساتھ دینے اور ظالم کا ہاتھ پکڑ لینے کی تلقین فرمائی ہے مگر بعض دانشوروں کے خیال میں ظالم کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش ”حکمت“ کے خلاف ہے، فیا للعجب؟

۲۴ مئی ۲۰۲۱ء

بعض حوالوں سے دینی مدارس کے نئے وفاقوں کی ضرورت واہمیت کا ہمیں پوری طرح ادراک و احساس ہے مگر مسلّمہ وفاقوں کو غیر مؤثر کرنے کی قیمت پر نہیں، اور اس سلسلہ میں متحرک ”دوستوں“ سے عرض ہے کہ اپنے گھر کو آگ لگا کر دوسروں کو تماشہ دکھانا حکمت و دانش کی بات نہیں ہوتی۔

۲۵ مئی ۲۰۲۱ء

فلسطین ایک سو سال قبل خلافتِ عثمانیہ کا ایک صوبہ تھا، جنگِ عظیم اول میں جرمنی کے ساتھ خلافتِ عثمانیہ بھی شکست سے دوچار ہوئی تو اتحادی ممالک کے درمیان مفتوحہ علاقوں کی بندربانٹ کے نتیجے میں فلسطین برطانیہ کے حصے میں آیا جس نے یہودیوں کے ساتھ اسرائیل کے قیام کا اپنا وعدہ پورا کیا۔

۲۵ مئی ۲۰۲۱ء

قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے مطابق اسرائیل ایک ناجائز ریاست اور مسلمانوں کے دل میں خنجر کی طرح ہے، یہی ملّتِ اسلامیہ کی رائے عامہ کا اجتماعی موقف چلا آرہا ہے، لیکن اقوام متحدہ نے آدھے فلسطین کو بطور اسرائیل ریاست کے تسلیم کر رکھا ہے جس میں (البتہ) بیت المقدس کا علاقہ شامل نہیں ہے۔

۲۶ مئی ۲۰۲۱ء

نظریاتی ریاستوں میں حکومتی پالیسیوں کی بنیاد نظریہ اور دستور پر ہی رہتی ہے، جبکہ جمہوری ملکوں میں سرکاری پالیسیاں رائے عامہ یعنی عوام کے اکثریتی رجحان پر تشکیل پاتی ہیں۔ ہمیں اپنی موجودہ حکومتی پالیسیوں کی اساس چیک کرنا ہوگی کہ ان کی تشکیل اور نفاذ ان میں سے کس اصول پر ہو رہا ہے۔

۲۷ مئی ۲۰۲۱ء

سابق امریکی صدر جمی کارٹر اپنی کتاب "امریکہ کا اخلاقی بحران" میں لکھتے ہیں کہ جب امریکیوں سے پوچھا جائے کہ کیا ان کے نزدیک ہم جنس پرست مردوں اور عورتوں کا اپنی ہی صنف کے افراد کے ساتھ جنسی عمل کرنا قابلِ قبول ہے، تو اکثریت اثبات میں جواب دیتی ہے، اب سے دو عشرے قبل تک ایسا نہیں تھا۔

۲۸ مئی ۲۰۲۱ء

دنیا بھر کے انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور قبولِ اسلام کی دعوت دینے کے لیے جو کچھ ہمیں کرنا چاہیے، یا معروضی حالات میں جو کچھ ہو سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہم مسلمانوں سے اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہو پا رہا، اور جہاں کام ہو رہا ہے وہاں دعوتی تقاضوں سے زیادہ داخلی ترجیحات غالب ہیں۔

۲۹ مئی ۲۰۲۱ء

یہ امرِ واقعہ ہے کہ جس عقلِ عام (کامن سینس) کو عالمی معیار قرار دے کر دنیا سے منوانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ صرف مغرب کی معلومات و مشاہدات اور اس کے مدرکات و محسوسات کی نمائندگی کرتی ہے، اس کے تاریخی پس منظر اور تجربات کا ماحول باقی دنیا سے مطابقت نہیں رکھتا۔

۳۰ مئی ۲۰۲۱ء

پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ چار عشرے قبل قادیانی پس منظر میں کیا گیا تھا جب منتخب پارلیمنٹ نے بحث و تمحیص اور قادیانی راہنماؤں کو صفائی کا موقع دینے کے بعد مفکرِ پاکستان علامہ

محمد اقبالؒ کی اس تجویز کو دستوری حیثیت دی تھی کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ امت شمار کیا جائے۔

یکم جون ۲۰۲۱ء

قائداعظم کا ارشاد ہے کہ ”میں زمینداروں اور سرمایہ داروں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایک ایسے فتنہ انگیز ابلیسی نظام کی رو سے، جو انسان کو بدمست کر دیتا ہے کہ وہ کسی معقول بات کو سننے پر آمادہ نہیں ہوتا، عوام کے گاڑھے پسینے کی کمائی پر رنگ رلیاں مناتے ہیں“(سالانہ اجلاس مسلم لیگ ۱۹۴۳ء)

۲ جون ۲۰۲۱ء

پاکستان میں اسلامی قوانین کو مغربی فلسفہ و مزاج کے مطابق ڈھالنے کا کام تب سے جاری ہے جب سابق صدر ایوب خان مرحوم نے عائلی قوانین نافذ کیے تھے۔ البتہ حیلہ، دباؤ یا سازش کے ذریعے کوئی قانون منظور کروالینا اور بات ہے اور عام مسلمانوں کو اس قانون پر آمادہ کرنا اس سے بہت مختلف امر ہے۔

۴ جون ۲۰۲۱ء

پاکستان اور تاجکستان نے مشترکہ موقف اختیار کیا ہے کہ افغانستان سے امریکی انخلاء سے قبل سیاسی سمجھوتہ ضروری ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں ہے لیکن یہ سمجھوتہ افغانستان کی وحدت، قومی خودمختاری اور اسلامی شناخت کی قیمت پر قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

۵ جون ۲۰۲۱ء

ندوۃ العلماء لکھنؤ کے فاضل ڈاکٹر محمد اکرم ندوی نے تینتالیس جلدوں پر مشتمل تصنیف ”الوفاء باسماء النساء“ میں مسلم تاریخ کی دس ہزار خواتین کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے حدیثِ نبویؐ کے سلسلہ میں خدمت انجام دی ہے، اس سے مسلم تاریخ میں تعلیم و تعلّم کے حوالے سے خواتین کے کردار کا اندازہ ہوتا ہے۔

۵ جون ۲۰۲۱ء

علم انسان کا وہ امتیاز ہے جس نے انہیں فرشتوں پر فضیلت عطا کی اور استاذ وہ منصب ہے جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر اپنے تعارف کے طور پر پیش کیا کہ انما بعثت معلما میں

معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، جبکہ رسول اکرمؐ پر نازل ہونے والی پہلی وحی قرأت، قلم اور تعلیم کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

۶ جون ۲۰۲۱ء

جب قومی درد رکھنے والے سیاسی کارکنوں کی صلاحیتیں ملک و قوم کے مفاد میں صرف ہونے کی بجائے سیاسی گروہوں میں بٹ کر باہمی مسابقت پر برباد ہونے لگتی ہیں تو رائے عامہ منظم ہونے کی بجائے سیاسی جماعتوں کی گروہی انا کے باعث منتشر ہوتی چلی جاتی ہے۔

۷ جون ۲۰۲۱ء

تاتاریوں کے حملوں سے مسلم حکومتیں کمزور ہوئیں تو شام کے حکمران الملک الاشرف نے شیخ الاسلام عزالدین سے رجوع کیا، انہوں نے کہا کہ اہلکارانِ حکومت رنگ رلیوں میں مگن ہیں، ٹیکس بڑھتے جا رہے ہیں، شراب نوشی اور دیگر گناہ عام ہو رہے ہیں، اس وقت آپ کا سب سے افضل عمل ان گندگیوں کو دور کرنا ہے۔

۸ جون ۲۰۲۱ء

اقوام متحدہ میں اصل اتھارٹی سلامتی کونسل ہے کہ وہ قوموں، ملکوں اور افراد کا کون سا حق تسلیم کرے اور کس حق پر خطِ تنسیخ کھینچ دے۔ اس کے پانچ مستقل ارکان امریکہ، برطانیہ، چین، روس اور فرانس میں سے کوئی ایک بھی کسی قرارداد یا فیصلے کو ویٹو کر دے تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی۔

۹ جون ۲۰۲۱ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مختلف اقوام و اوطان اور رنگ و نسل کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل بین الاقوامی اجتماع میں کالے و گورے اور عربی و عجمی کے امتیازات ختم کرنے کا اعلان کر کے نسلِ انسانی کو عالمگیریت (Globalization) کے فطری اور دائمی اصولوں سے متعارف کرایا۔

۱۱ جون ۲۰۲۱ء

مسابقت و معاصرت یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ فطری ہے اور اسلام نے اس کا

مثبت رخ متعیّن کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں مسابقت کا میدان نیکیوں کا تھا۔ آج ہمارے ہاں بھی یہ جذبہ کارفرما ہے لیکن اس کا اظہار دولت واختیار، کاروبار ومکان، اور نسل وبرادری کے تفاخر کی صورت میں ہوتا ہے۔

۱۱ جون ۲۰۲۱ء

کچھ عرصہ سے آنکھوں میں تکلیف اور نظر کی کمزوری کے باعث لکھنے پڑھنے میں دشواری کا سامنا ہے، راولپنڈی کے معروف آئی اسپیشلسٹ میجر جنرل (ر) ڈاکٹر مظہر اسحاق نے گزشتہ روز معائنہ کے بعد مسلسل تین ماہ تک علاج اور اس کے بعد آپریشن کا امکان ظاہر کیا ہے، حباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

۱۲ جون ۲۰۲۱ء

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحیٔ الٰہی کی پیروی کو علم ونور اور اس کے مقابلے میں انسانی خواہشات کی پیروی کو جاہلیت قرار دیا ہے، مگر آج کی دنیا کا معاملہ اس سے بالکل الٹ ہے کہ آسمانی تعلیمات سے انحراف اور انسانی خواہشات کی پیروی کو روشن خیالی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

۱۴ جون ۲۰۲۱ء

دنیا بھر میں امریکہ کی سرگرمیاں اب زیادہ مخفی نہیں رہیں اور اس پر اسے جس طعن وتشنیع کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے، اس کے باوجود امریکی قیادت کا کہنا ہے کہ کسی مخالفت اور طعنہ زنی کی پرواکیے بغیر امریکہ اور امریکی قوم کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

۱۵ جون ۲۰۲۱ء

ایک شخص سرے سے کماتا ہی نہیں، دوسرا مشقت کر کے کمائی کرتا ہے لیکن اس کی حفاظت نہیں کر پاتا، ظاہر بات ہے کہ دوسرا شخص پہلے سے زیادہ گھاٹے میں ہے۔ یہ بات قرآن کریم نے نیکیوں کے بارے میں فرمائی ہے کہ نیکی وہ کام کی ہے جو آخرت کے حساب تک انسان کے ساتھ جائے۔

۱۶ جون ۲۰۲۱ء

اسلام نے مرد اور عورت کے میل جول کے ضابطے متعیّن کیے ہیں جنہیں ملحوظ رکھتے ہوئے مرد

کی طرح عورت بھی ملازمت، کاروبار اور کمائی کے دیگر جائز ذرائع اختیار کر سکتی ہے۔ البتہ فطرتِ سلیمہ نے جو امتیازات مرد اور عورت کے درمیان رکھے ہیں، مساوات کے نام پر ان کی نفی کرنا دانشمندی کی بات نہیں ہے۔

۱۷ جون ۲۰۲۱ء

وفاق المدارس العربیہ کا بھرپور انتخابی اجلاس اور قیادت کا تسلسل دینی حلقوں کے اعتماد کا اظہار ہے، اللہ رب العزت وفاق کو اپنے مقاصد اور پروگرام میں مسلسل پیشرفت اور کامیابیوں سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۱۸ جون ۲۰۲۱ء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت دی تو پہلا ردعمل تحقیر واستہزاء اور طعن واعتراض کا تھا، اس سے دعوتِ دین کا راستہ نہ رکا تو حضورؐ اور اصحابؓ کو ایک عشرہ کرب واذیت کا سامنا کرنا پڑا، اس میں بھی ناکامی ہوئی تو سودے بازی کا حربہ سامنے آیا جسے قرآن کریم نے ودوا لو تدھن فیدھنون سے تعبیر کیا ہے۔

۱۹ جون ۲۰۲۱ء

لاہور میں ایک بچے کے ساتھ استاذ کی زیادتی اور قلعہ دیدار سنگھ میں ایک استاذ کی بھتیجی کے ساتھ ہونے والی درندگی، دونوں انسانیت کی تذلیل اور انسانی کردار کی ناکامی کے واقعات ہیں جن پر ہمیں قومی سطح پر شرمندہ ہونے اور اپنے تربیتی نظام کا از سرِ نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

۲۰ جون ۲۰۲۱ء

انبیاء کرام علیہم السلام انسانی معاشرہ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت زندگی بسر کرنے کی دعوت دیتے آتے رہے اور قرآن کریم کے ارشادات کے مطابق انہوں نے صرف عقیدہ اور عبادت کی بات نہیں کی بلکہ اس کے ساتھ انسانی سماج کے مسائل کا حل پیش کیا اور اجتماعی خرابیوں کی اصلاح بھی کی۔

۲۱ جون ۲۰۲۱ء

انسانی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ سرے سے خدا اور مذہب کا قائل ہی نہیں ہے، ان لوگوں کا

خیال ہے کہ یہ دنیا ہی سب کچھ ہے، اس سے پہلے اور بعد میں اور کوئی جہان نہیں ہے، موت جاندار کو معدوم کر دیتی ہے جس کے بعد نہ کوئی زندگی ہے اور نہ کوئی سزا و جزا کا نظام موجود ہے۔

۲۲ جون ۲۰۲۱ء

یہ بات مضحکہ خیز ہے کہ دینی مدارس دین کے علاوہ اور شعبوں کی تعلیم نہیں دیتے اس لیے وہ قومی دھارے سے الگ ہیں، اس منطق کے مطابق تو میڈیکل، انجینئرنگ اور لاء وغیرہ کی تعلیم دینے والے ادارے بھی قومی دھارے سے خارج قرار پائیں گے کہ وہ دیگر قومی شعبوں کی تعلیم اپنے ذمے نہیں لیتے۔

۲۳ جون ۲۰۲۱ء

اہلِ سنت، اہلِ تشیع، معتزلہ، جبریہ، قدریہ، مرجئہ اور خوارج وغیرہ میں سے اہلِ سنت اور اہلِ تشیع اب تک اپنے پورے تعارف کے ساتھ موجود چلے آ رہے ہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ کی بنیاد دو اصولوں پر ہے (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینیات کی کیا تعلیم دی؟ (۲) صحابہ کرامؓ نے اجتماعی طور پر اسے کیسے سمجھا؟

۲۴ جون ۲۰۲۱ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتماعی کفالت کا ایسا نظام متعارف کرایا کہ کسی مستحق کی ضرورت رکتی نہیں تھی اور یہ بعد میں بیت المال کے عنوان سے سرکاری محکمہ کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ آج بھی یہ نظم اپنی اصل روح کے ساتھ واپس آجائے تو انشورنس کے کسی سسٹم کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

۲۵ جون ۲۰۲۱ء

ایک طرف نام نہاد روشن خیالی کا سامنا ہے جس کا مقصد مسلمانوں میں مغربی معاشرت و ثقافت کا ماحول پیدا کرنا ہے، اور دوسری طرف اس تنگ نظری کے کانٹوں نے بھی ملتِ اسلامیہ کے دامن کو الجھا رکھا ہے جس کا نتیجہ بات بات پر تکفیر و تفسیق کے فتووں کے سبب باہمی فساد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

۲۶ جون ۲۰۲۱ء

اسلامی بینکاری کی مروّجہ صورت کو سودی نظامِ معیشت کی دلدل سے نکلنے کا ایک راستہ اور اصلاحِ احوال کی بتدریج محنت کا ایک ضروری مرحلہ تصور کیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ دلدل سے نکلنے کے لیے بہرحال اسی میں سے گزرنا ہوتا ہے، چنانچہ اسے مثالی صورت اور آخری منزل سمجھنا درست نہ ہوگا۔

۲۷ جون ۲۰۲۱ء

برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت و محصولات کے نظام میں شرکت کے ذریعے، اور فلسطین میں یہودیوں نے زمینوں کی وسیع پیمانے پر خریداری کے ذریعے سے قبضہ کی راہ ہموار کی تھی۔ اس حوالہ سے پاکستان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کی سرگرمیوں اور اثر و رسوخ کے بارے میں ایک عوامی آگاہی مہم کی ضرورت ہے۔

۲۸ جون ۲۰۲۱ء

اگر سعودی عرب کے ملکی نظم و نسق میں عوام کو شریک کرنے اور عوامی نمائندوں کے چناؤ کا کوئی نظام بنایا جاتا ہے تو یہ اسلامی اصولوں سے انحراف نہیں ہوگا بلکہ ان اعلیٰ اصولوں اور اقدار کی طرف واپسی کا عمل ہوگا جس کی وضاحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری خطبۂ جمعہ میں فرمائی تھی۔

۲۹ جون ۲۰۲۱ء

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی شاگرد اور علمی جانشین عمرہ بنت عبد الرحمٰنؒ اپنے وقت کی بڑی محدثہ اور فقیہہ تھیں، ان کے بھتیجے ابوبکر بن قاسمؒ مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ امام مالکؒ نے مؤطا میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمرہؒ اپنے بھتیجے کے فتووں اور اجتہادات میں غلطیوں کی نشاندہی کیا کرتی تھیں۔

۳۰ جون ۲۰۲۱ء

آج کے ہتھیار علم، دلیل اور عوامی آگاہی ہیں۔ دینی رہنماؤں کو ان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مطالعہ و تحقیق کا ذوق بڑھانا ہوگا اور رائے عامہ کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے روایتی ڈگر سے ہٹ کر وسیع تر عوامی تعلقات کا ماحول قائم کرنا ہوگا۔

یکم جولائی ۲۰۲۱ء

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندرؒ تعلیمی و تحریکی محاذوں پر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی جدوجہد کے امین تھے، زندگی بھر علومِ اسلامیہ کی ترویج اور دینی روایات کے تحفظ کے لیے محنت کی، عالمِ اسلام کی ممتاز علمی شخصیات میں سے تھے اور ہماری دینی تاریخ کے ایک روشن باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۲ جولائی ۲۰۲۱ء

قانون کی بالادستی کا تحفظ، امن و امان کا قیام، اور امورِ نظم ونسق کی انجام دہی ملکی انتظامیہ کے فرائض میں شامل ہے، ان ذمہ داریوں کی درست ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ وہ سیاسی وفاداریوں سے لاتعلق ہوکر اپنے کام سے کام رکھے اور خلافِ قانون واقعات پر بلا جھجک اقدامات کرے۔

۳ جولائی ۲۰۲۱ء

بانیانِ پاکستان نے جب مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا مطالبہ کیا تو اس کی فکری بنیاد انہی کے اجماعی عقائد ورجحانات پر طے شدہ تھی، ایسا نہیں تھا کہ وہ اسلام کی تعبیر وتشریح کے لیے ان کے عمومی رجحانات و مسلّمات سے ہٹ کر کوئی نئی سوچ ان پر مسلط کرنے کے درپے تھے۔

۵ جولائی ۲۰۲۱ء

سائنس کی بدولت زندگی کا معیار بہتر سے بہتر ہوتا جا رہا ہے اور قدم قدم پر سہولتیں میسر آرہی ہیں، جبکہ اس کا خاص پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے انجانی دنیا میں چھپی قوتیں اور صلاحیتیں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہیں جس سے اللہ رب العزت کی ذات اور قدرتوں پر ہمارا یقین بڑھتا رہتا ہے۔

۹ جولائی ۲۰۲۱ء

بجٹ کا اصل مقصد آمدن اور اخراجات میں توازن قائم کرنا ہے کہ قومی و حکومتی اخراجات کے لیے میسر آمدنی کا جائزہ لے متوقع کمی کو پورا کرنے کا بروقت انتظام کر لیا جائے۔ ہمارے ہاں بجٹ میں دوسرا پہلو غالب ہوتا ہے اور اصل مقصد کہ آمدنی اور اخراجات میں توازن قائم کیا جائے ہمیشہ مفقود رہتا ہے۔

۱۱ جولائی ۲۰۲۱ء

وائٹ ہاؤس کے ترجمان کا یہ کہنا کہ بیس سالہ افغان جنگ میں امریکہ عسکری فتح حاصل نہیں کر سکا، قرآن کریم کے اس ارشاد کا تازہ ترین اظہار ہے کم من فئة قليلة غلبت فئةً كثيرةً باذن الله (البقرہ ۲۴۹)

۱۲ جولائی ۲۰۲۱ء

پاکستان نے ایٹمی طاقت بن کر عالمِ اسلام کی قیادت کی طرف ایک عملی قدم بڑھایا تھا، لیکن قیادت صرف قوت کا نام نہیں ہے، اس کی اصل اساس علم اور اخلاق پر ہوتی ہے، جب تک ہم علم و تحقیق اور اخلاقیات کے تقاضے پورا نہیں کرتے صرف ایٹمی قوت کے بل بوتے پر برتری کا محض خواب ہی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۴ جولائی ۲۰۲۱ء

داعی کا کام یہ ہے کہ مخاطب کو مخالف سمجھ کر گفتگو کا آغاز نہ کرے بلکہ اسے یہ احساس دلائے کہ وہ اس کا ہمدرد ہے، اس کی تمام تر کمزوریوں سے آنکھیں بند کرتے ہوئے خیر خواہی کے لہجے میں اسے قریب لانے کی کوشش کرے، اور دنیا کے کسی بھی طبقے یا فرد کو اپنی تگ و تاز کے دائرے سے باہر نہ سمجھے۔

۱۶ جولائی ۲۰۲۱ء

پاکستان میں گزشتہ تہتر سال سے اسلام اور جمہوریت کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پیشِ نظر، یہ تجویز کہ پاکستان کے علماء کرام افغان طالبان کی سیاسی و علمی رہنمائی کریں، ایک ملّی ضرورت ہونے کے باوجود کچھ زیادہ قابلِ عمل نظر نہیں آتی۔

۱۸ جولائی ۲۰۲۱ء

اللہ تعالیٰ نے عربوں کو تیل اور سونے کی صورت میں جس دولت سے مالامال کیا اگر یہ ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی اور ملّی مفاد میں استعمال ہوتی تو اس کا میدان سائنس و ٹیکنالوجی، دفاع و معیشت، اور تعلیم و تحقیق تھا مگر افسوس کہ عربوں کی دولت نے مسلمانوں سے کہیں زیادہ غیروں کو فائدہ پہنچایا۔

۲۰ جولائی ۲۰۲۱ء

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا ارشادِ گرامی ہے کُل یوم لا یعصی اللہ فیہ فھو لنا عید جس روز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزَد نہ ہو وہ ہمارے لیے عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ ایسی عید بار بار نصیب فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۲۳ جولائی ۲۰۲۱ء

ریاستی واجتماعی امور پر صرف سوسائٹی کا اختیار ہونا چاہیے اور لوگوں کی اکثریت کسی معاملہ میں جو فیصلہ کردے اسے حرفِ آخر تسلیم کیا جائے، اس فلسفہ کا نام سیکولرازم ہے جو دنیا کی اکثر حکومتوں کے دساتیر کی بنیاد ہے بلکہ اقوام متحدہ کے قواعد اور فیصلوں کی پشت پر بھی اسی کی کارفرمائی ہے۔

۲۶ جولائی ۲۰۲۱ء

حضرت یوسف بنوریؒ نے نصابِ تعلیم میں تین طرح کی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے ① تخفیف: ایک ہی موضوع پر ڈھیروں کی بجائے کم سے کم کتب پڑھائی جائیں ② تیسیر: غیر متعلقہ مباحث میں الجھانے کی بجائے نفسِ مضمون کی تفہیم دی جائے ③ ترمیم: غیر ضروری مضامین کی جگہ جدید و مفید علوم شامل کیے جائیں۔

۲۷ جولائی ۲۰۲۱ء

ہائر ایجوکیشن کمیشن کا یہ مبینہ اعلان کہ اب ایم اے کی ڈگری قابلِ قبول نہیں ہوگی اور اس کی بجائے بی ایس سی کا نظام نافذ العمل ہوگا، اس حوالہ سے دینی مدارس کے وفاقوں کی اسناد کا مسئلہ فوری طور پر قابلِ توجہ ہے اور اس کا کوئی قابلِ عمل حل سامنے آنا ضروری ہے۔

۳۰ جولائی ۲۰۲۱ء

دینی جدوجہد کا سب سے بڑا تقاضہ یہ ہے کہ عوام کے ساتھ ساتھ تحریکی کارکنوں میں بھی دینی علم و شعور اور معاشرتی ادراک واحساس کا ماحول پیدا کیا جائے، ورنہ بے خبری اور سطحی ماحول میں جدوجہد فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

یکم اگست ۲۰۲۱ء

حرمین شریفین کی رونقوں اور جزیرۃ العرب کے عقیدہ وثقافت کے حوالہ سے جو سوالات سامنے آرہے ہیں وہ صرف سعودی عرب اور عربوں کا معاملہ نہیں بلکہ ملتِ اسلامیہ کا اجتماعی مسئلہ ہے، اکابر علماء کرام اور اہلِ فکر و دانش کو اس صورتحال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینا ہوگا۔

۱۳ اگست ۲۰۲۱ء

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ کے درمیان مسائل میں اختلاف نہ ہوتا تو یہ بات مجھے اچھی نہ لگتی کیونکہ اس طرح امت ہر مسئلہ میں ایک لگے بندھے راستے پر چلنے کی پابند ہو جاتی۔

۱۶ اگست ۲۰۲۱ء

بعض مغربی اور عالمی حلقوں کے بقول افغانستان میں بزور طاقت قبضہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ بعض ممالک میں مسلح افواج حکومت پر طاقت کے ذریعے قبضہ کر کے ریفرنڈم کے ذریعے عوامی حمایت حاصل کرتی ہیں جسے تسلیم کر لیا جاتا ہے، یہ اصول افغانستان کے لیے کیوں قابلِ قبول نہیں ہے؟

۱۸ اگست ۲۰۲۱ء

مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا فضل الرحمٰن ملک کی محترم ترین شخصیات میں سے ہیں، ان کے بارے میں بعض سرکاری لوگوں کی زبان اور لب ولہجہ قرآنِ کریم کی اس آیت کریمہ کا مصداق نظر آتا ہے افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ (النمل) ایسے حکمران فساد پھیلاتے ہیں اور معزز لوگوں کی تذلیل کرتے ہیں۔

۱۹ اگست ۲۰۲۱ء

سلامتی کونسل افغانستان میں وہی کھیل دہرانا چاہتی ہے جو وہ گذشتہ سات عشروں سے فلسطین اور کشمیر میں کھیل رہی ہے، اس ماحول میں مسلم حکمرانوں کے لیے بارگاہِ ایزدی میں ہدایت کی دعا ہی کی جا سکتی ہے، اللھم ربنا آمین۔

۱۰ اگست ۲۰۲۱ء

شکر گزاری اور ناشکری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک ضابطہ یہ بیان فرمایا ہے کہ جو نعمتیں خود انسانوں کی فرمائش پر انہیں دی جاتی ہیں ان کی ناشکری پر زیادہ سخت عذاب ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے پاکستان جیسی عظیم نعمت اللہ تعالیٰ سے مانگ کر لی تھی۔

۱۳ اگست ۲۰۲۱ء

عالمی حلقے اگر افغان عوام کے ساتھ مخلص ہیں تو زمینی حقائق کو تسلیم کریں اور افغانستان کی وحدت، قومی خود مختاری اور تہذیبی شناخت کا احترام کرتے ہوئے ویتنام، کوریا اور جرمنی کی تقسیم والا ڈرامہ دہرانے سے باز رہیں۔

۱۴ اگست ۲۰۲۱ء

میں نے اٹلانٹا کا وہ میدان دیکھا ہے جہاں امریکی خانہ جنگی کے دوران جنوب کی ”کنفڈریٹ اسٹیٹس آف امریکہ“ نے شمال کی ”یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ“ کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے جس کے بعد امریکہ کے متحد ہونے کی راہ ہموار ہوئی تھی، آج افغانستان میں وہی ہونے جا رہا ہے تو امریکہ کو پریشانی کیوں ہے؟

۱۶ اگست ۲۰۲۱ء

افغان طالبان کے نمائندہ سہیل شاہین کا یہ کہنا افغانستان کے روشن مستقبل کی نوید ہے کہ ”ہم آئندہ حکومتی نظام میں تمام افغان طبقات کی شرکت کو یقینی بنائیں گے“۔ افغانستان کی وحدت، قومی ہم آہنگی اور عقیدہ و ثقافت ہی افغان قوم کے روشن مستقبل کا عنوان ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کریں، آمین۔

۱۷ اگست ۲۰۲۱ء

نبی اکرمؐ نے ”ریاستِ مدینہ“ علاقے پر قبضہ کر کے قائم نہیں کی تھی بلکہ اس کی بنیاد ”میثاقِ مدینہ“ کے نام سے مختلف قبائل و مذاہب کے درمیان ایک معاہدہ پر تھی، اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت بھی اجتماعی رائے سے تشکیل پائی تھی، اسلامی ریاست و حکومت کے قیام میں اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۲۰ اگست ۲۰۲۱ء

نبی اکرمؐ کا فرمان ہے علماء امتی کأنبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کرامؑ کی طرح ہیں۔ اور فرمایا کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء بنی اسرائیل میں سیاسی قیادت انبیاءؑ کیا کرتے تھے، چنانچہ علماء ہر دور میں راہنمائی وقیادت کے فرائض سرانجام دیتے آرہے ہیں۔

۱۲۱ اگست ۲۰۲۱ء

جنگِ عظیم اول کے بعد برطانیہ اور اتحادی فوجوں نے قوم پرست ترک لیڈروں کو ان شرائط پر حکمران تسلیم کیا کہ وہ ترکی کی حدود میں رہیں گے، خلافت ختم کر دیں گے، ملک میں نافذ اسلامی قوانین منسوخ کر دیں گے، اور ضمانت دیں گے کہ آئندہ نہ اسلامی قوانین نافذ کریں گے اور نہ خلافت بحال کریں گے۔

۱۲۲ اگست ۲۰۲۱ء

اگر امارتِ اسلامیہ افغانستان مغربی جمہوریت کی بجائے اسلامی شورائیت کا نظام رائج کرنا چاہتی ہے تو یہ اس کا حق ہے اور اسے اس کا موقع ملنا چاہیے۔ مغرب کا صرف اپنے نظام پر اصرار نظاموں میں آزادانہ مقابلہ کے اصول سے انحراف اور سوسائٹی کے ساتھ ناانصافی ہے۔

۱۲۳ اگست ۲۰۲۱ء

جنوبی ایشیا میں اسلامی شرعی قوانین تاجِ برطانیہ نے ۱۸۵۷ء کے قبضہ کے بعد منسوخ کیے تھے، جبکہ ترکی کو خلافت و شریعت سے یورپی اتحاد نے فوجی مداخلت کے ذریعے ۱۹۲۴ء میں محروم کیا تھا۔ اس لیے یہ کہنا خلافِ واقعہ ہے کہ امتِ مُسلمہ شرعی قوانین سے خود دستبردار ہو گئی تھی۔

۱۲۴ اگست ۲۰۲۱ء

امریکی اتحاد اپنی بنائی ہوئی افغان فوج کو امارتِ اسلامی افغانستان کے خلاف لڑانے کے منصوبہ میں ناکامی کے بعد اب شمال اور جنوب کا قضیہ دوبارہ کھڑا کرنے پر تُل گیا ہے، اللہ تعالیٰ افغانستان کی وحدت، سلامتی اور امن کی حفاظت فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۱۲۵ اگست ۲۰۲۱ء

اسلام وکالت کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے اور حدیث وفقہ کی بیشتر کتابوں میں "کتاب الوکالۃ" کے نام سے مستقل ابواب ہیں جن میں زندگی کے مختلف شعبوں میں وکالت اور نمائندگی کے قوانین وضوابط وضع کیے گئے ہیں، البتہ وکالت کے مروّجہ نظام کی بنیاد اسلام کی بجائے نوآبادیاتی عدالتی ڈھانچہ پر ہے۔

۱۲۶ اگست ۲۰۲۱ء

مسئلہ کشمیر ایک زندہ تنازع ہے، اس کا جو حل بھی کشمیری عوام کی خواہشات اور مسلّمہ حقوق کے مطابق ہوگا اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ آزادی اور انسانیت کا نام لینے والی تمام اقوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ مفادات وتعصبات سے بالاتر ہو کر کشمیریوں کو ان کا جائز حق دلانے کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

۱۲۷ اگست ۲۰۲۱ء

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے خلافتِ عثمانیہ کے مرکز ترکی میں سیکولرازم کے غلبہ کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ذکر کیا ہے کہ علماء اور صوفیاء کی گروہی مصروفیات نے ان کے اوقات اور توجہات کو اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ ملک وملّت کے اجتماعی مسائل پر غور کرنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں بچا تھا۔

۱۲۸ اگست ۲۰۲۱ء

امریکہ بہادر نے دوسری جنگِ عظیم کے بعد "عالمی پولیس مین" کا کردار سنبھالا تھا تب سے مغرب کے استعماری ایجنڈے کی قیادت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اس نے تائیوان، کوریا، جاپان، ویتنام، افغانستان، عراق، شام، فلسطین، بوسنیا، صومالیہ اور دیگر خطوں میں جو کردار ادا کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

۱۲۹ اگست ۲۰۲۱ء

جب سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد نیٹو کے سیکرٹری جنرل سے پوچھا گیا کہ نیٹو کا قیام ہی سوویت

یونین کے خلاف عمل میں لایا گیا تھا تو اب سوویت یونین کے عالمی منظر سے ہٹ جانے کے بعد اسے باقی رکھنے کا کیا جواز رہ گیا ہے؟ تو انہوں نے بے ساختہ کہہ دیا تھا کہ "ابھی اسلام باقی ہے"۔

۳۰ اگست ۲۰۲۱ء

ہماری غلامی کا آغاز ایسٹ انڈیا کمپنی کے اثر و نفوذ کے ذریعے ہوا تھا جو جنوبی ایشیا پر برطانوی استعمار کے تسلط تک جا پہنچا ' آج پھر مغرب و مشرق کی ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہیں اور ہم عالمی معاہدات اور اداروں کے ذریعے قائم ہونے والے بیرونی تسلط کے ایک نئے دور سے گزر رہے ہیں۔

۳۱ اگست ۲۰۲۱ء

انگریزی اور کمپیوٹنگ میں مہارت، لابنگ اور بریفنگ کی صلاحیت، مغربی فکر و فلسفہ سے آگاہی، دنیا کی معروضی صورتحال سے واقفیت، مستقبل کی علمی و فکری ضروریات کا ادراک، اور دیگر حوالوں سے دینی مدارس کے نصاب و نظام میں ضروری اضافوں کے ہم خود داعی ہیں لیکن ان کے دینی و تعلیمی کردار کی قیمت پر نہیں۔

۲ ستمبر ۲۰۲۱ء

اسلام کا آفاقی پیغام دنیا تک پہنچانے کے دو راستے ہیں: ایک یہ کہ زبان، قلم اور ابلاغ کے ذریعہ سے لوگوں کو اسلام اور اس کی تعلیمات سے متعارف کرایا جائے، اور دوسرا یہ کہ اسلامی معاشرت کا ایسا عملی ماحول اور نمونہ پیش کیا جائے جسے دیکھ کر لوگ متاثر ہوں اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں۔

۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

قرآنِ کریم نے اپنا دوسرا نام "الفرقان" بتایا ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "الفاروق" کے لقب سے معروف ہیں، دونوں کا معنیٰ حق و باطل میں فرق کرنے والا بنتا ہے، قرآنِ کریم کے حوالے سے حضرت عمر فاروقؓ کا زندگی بھر کا طرزِ عمل اس لفظی مناسبت کی گواہی دیتا ہے۔

۵ ستمبر ۲۰۲۱ء

آزادی کا سب سے پہلا تقاضہ پاکستان کی تکمیل ہے: (۱) نظریاتی و تہذیبی تکمیل کہ جب قرآن و

سنت کی تعلیمات کی عملداری قائم ہوگی (۲) جغرافیائی و علاقائی تکمیل کہ جب کشمیریوں کو استصوابِ رائے کا حق ملے گا (۳) معاشی و معاشرتی تکمیل کہ جب عالمی اداروں کے تسلط اور سودی نظام سے نجات ملے گی۔

۷ ستمبر ۲۰۲۱ء

آرمی چیف محترم کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ "پاکستان کی بقا اور استحکام جمہوریت میں ہے"۔ مگر جمہوریت لارڈ ماؤنٹ بیٹن والی نہیں بلکہ ان سے پاکستان کا چارج لینے والے قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کی جنہوں نے قران و سنت اور مسلم تہذیب و ثقافت کو اپنی جمہوریت کی اساس قرار دیا تھا۔

۸ ستمبر ۲۰۲۱ء

امارتِ اسلامی افغانستان نے حکومت کا اعلان کر دیا ہے جو شخصی، خاندانی یا جمہوری نہیں بلکہ روس اور چین طرز کی پارٹی حکومت نظر آتی ہے جنہیں عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے، چنانچہ دنیا کو طالبان کی حکومت تسلیم کرنے میں بھی کوئی جھجھک نہیں ہونی چاہیے۔

۱۱ ستمبر ۲۰۲۱ء

وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی نے فرمایا ہے کہ "طالبان دنیا کی توقعات پر پورا اتریں"۔ ہم بھی ان کی تائید کرتے ہیں لیکن عقیدہ و ثقافت اور قومی روایات سے دستبرداری بھی اگر دنیا کی توقعات کا حصہ ہے تو اس کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔

۱۲ ستمبر ۲۰۲۱ء

فزت و رب الکعبۃ فرماتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حضور پیش ہوئے تو آپؐ کی تعلیمات صرف ہدایات و فرمودات پر مبنی نہیں تھیں بلکہ ان کے مطابق ایک نو تشکیل شدہ سماجی ڈھانچہ دنیا کے سامنے موجود تھا جسے آپؐ کی تربیت یافتہ جماعتؓ نے ایک صدی کے اندر دنیا کے تین براعظموں تک پھیلا دیا۔

۱۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

مغرب افغان قوم پر اپنا نظام و فلسفہ اور تہذیب و ثقافت بذریعہ جبر اور دباؤ مسلط کرنے کی بجائے

اسلامی شورائی نظام کو آزادانہ فضا میں کام کرنے دے تو یہ آج کے دور میں انسانی سماج کے لیے بہتر اور فطری نظام کی تلاش کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

۱۸ ستمبر ۲۰۲۱ء

یورپی پارلیمنٹ نے افغانستان سے مغربی افواج کے انخلا کو اجتماعی ناکامی قرار دیا ہے اور روسی صدر پیوٹن نے افغانستان کے اثاثے منجمد نہ کرنے اور طالبان حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس کے بعد امارتِ اسلامی کو تسلیم کرنے میں تاخیر کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

۱۹ ستمبر ۲۰۲۱ء

افغانستان میں ہتھیار کی جنگ ہارنے کے بعد مغربی قوتیں ڈپلومیسی کی جنگ میں بھی دفاعی پوزیشن پر کھڑی نظر آ رہی ہیں۔ طالبان ترجمان نے یہ کہہ کر بلّا سنبھال لیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دشمنی حالتِ جنگ میں تھی اب صورتحال مختلف ہوگئی ہے۔ وقت مغرب کے جواب کا منتظر ہے۔

۲۱ ستمبر ۲۰۲۱ء

امارتِ اسلامی افغانستان کو اِدھر اُدھر کے مشوروں اور فارمولوں کی یلغار کی بجائے اپنے ایجنڈے پر سکون سے عمل کے مواقع درکار ہیں اور ان کی خیرخواہی یہی ہے کہ انہیں آزادی کے ساتھ کام کا موقع دے کر نتائج کا انتظار کیا جائے کیونکہ عمل سے پہلے نتیجے کا مطالبہ انصاف کی بات نہیں ہے۔

۲۲ ستمبر ۲۰۲۱ء

مغرب اپنے ذہن سے وحی اور پیغمبر کو اتار چکا ہے اور اس کی وجہ یہ سمجھ آتی ہے کہ مغرب کے پاس نہ وحی اصل حالت میں موجود ہے اور نہ ہی پیغمبروں کے حالات و تعلیمات کا کوئی مستند ذخیرہ اسے میسر ہے۔ البتہ مسلمانوں سے مغرب کی یہ توقع ایک سراب کے پیچھے بھاگنے کے سوا کوئی معنویت نہیں رکھتی۔

۲۳ ستمبر ۲۰۲۱ء

اسلام نے عورت اور مرد کے میل جول کی حدود متعیّن کی ہیں اور پردے و حجاب کے ضابطے مقرر کیے ہیں جن کی پابندی بہرحال ضروری ہے، ان دائروں کا لحاظ کرتے ہوئے عورت ملازمت،

کاروبار اور کمائی کے دیگر ذرائع اختیار کر سکتی ہے جن کی شریعت میں ممانعت نہیں ہے۔

۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

انسانی سماج کی گاڑی مرد و عورت کے دو پہیوں کے توازن پر چل رہی ہے، ان کی مثال بجلی کی دو تاروں کی طرح ہے جو ایک دوسرے کے بغیر بیکار ہیں، ساتھ ساتھ چلتی ہیں مگر نظم و قاعدہ کے بغیر ایک دوسرے کو چھو بھی جائیں تو تباہی کا سبب بن جاتی ہیں، یہی توازن انسانی سماج کا حسن و امتیاز ہے۔

۲۶ ستمبر ۲۰۲۱ء

ہر قوم اور طبقہ میں اعتدال پسند لوگ بھی ہوتے ہیں اور شدت پسند بھی، اگر اعتدال و توازن کی قوتیں اپنا کردار ادا کرتی رہیں اور پیش آمدہ مسائل و مشکلات کو مطلوبہ توجہ ملتی رہے تو صورتحال قابو میں رہتی ہے، ورنہ شدت پسندوں کو آگے آنے کا موقع ملتا ہے جس سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

۲۷ ستمبر ۲۰۲۱ء

عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والی حکومت شریعتِ اسلامیہ اور دستور کو نظر انداز کر کے کسی قانون سازی کی مجاز نہیں ہے۔ مغرب کے نزدیک یہ بات پارلیمنٹ کی خود مختاری (ساورنٹی) کے منافی ہے اور وہ مسلمانوں کو اس سے دستبردار کرانے کے لیے لگاتار اقدامات کر رہا ہے۔

۲۹ ستمبر ۲۰۲۱ء

سنتِ رسولؐ اور جماعتِ صحابہؓ کو دین کی تعبیر و تشریح کا حتمی معیار تسلیم کر لینے کے بعد کسی ایسی تحریف کا راستہ کھلا نہیں رہ جاتا جس پر چل کر یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن و سنت کو من مانے معانی اور خود ساختہ تعبیر و تشریح کا جامہ پہنایا جا سکے، یہی ''اہل السنۃ والجماعۃ'' کا معنیٰ ہے۔

یکم اکتوبر ۲۰۲۱ء

چیئرمین جوائنٹ چیفس کمیٹی جنرل مارک ملے کا بیس سالہ افغان جنگ میں شکست کا اعتراف اس امر کا اعلان ہے کہ کسی قوم کے عقیدہ و ثقافت کو طاقت و جبر کے ذریعے شکست نہیں دی جا سکتی، البتہ افغانستان کے لیے دھونس و مکر کا نیا عالمی جال افغان قوم کے لیے ایک طویل اعصابی جنگ ثابت ہو سکتا ہے۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۲۱ء

ایک صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ نے اپنے بندوں کو خطاب کیا ہے اس لیے بندوں کو یہ خطاب خود سمجھنا چاہیے۔ تعجب ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ فصاحت و بلاغت کے مثالی دور کے عرب ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم کی تعلیم نبی کریمؐ سے حاصل کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعلمھم الکتاب۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۱ء

حکمت و دانش کے بارے میں آج کا فلسفہ یہ کہتا ہے کہ اس کا منبع انسان کی عقل و فہم ہے، جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ولقد آتینا لقمان الحکمۃ حضرت لقمان علیہ السلام کو حکمت ہم نے عطا کی تھی۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء

صدرِ پاکستان کا پنڈورا تحقیقات کے بارے میں یہ ارشاد سو فیصد بجا ہے کہ مغرب ٹیکس چوری کا سرپرست ہے اور ایسٹ انڈیا کمپنی طرز کی لوٹ مار کا محاسبہ اور رقوم کا واپس لانا ضروری ہے۔ البتہ یہ ارشاد اگر قومی پالیسی کی اساس بن جائے تو ہمارا معاشی قبلہ درست ہو سکتا ہے۔

۱۱۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء

ہم نے آزادی اور اسلام کے دو عنوانات کے ساتھ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے نام سے نئے سفر کا آغاز کیا تھا اور اس عزم کے ساتھ نئی منزل کی طرف گامزن ہوئے تھے کہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ایک مثالی طرزِ حیات کو قومی حیثیت سے اپنا کر دنیا کے سامنے ایک آئیڈیل سوسائٹی کا نمونہ پیش کریں گے۔

۱۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء

چند سال قبل ڈاکٹر عبد القدیر خانؒ کے ساتھ ایک محفل میں شرکت ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ بہت سے ملکوں میں شہریت لے سکتے تھے اور انہیں سعودی عرب کی شہریت کی پیشکش بھی ہوئی لیکن ان کے دل میں اول و آخر پاکستان ہی رہا کہ اپنے وطن میں رہ کر ہی وہ ملک اور ملّت کی بہتر خدمت کر

سکتے ہیں۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۲۱ء

"تخلیق" دراصل کسی سابقہ نمونہ اور مواد کے بغیر ایک نئی چیز عدم سے وجود میں لانے کا عمل ہے جو کہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اور کائنات میں موجود میٹریل کو مختلف صورتوں میں جوڑ کر نئی سے نئی ایجاد کرنا انسانی کمالات کا حصہ ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے ودیعت کردہ ہیں۔

۱۵ اکتوبر ۲۰۲۱ء

عسکری اداروں میں اعلیٰ سطحی تقرریوں کے متعلق دوستوں کے سوال پر گزارش ہے کہ یہ مجاز حکام کی صوابدید کا معاملہ ہے، ہمیں شخصیات کی بجائے ان کے کام اور نتائج پر رائے قائم کرنی چاہیے، البتہ منصب پر فائز ہونے والے فرد کی نظریۂ پاکستان اور دستور کے ساتھ وفاداری کا شفاف ہونا ضروری ہے۔

۱۷ اکتوبر ۲۰۲۱ء

علاقائی و ثقافتی رسمیں اگر دین کا حصہ اور اجر و ثواب کے حصول کا ذریعہ نہ سمجھی جائیں تو ان پر خلافِ شریعت ہونے کا فتویٰ لگانا اور غیظ و غضب کا اظہار کرنا درست نہیں ہے۔ کسی چیز کے غیر شرعی یعنی شریعت سے ثابت نہ ہونے اور شریعت کے منافی ہونے میں فرق ہے جس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۲۱ء

اللہ تعالیٰ نے سورہ الحجرات میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ محض سنی سنائی خبروں پر کوئی فیصلہ نہ کریں جب تک کہ ان کی تحقیق نہ کر لیں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ نادانی میں کسی گروہ کو نقصان پہنچا بیٹھیں اور پھر انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

۲۲ اکتوبر ۲۰۲۱ء

مسلم معاشروں پر دباؤ ہے کہ وہ مغربی طرزِ حیات قبول کرتے ہوئے مرد و عورت کے اختلاط میں حائل رکاوٹیں دور کریں؛ پردے کے شرعی احکام کو فرسودہ اقدار کی علامت قرار دیں؛ زنا، مانع حمل

ادویات اور اسقاطِ حمل کو قانونی حق کی حیثیت دیں؛ اور شادی میں والدین اور خاندان کا عمل دخل کم سے کم کر دیں۔

۲۵ اکتوبر ۲۰۲۱ء

کرکٹ ورلڈکپ کے پہلے مرحلے میں پاکستانی ٹیم کی شاندار کامیابی نے قوم کا دل جیت لیا ہے اور کھیل کے میدان میں محمد رضوان کی نماز نے ایمان تازہ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر شعبے میں ہمارے جوانوں کو دین و دنیا کی مسلسل کامیابیوں اور برکتوں سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء

انسانی آبادی میں اضافہ کی رفتار سے زیادہ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ زمین سے حاصل کردہ وسائل کی تقسیم کا نظم اور ترجیحات کیا ہوں؟ اور یہی دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی عقل و دیانت کے لیے آزمائش ہے۔

۳۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء

کنگ فرڈیننڈ کے ہاتھوں اندلس میں شرعی قوانین کی منسوخی، یورپی فوجوں کے گن پوائنٹ پر ترکی کی شرعی احکام سے دستبرداری، اور برصغیر میں تاجِ برطانیہ کے ہاتھوں دینی تعلیمی نظام کے خاتمہ کے بعد بھی اگر آسمانی تعلیمات کا سلسلہ باقی ہے تو یہ ضرور اللہ تعالیٰ کے تکوینی نظام کا مظہر ہے۔

۲ نومبر ۲۰۲۱ء

اسلام نے جائز ذرائع سے دولت کمانے کی اجازت دی ہے اور حلال مال کو ذخیرہ کرنے سے بھی نہیں روکا، لیکن دولت کی ایسی نمائش اور معیارِ زندگی کے ایسے نمود کی اجازت نہیں دی کہ جس سے معاشرہ طبقاتی تقسیم کی دلدل میں پھنس جائے۔

۴ نومبر ۲۰۲۱ء

اسلام ایک عام شہری کو ملکی معاملات میں شریک ہونے، ملک کے مشاورتی نظام کا حصہ بننے، خیر کے کاموں میں تعاون کے راستے تلاش کرنے اور شر کی راہ میں رکاوٹ بننے کا نہ صرف حق دیتا ہے بلکہ اس کی تلقین کرتا ہے اور اسے مذہبی فرائض میں شمار کرتا ہے۔

۸ نومبر ۲۰۲۱ء

ہمارا حکمران طبقہ مغرب میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا سے نمٹنے کی بات کر رہا ہے، اس کے لیے یا تو اسلامی نظام کے ذریعے شرعی احکام و قوانین کی برتری ثابت کرنا ہوگی، یا پھر اسلام کے معاشرتی کردار سے خدانخواستہ دستبردار ہو کر مغرب کی ہاں میں ہاں ملانا ہوگی، اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

۱۲ نومبر ۲۰۲۱ء

سورہ ہود کی آیت ۶ میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین میں رینگنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے نہ لے رکھا ہو، وہ ہر جاندار کے عارضی اور مستقل ٹھکانے کو جانتا ہے، اور یہ سب کچھ واضح کتاب میں محفوظ ہے۔

۱۵ نومبر ۲۰۲۱ء

استعماری قوتیں ملّتِ اسلامیہ کی دینی بیداری اور نفاذِ اسلام کی تحریکات کے خلاف پوری طرح سرگرم ہیں، اس فرق کے ساتھ کہ کچھ قوتیں کھلے طور پر اس کا اظہار کر رہی ہیں اور کچھ دوستی اور تعاون کے پردے میں مسلم ممالک کو اسلامی نظام سے دور رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

۱۷ نومبر ۲۰۲۱ء

خبریں آ رہی ہیں کہ برطانیہ میں غیر ملکی کھلاڑیوں کو نسلی تعصب کا سامنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار صحابہؓ کے لشکر میں سے حضرت بلال حبشیؓ کو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا حکم دیا تھا اور اسلامی تعلیمات کی رو سے نسل پرستی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ فرما دیا تھا۔

۱۹ نومبر ۲۰۲۱ء

عام شہریوں کی قوتِ خرید عالمی سطح پر لائے بغیر اشیائے ضرورت کی قیمتوں کو بین الاقوامی سطح پر لانے کا مطالبہ غریب عوام کو کند چھری کے ساتھ ذبح کرنے کے مترادف ہے، اس ناروا تقاضے کے خلاف قوم متحدہ موقف اور لائحہ عمل اختیار کرے ورنہ غربت کے نتائج کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہے۔

۲۱ نومبر ۲۰۲۱ء

پر سیفون رضوی نامی ایک خاتون نے اپنے قبولِ اسلام کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ایک مسلمان سہیلی کو دیکھ کر جب اس نے روزے رکھنا شروع کیے تو اس کے اندر اخلاص اور تشکر کا جذبہ پیدا ہوا جس نے اسے مسلمان ہونے کی طرف راغب کیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان کا کردار دعوت و تبلیغ کا اولین ذریعہ رہا ہے۔

۲۴ نومبر ۲۰۲۱ء

دعوت و تبلیغ کے اپنے تقاضے ہیں اور تحفظ و دفاع کے اپنے تقاضے ہیں، اصل بات تقسیمِ کار کی ہے، جیسے کسی ملک کی وزارتِ خارجہ کا ماحول وزارتِ دفاع کے ماحول سے مختلف ہوتا ہے، البتہ مشترکہ مفاد کی خاطر باہمی ربط و مشاورت کے ساتھ ایک دوسرے کی ضروریات اور مجبوریوں کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

۲۷ نومبر ۲۰۲۱ء

آرمی چیف محترم کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ افغانستان میں امن کا مطلب پاکستان میں امن ہے۔ مگر امن کی بنیاد انصاف پر ہوتی ہے جبکہ افغان قوم کی خود مختاری اور دین و ثقافت کو مغربی مفادات میں جکڑنا اور ان پر بے دین فلسفہ و ثقافت مسلّط کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

۲۹ نومبر ۲۰۲۱ء

اسلامی نظام کی راہ محض نعرے بازی اور جذباتی تقریروں سے ہموار نہیں ہوگی، اس کے لیے ہوم ورک، ذہن سازی، لابنگ اور ذرائع ابلاغ کے مروجہ طریقوں سے واقفیت بھی ضروری ہے، اور دینی قوتوں کے باہمی ربط و تعاون کے ساتھ دین مخالف قوتوں کا طریقِ واردات سمجھنا اور سدِباب کے لیے منصوبہ بندی کرنا بھی۔

۲ دسمبر ۲۰۲۱ء

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اسرائیل، مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان کی نئی ریاستیں مذہبی اکثریت کے حوالہ سے وجود میں آسکتی ہیں، لیکن کشمیری عوام کو واضح فیصلوں کے باوجود استصوابِ رائے کا حق نہیں

مل سکتا، آخر اس جانبداری کی وجہ کیا ہے؟

۴ دسمبر ۲۰۲۱ء

خدا جانے یہ اتفاق کی کونسی قسم ہے کہ جیسے ہی وطنِ عزیز کی فضا حفاظتی نقطۂ نظر سے کچھ بہتر تصور کی جانے لگتی ہے کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے جس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو غیر محفوظ ملک قرار دیے جانے کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو جاتا ہے۔

۷ دسمبر ۲۰۲۱ء

شہزادہ چارلس نے ایک خطاب میں اپنے دانشوروں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اسلام کو بطور نظامِ زندگی اور متبادل سسٹم کے اسٹڈی کریں لیکن ایسا کرتے ہوئے دو باتوں کی طرف مت دیکھیں: ایک یہ کہ ہمارے بڑوں نے اسلام کے بارے میں کیا کچھ کہا ہے، دوسرا یہ کہ اس وقت مسلمان کیسے نظر آرہے ہیں۔

۱۳ دسمبر ۲۰۲۱ء

اقوام متحدہ کو بہت سے مسلم ممالک نے بااثر مغربی قوتوں کی وجہ سے مجبوراً تسلیم کیا ہوا ہے ورنہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور کی بعض دفعات قرآن و سنت اور اسلامی تعلیمات سے صریحاً متصادم ہیں اور سلامتی کونسل کے مستقل ارکان اور ویٹو پاور میں مسلم دنیا کی نمائندگی بالکل نہیں ہے۔

۱۶ دسمبر ۲۰۲۱ء

کسی بھی ملک میں شہری اور سیاسی حقوق دستور کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں جو اس ملک کے باشندوں کے درمیان سوشل کنٹریکٹ کی حیثیت رکھتا ہے، اگر کوئی فرد یا گروہ دستور کو تسلیم کرنے پر تو آمادہ نہ ہو لیکن حقوق حاصل نہ ہونے کا ڈھنڈورا دنیا بھر میں پیٹتا چلا جائے تو اس کا کیا حل ہے؟

۱۹ دسمبر ۲۰۲۱ء

پاکستان اپنی داخلی اور خارجی مشکلات سے نجات حاصل کر کے امن و سلامتی، ترقی و استحکام اور وحدت و خود مختاری کی حقیقی منزل ہمکنار ہو — اس کی خواہش تو ہم سب کرتے ہیں لیکن اپنے انفرادی اور اجتماعی رویوں کی اصلاح کا راستہ اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

۲۱ دسمبر ۲۰۲۱ء

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے اسلام آباد اجلاس میں افغان قوم کے لیے جن احساسات و جذبات کا اظہار کیا گیا ہے وہ خوش آئند مگر ناکافی ہے، اصل ضرورت امارتِ اسلامی افغانستان کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے "افغان جہاد" کے فطری اور منطقی نتائج کے حصول میں ان کے ساتھ سنجیدہ تعاون کی ہے۔

۲۵ دسمبر ۲۰۲۱ء

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن نے توہینِ رسالت کو اظہارِ رائے کی آزادی تسلیم کرنے سے انکار کر کے مسلمانوں سمیت تمام مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ انصاف کے مسلّمہ اصولوں کی پاسداری کی ہے جس پر وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

۳۰ دسمبر ۲۰۲۱ء

مسلم سلطنتوں کے حکمرانوں کا یہ ذوق رہا ہے کہ وہ اصحابِ علم ودانش اور اربابِ فن وحکمت کی حوصلہ افزائی کے طریقے نکالتے رہتے تھے، لیکن مسلم حکومتوں کا موجودہ تناظر اس قسم کے ذوق سے نہ صرف خالی نظر آتا ہے بلکہ اس کے برعکس حوصلہ شکنی حتیٰ کہ کردارکشی کے رجحانات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔

۲۰۲۲ء

۲ جنوری ۲۰۲۲ء

بھٹو مرحوم نے دستور میں پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت قائم رکھتے ہوئے نفاذِ اسلام کا عہد کیا، تحفظِ ختمِ نبوت کا دیرینہ مسئلہ حل کیا، مسلم سربراہ کانفرنس منعقد کر کے عالمِ اسلام کو وحدت کا پیغام دیا، اور عالمی دباؤ کو نظر انداز کر کے ایٹمی توانائی کے حصول میں ملّی حمیت کا مظاہرہ کیا۔

۵ جنوری ۲۰۲۲ء

مغربی فلسفہ کے مطابق کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے میں صرف نفع اور نقصان ہی بنیاد ہے جس کا فیصلہ سوسائٹی نے خود کرنا ہے۔ جبکہ آسمانی تعلیمات کے مطابق نفع و نقصان سے قطع نظر اللہ تعالیٰ جسے حلال قرار دیں وہ حلال اور جسے حرام قرار دیں وہ حرام ہے، اور روزہ اس کی بہترین مثال ہے۔

۷ جنوری ۲۰۲۲ء

پاکستانی مسلمان بھارت کے ساتھ دشمنی کا اظہار اس لیے نہیں کرتے کہ وہ کافر اکثریت کا ملک ہے، اگر ایسا ہو تو ان کے جذبات چین وغیرہ کے بارے میں بھی اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔ ہمارے خیال میں اس کی اصل وجہ مسئلہ کشمیر کے حل میں مسلسل تاخیر اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بھارت کا کردار ہے۔

۸ جنوری ۲۰۲۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، میرا ٹویٹ اکاؤنٹ اس کے سوا کوئی نہیں ہے اور میرے نام سے باضابطہ حوالے کے بغیر اس کے علاوہ کسی طرف سے بھی کوئی بات جاری ہو تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں، احباب اس کا خیال رکھیں۔

۹ جنوری ۲۰۲۲ء

دنیائے انسانیت کو دینی تعلیمی اداروں کے اس کردار کا معترف ہونا چاہیے کہ وہ آسمانی تعلیمات اور وحیٔ الٰہی کے مستند ذخیرے کی حفاظت اور نسل در نسل منتقلی کی ذمہ داری کامیابی سے نبھاتے چلے آ رہے ہیں، اور یہی آج کے عالمی تناظر میں دینی مدارس کا درست تعارف ہے۔

۱۳ جنوری ۲۰۲۲ء

لفظ ربوٰا کے بارے میں بے معنی تکرار کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے کہ اس سے مراد کون سا سود ہے اور بینکوں کا سود اس میں شامل ہے یا نہیں۔ حالانکہ قرآنِ کریم نے جب ربوٰا کو حرام قرار دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تجارت اور قرض وغیرہ کے تمام شعبوں میں جو بھی سود جاری تھا سب ختم کر دیا تھا۔

۱۵ جنوری ۲۰۲۲ء

"دل زندہ جس سے ہے وہ تمنا تمھی تو ہو" کو طرح مصرع بنا کر شعراء نے ایک محفل میں نعتیہ کلام پیش کیا تو شہید جالندھری مرحوم نے اسے "آپ ہی تو ہیں" سے تبدیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ اندازِ خطاب بہت بے تکلفانہ ہے میرا جی نہیں چاہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لہجے میں مخاطب ہوں۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۲ء

"سیکولرازم" کو مذہبی معاملات میں عدمِ مداخلت کا عنوان دیا جاتا ہے کہ اس کا مقصد تمام مذاہب کے پیروکاروں کو مذہبی آزادیاں فراہم کرنا ہے، لیکن انٹرنیشنل اسٹیبلشمنٹ کی پالیسیوں کا تسلسل بتاتا ہے کہ اس کے پیچھے اصل مقصد اسلامی ثقافت وروایات کے عالمی سطح پر دوبارہ اظہار کو روکنا ہے۔

۲۱ جنوری ۲۰۲۲ء

آج کی گلوبل سوسائٹی میں دین ومذہب کے بارے میں ایک نقطۂ نظر آپ کو یہ ملے گا کہ مذہب کی افادیت سے انکار نہیں ہے، یہ انسانی اخلاق وعادات کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، لیکن

مذہب غیب سے کوئی رہنمائی نہیں بلکہ عقائد، عبادات اور اخلاقیات کا یہ مجموعہ انسان ہی کا وضع کردہ ہے۔

۲۲ جنوری ۲۰۲۲ء

کیپیٹلزم اور کمیونزم وغیرہ کی کشمکش میں انصاف اور فطرت کا راستہ صرف اسلامی نظامِ حیات ہے جو اعتدال اور توازن کے ساتھ انسانی معاشرہ کے تمام طبقات کے حقوق و مفادات کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، لیکن اصل چیلنج اسلام کو ایک اجتماعی نظام کی حیثیت سے پیش کر کے اس کی افادیت ثابت کرنے کا ہے۔

۲۵ جنوری ۲۰۲۲ء

بہتر روزگار اور مستقبل کی تلاش میں غیر مسلم ممالک کا رخ کرنے والے مسلمانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ان سے پہلے کتنے مسلمان ان ملکوں میں گئے اور وہاں کی معاشرت میں جذب ہو کر اپنا مذہبی اور تہذیبی امتیاز کھو بیٹھے اور ان کی نسلوں کی مسلمانوں کی حیثیت سے پہچان ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

۲۶ جنوری ۲۰۲۲ء

مسلم تاریخ میں سنجیدہ علمی اختلاف کو ہمیشہ سنا گیا ہے مگر توہین و استہزا اور استحقار و استخفاف کو کبھی برداشت نہیں کیا گیا، اس حوالہ سے میں پنڈت دیانند سرسوتی کی کتاب ”ستیارتھ پرکاش“ کا متعدد بار مطالعہ کر چکا ہوں مگر راج پال کی ”رنگیلا رسول“ پڑھنے کا کبھی حوصلہ نہیں ہوا۔

۲۷ جنوری ۲۰۲۲ء

بھارت کی سپریم کورٹ نے ایک ذیلی عدالت کا یہ فیصلہ برقرار رکھا ہے کہ شادی کے جھوٹے وعدے پر قائم کیا گیا جنسی تعلق ریپ شمار کیا جائے گا۔ جبکہ قرآن کریم نے ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین (النساء ۲۴) فرما کر اس معاملہ میں مرد اور عورت دونوں کے لیے محفوظ ترین راستہ بتایا ہے۔

۳۰ جنوری ۲۰۲۲ء

سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے نہ صرف معاشی، صنعتی اور تجارتی شعبوں میں خلافتِ عثمانیہ کے

حریفوں کو سبقت دلا دی تھی بلکہ عسکری مہارت اور اسلحہ سازی میں بھی انہوں نے خلافتِ عثمانیہ کو آثارِ قدیمہ کی صف میں کھڑا کر دیا تھا، اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کی عالمِ اسباب میں توقع کی جا سکتی ہے۔

۳۱ جنوری ۲۰۲۲ء

دینی تعلیم قوم کی ایک لازمی ضرورت ہے، اسے جب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ریاستی نظامِ تعلیم نے پورا نہیں کیا تو قوم نے اس کے لیے کوئی اور راستہ نکالنا ہی تھا، اس لیے غیر سرکاری سطح پر دینی مدارس کی موجودگی اور ان کے ساتھ قوم کے ہر طبقہ کے بھرپور تعاون کی بڑی وجہ یہی ہے۔

۳ فروری ۲۰۲۲ء

قرآن و سنت کیوں لازم و ملزوم ہیں؟ حضرت علیؓ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کو خوارج کے پاس مذاکرات کے لیے بھیجتے ہوئے فرمایا کہ قرآن سے (براہ راست) استدلال نہ کرنا کیونکہ اس کے الفاظ میں مختلف معانی کا احتمال ہوتا ہے، سنتِ رسولؐ کی بنیاد پر بات کرنا وہ اس سے فرار کا راستہ نہیں پائیں گے۔

۴ فروری ۲۰۲۲ء

بلوچستان میں دہشت گردی کا حالیہ واقعہ قابلِ مذمت اور امن و استحکام کے لیے قربانی دینے والے جوان قابلِ تحسین ہیں، مگر دہشت گردی کے اس تسلسل کو روکنے کے لیے بیرونی ایجنڈے اور مداخلت سے نجات ضروری ہے جو دستورِ پاکستان کی بالادستی اور قومی خود مختاری کی بحالی کے بغیر ممکن نظر نہیں آتا۔

۵ فروری ۲۰۲۲ء

جغرافیائی محلِ وقوع، آبادی کے تناسب اور عوامی جذبات کی رو سے اہلِ کشمیر کا حق تھا کہ یہ خطہ پاکستان کا حصہ بنے مگر ڈوگرہ راجہ نے ان معروضی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے بھارت کے ساتھ الحاق کیا جسے کشمیریوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر کے مسلح مزاحمت کی اور آزاد کشمیر کا علاقہ حاصل کیا۔

۶ فروری ۲۰۲۲ء

پہلے زمانوں میں مسجد کا یہ کردار بھی رہا ہے کہ محتاجوں اور معذوروں کی ضروریات کا مسجد میں

خود بخود اہتمام ہو جایا کرتا تھا۔ اگر امام مسجد اور انتظامی کمیٹی اس طرف توجہ دیں تو ویلفیئر اسٹیٹ کا ماحول ریاستی سطح پر نہ سہی، نجی سطح پر ضرور بنایا جا سکتا ہے۔

۹ فروری ۲۰۲۲ء

علماء کرام سے میری گزارش ہوتی ہے کہ ایسے نوجوانوں کو دین کے بارے میں اپنے اشکالات کے آزادانہ اظہار کا موقع دیا کریں جن کا دینی اور عصری علوم پر مطالعہ ہوتا ہے، اور گمراہی کا طعنہ دینے یا فتویٰ کا لہجہ اختیار کرنے کی بجائے دلیل اور منطق کے ساتھ ان کی کنفیوژن دور کرنے کی کوشش کیا کریں۔

۱۴ فروری ۲۰۲۲ء

ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ مزاج عام ہوتا جا رہا ہے کہ ہم مخالف کا موقف اس سے نہیں پوچھتے بلکہ اس کی تحریروں اور بیانات میں سے اپنی مرضی کی باتیں سامنے رکھ کر خود طے کرتے ہیں، اور اگر وہ جواب میں اپنے موقف کی وضاحت کرنا چاہے تو اسے یہ حق دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

۱۷ فروری ۲۰۲۲ء

اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے محبت کا اصل تقاضہ یہ ہے ان کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی گزاری جائے، اور محض کسی افواہ کی بنیاد پر اور بغیر کسی تحقیق کے کسی شخص کو جان سے مار دینا ہرگز دین کا تقاضہ نہیں ہے بلکہ قانون کو ہاتھ میں لینا ہی شریعت کے منافی ہے۔

۱۹ فروری ۲۰۲۲ء

حجاب اور نقاب کو ایک عرصہ سے غیر مسلم ممالک خصوصاً مغربی دنیا میں مسلمانوں کی ثقافتی علامت قرار دے کر نفرت اور تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور سیکولرازم کے دعویدار مسلم خواتین کو یہ حق دینے کے لیے تیار نہیں ہیں حالانکہ پردہ اور حجاب کی روایت سابقہ آسمانی تعلیمات سے چلی آ رہی ہے۔

۲۱ فروری ۲۰۲۲ء

بعض ہمدرد لوگ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ علماء کرام کو دینی خدمات کے لیے عوامی چندہ پر انحصار کرنے کی بجائے روزگار کا کوئی اور ذریعہ اختیار کرنا چاہیے۔ یہ کہنا ایسے ہی ہے جیسے جج صاحبان عدل وانصاف کے لیے عوامی ٹیکس پر انحصار کرنے کی بجائے کوئی اور ذریعہ معاش اختیار کریں۔

۲۲ فروری ۲۰۲۲ء

ہمارے ہاں خلافتِ راشدہ کے صرف اعتقادی پہلو پر کسی حد تک اہلِ تشیع کے ساتھ اختلاف کے تناظر میں بات کی جاتی ہے۔ اُس دور کے معاشی و معاشرتی ماحول، مذہبی وسیاسی حقوق، خلفاء کے طرزِ حکومت و زندگی، رفاہی ریاست اور بیت المال کے نظم وغیرہ کا تجزیہ اور بعد کے دور سے تقابل ضروری نہیں سمجھا جاتا۔

۲۳ فروری ۲۰۲۲ء

عالمی قوتیں مسلم دنیا میں اسلامی تعلیمات کو اسی دائرے میں محدود کر دینا چاہتی ہیں جس میں مسیحی ممالک میں مسیحیت کو محدود کر دیا گیا ہے۔ وہ دائرہ عقائد، عبادات اور اخلاقیات کا ہے جن کا تعلق ذاتی شخصی زندگی سے ہے، حتیٰ کہ خاندانی زندگی میں بھی مذہب کی عملداری قبول نہیں کی جا رہی۔

۲۶ فروری ۲۰۲۲ء

حدیثِ نبویؐ کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے تمام علومِ دینیہ کی اصل اور اساس کہا ہے، اس لیے کہ سب علوم کے چشمے اسی سے پھوٹتے ہیں، حتیٰ کہ قرآنِ کریم کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے معانی معلوم کرنے کا ذریعہ بھی حدیثِ نبویؐ ہی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کان خلقه القرآن۔

۲۸ فروری ۲۰۲۲ء

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف لاتے تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ احترام میں اٹھ کھڑے ہوں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے تھے لمکان کراہته کیونکہ آپؐ کو یہ پسند نہیں تھا۔ اس لیے ہمیں بھی محبت و عقیدت کے اظہار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند و

ناپسند کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

۳ مارچ ۲۰۲۲ء

اب سے دو دہائیاں قبل عراق پر امریکی حملے کے تناظر میں ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا تھا کہ مسلم دنیا کے حکمران صرف جان، اقتدار اور مفادات بچانے کے حوالے سے پالیسیاں طے نہ کریں بلکہ اپنے ضمیر کی آواز بھی سنیں اور انصاف کے تقاضوں کے لیے خطرات کی پروا کیے بغیر آگے بڑھیں۔

۴ مارچ ۲۰۲۲ء

پاکستان کے وزیراعظم اور ازبکستان کے صدر نے اسلام آباد میں ملاقات کے دوران افغانستان کی حکومت تسلیم کرنے کو ضروری قرار دیتے ہوئے اس کے لیے مہم چلانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، جو خوش آئند ہے مگر خود تسلیم کیے بغیر یہ مہم آخر کیسے چلائی جا سکے گی؟ اربابِ اقتدار سے یہ ایک سنجیدہ سوال ہے۔

۶ مارچ ۲۰۲۲ء

علامہ محمد اقبال مرحوم اس اعتبار سے ماضی قریب کے خوش قسمت ترین راہنما ہیں کہ انہیں کم و بیش تمام طبقوں سے یکساں احترام ملا ہے، اور ان کا یہ کارنامہ تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش باب ہے کہ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں مدت سے پرورش پانے والے جذبات کو ایک واضح فکر کا رخ دیا۔

۱۰ مارچ ۲۰۲۲ء

حضراتِ صحابہ کرامؓ حضورؐ سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے ادع لنا یا رسول اللہ۔ اور یہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہے، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ مکہ مکرمہ عمرے کے لیے جانے لگے تو آپؐ نے فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائک میرے بھائی ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا۔

۱۳ مارچ ۲۰۲۲ء

یوکرین پر روسی حملہ کے جواز یا عدمِ جواز کی بحث سے قطع نظر اس پر مغربی قوتوں کے مجموعی

ردعمل سے یہ بات ایک بار پھر واضح ہوگئی کہ اہلِ مغرب کے استعماری رجحانات اور نسلی عصبیت کا گراف ابھی تک ایک صدی قبل کی سطح پر قائم ہے اور وہی ان کا اصل عالمی ایجنڈا ہے۔

۱۶ مارچ ۲۰۲۲ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور اسلامی تعلیمات و روایات کو جس طرح بین الاقوامی پروپیگنڈے اور کردارکشی کا سامنا رہتا ہے، ہمارے دانشوروں کی دینی و ملّی ذمہ داری ہے کہ اس کا مقابلہ ویسے ہی کریں جیسے غزوۂ خندق کے بعد خطابت اور شاعری کی جنگ میں حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت ثابت بن قیسؓ نے کیا تھا۔

۲۰ مارچ ۲۰۲۲ء

اسلام آباد میں منعقد ہونے والی مسلم وزرائے خارجہ کانفرنس کو باہمی سیاسی کشمکش میں اپنے اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنانا یا اسے روکنے کی دھمکی دینا غلط بات ہے، حکومت اور اپوزیشن کو سنجیدگی سے کام لیتے ہوئے معزز مہمانوں کے احترام کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔

۲۵ مارچ ۲۰۲۲ء

بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ کی اہلیہ ان کے دورِ خلافت میں فجر اور عشاء کے لیے مسجد جایا کرتی تھیں، انہیں اپنی طبعی غیرت کی وجہ سے یہ پسند نہیں تھا لیکن منع نہیں کرتے تھے، اس کی وجہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ اللہ کی بندیوں کو مسجد جانے سے نہ روکا کرو۔

۲۸ مارچ ۲۰۲۲ء

اسرائیل کی سرحدی حدود اربعہ کیا ہیں؟ یہ بات ابھی تک طے نہیں ہو سکی۔ مسلم دنیا اور فلسطینی عوام کی اکثریت نے سرے سے فلسطین کی تقسیم کو ہی قبول نہیں کیا، جبکہ اقوامِ متحدہ نے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جو سرحدات اپنی قراردادوں میں طے کر رکھی ہیں انہیں اسرائیل نے کبھی تسلیم نہیں کیا۔

یکم اپریل ۲۰۲۲ء

امریکہ بہادر کی اس ”خوبی“ کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ وہ کسی جگہ مداخلت پر خود کو خفیہ نہیں رہنے دیتا اور کسی نہ کسی طرح یہ تاثر دے دیتا ہے کہ سب کچھ اسی کے کہنے پر ہو رہا ہے، اس سے نظریاتی کارکنوں کو صورتحال سمجھنے اور محتاط ہو جانے میں راہنمائی مل جاتی ہے۔

۲ اپریل ۲۰۲۲ء

مولانا مفتی منیب الرحمٰن کا ارشاد ہے کہ ملک دستوری بحران کی طرف بڑھ رہا ہے، جبکہ پردہ سکرین کے پیچھے کی یہ سرگوشیاں اب غیر محسوس نہیں رہیں کہ ”نیا قومی بیانیہ“ شاید اس کے بغیر تشکیل نہ دیا جا سکے۔ دستور اور نظریۂ پاکستان کے ماننے والوں کو اپنے کردار کا تعین ابھی سے کر لینا چاہیے۔

۵ اپریل ۲۰۲۲ء

دوست پوچھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں ہم کس کے ساتھ ہیں؟ گزارش ہے کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کی (۱) نظریاتی اساس (۲) قومی خود مختاری (۳) اور دستور کی بالادستی کے ساتھ ہیں، اس حوالے سے جو خطرہ کسی طرف سے بھی دکھائی دے گا، آواز بلند کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۶ اپریل ۲۰۲۲ء

آج میری آنکھوں کا دوبارہ آپریشن حاجی مراد آئی ہسپتال گوجرانوالہ میں ہوا ہے جو بحمد اللہ کامیاب رہا ہے، جبکہ مجھے کچھ عرصہ تک آنکھوں کے مسلسل استعمال سے گریز کا مشورہ دیا گیا ہے، احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

۷ اپریل ۲۰۲۲ء

مسجد آیا صوفیہ استنبول میں اٹھاسی برس کے بعد باجماعت نماز تراویح باعثِ مسرت ہونے کے ساتھ اس زمینی حقیقت کا اظہار بھی ہے کہ امتِ مسلمہ کو اس کے شرعی احکام اور دینی ماحول سے محروم کرنے کوششیں بالآخر ناکامی کا شکار ہوتی ہیں جو ایسا کرنے والوں کو اپنے رویے پر نظر ثانی کی دعوت دیتی ہیں۔

۹ اپریل ۲۰۲۲ء

حرمین شریفین میں تراویح کی تعداد نصف کر دینے کی خبر باعثِ تشویش و اضطراب ہے مگر اسے فقہی اختلاف کے بجائے بادشاہی اختیارات کے پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے، فقہی اختلاف اس کا باعث ہوتا تو تعداد دس نہیں آٹھ ہوتی، یہ عالمِ اسلام بالخصوص سعودی عرب کے اصحابِ علم کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

۱۰ اپریل ۲۰۲۲ء

مہر کی رقم کے بارے میں عام طور پر سوال کیا جاتا ہے کہ یہ کتنی ہونی چاہیے؟ عرض ہے کہ اس میں دونوں خاندانوں کی معاشرتی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے، رقم اتنی زیادہ نہ ہو کہ خاوند کے لیے بوجھ بن جائے اور اتنی کم بھی نہ ہو کہ بیوی کے لیے اس کی سہیلیوں اور خاندان میں خفت کا باعث بنے۔

۱۴ اپریل ۲۰۲۲ء

عدلیہ، انتظامیہ، پارلیمنٹ اور مسلح افواج وطنِ عزیز کے قابلِ احترام اور ذمہ دار قومی ادارے ہیں، ان کی کسی بات سے اختلاف یا ان کے کسی معاملہ میں مشورہ تو ہر شہری کا فطری حق ہے مگر ان میں سے کسی کی توہین و تحقیر ملکی مفاد کے خلاف اور قومی وقار کے منافی ہے، اس سے بہر حال گریز ضروری ہے۔

۱۶ اپریل ۲۰۲۲ء

شہزادہ چارلس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اسلام کو تشدد پسند گروہوں کے حوالے سے دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے ہم برطانوی معاشرے میں قتل، عصمت دری اور نشہ بازی وغیرہ کے واقعات سے یہاں کی زندگی کے بارے میں رائے قائم کریں، کسی معاشرے کے بارے میں اس کی انتہاؤں کے حوالے سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

۱۷ اپریل ۲۰۲۲ء

”امپورٹڈ گورنمنٹ نامنظور“ کا نعرہ بہت خوش کن ہے مگر جہاں FATF، CEDA اور IMF کے بھیجے ہوئے امپورٹڈ قوانین ڈکار لیے بغیر ہضم ہو جاتے ہوں وہاں یہ نعرہ دلفریب ہونے کے باوجود عجیب سا لگتا ہے۔

۱۹ اپریل ۲۰۲۲ء

اکبر بادشاہ کے ''دینِ الٰہی'' کی تفصیل مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی ''تاریخ دعوت و عزیمت'' میں پڑھی جا سکتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کی تعبیر و تشریح کی اتھارٹی حکومتِ وقت کے پاس ہے جو شریعت کا کوئی بھی حکم حسبِ ضرورت تبدیل کر سکتی ہے۔

۲۰ اپریل ۲۰۲۲ء

بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تو شد مئزرہ وأحیا لیلہ وأیقظ أھلہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کے لیے کمر کس لیتے تھے، خود بھی راتوں کو جاگتے اور اہلِ خانہ کو بھی ترغیب دیتے تھے۔

۲۲ اپریل ۲۰۲۲ء

پاکستان میں نفاذِ شریعت کے لیے عسکری جدوجہد کی حمایت نہیں کی جا سکتی اس لیے کہ تمام مکاتبِ فکر کے جمہور علماء اس طریقہ کار کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں، جبکہ ''دہشت گردی'' کے خلاف کاروائیوں کو امریکی ایجنڈے سے ہٹ کر قومی مفاد کے دائرے میں لانا بھی ضروری ہے۔

۲۵ اپریل ۲۰۲۲ء

بیت المقدس کے حوالے سے انڈونیشیا کی درخواست پر اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا مجوزہ اجلاس خوش آئند ہے مگر (۱) امریکی ایجنڈے کے حصار (۲) عالمی اداروں میں بے اثر نمائندگی اور (۳) قومی خود مختاری کے فقدان کے ماحول میں مسلم ممالک قراردادیں پاس کرنے کے سوا آخر کیا کر پائیں گے؟

۲۷ اپریل ۲۰۲۲ء

غداری، نااہلی اور کرپشن کے باہمی الزامات کی بجائے تمام سیاسی جماعتیں اور قومی ادارے اپنی صفوں میں ان لوگوں کو تلاش کریں جو قوم کو آپس میں لڑانے کے لیے عالمی منصوبہ بندی کے تحت حالات کو ''نوٹرن پوائنٹ'' پر لے جانے میں مصروف ہیں، ان کو بے نقاب کرنا ملک و قوم کا اوّلین مفاد ہے۔

۳۰ اپریل ۲۰۲۲ء

ترکی کے صدر طیب اردگان کا دورۂ سعودی عرب شدید حبس میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح ہے، دونوں ملک تمام تر باہمی تحفظات و شکایات کے باوجود امتِ مسلمہ کی امیدوں کا مرکز ہیں اور ہم عالمِ اسلام کے مسائل پر ان دونوں ملکوں کے "ایک پیج" پر آنے کے لیے مسلسل دعاگو ہیں۔

۲ مئی ۲۰۲۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آئیے سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید نصیب فرمائیں، قومی خودمختاری اور دین کی سربلندی کی منزل سے ہمکنار کریں، اور ہماری رمضان المبارک کی عبادات کو قبول فرماتے ہوئے آئندہ بھی خلوص اور ذوق کے ساتھ اس کی توفیق دیتے رہیں، آمین یارب العالمین۔

۳ مئی ۲۰۲۲ء

امریکی غلامی کا طوق گلے سے اتار پھینکنا ہماری سب سے بڑی قومی ضرورت ہے مگر عرب بہار کے تجربہ کے بعد یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ بعد میں آنے والی قیادت کہیں پہلے سے بھی زیادہ امریکی جال کا حصہ تو نہیں ہوگی؟

۵ مئی ۲۰۲۲ء

امریکہ اور اس کے ہمنوا عالمی اداروں کی غلامی سے نجات صرف نعروں سے نہیں ملے گی، اس کے لیے ان تمام عوامل کا جائزہ لے کر ان کا سدباب کرنا ہوگا جنہیں جواز بنا کر اسٹیٹ بینک اور دیگر قومی اداروں کی بیرونی نگرانی ہم پر مسلط کی گئی ہے، جن میں عالمی قرضے اور ان کا ناجائز استعمال سرفہرست ہے۔

۷ مئی ۲۰۲۲ء

اسلام آباد ہائی کورٹ کے سربراہ جسٹس اطہر من اللہ کا یہ کہنا قوم اور اس کے تمام طبقات کی سنجیدہ توجہ کا مستحق ہے کہ دستور اور اداروں کا احترام نہیں ہوگا تو افراتفری ہوگی، اور یہی منظر ان دنوں ہر طرف نظر آرہا ہے، ہر محبِ وطن شہری کو اس رویے سے نجات کے لیے کردار ادا کرنا ہوگا۔

۹ مئی ۲۰۲۲ء

سپریم کورٹ بار کے صدر احسن بھون کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ دستورِ پاکستان کو قومی نصابِ تعلیم میں شامل ہونا چاہیے۔ مگر اس سے قبل دستور کی نظریاتی اساس قرآن و سنت کو نصابِ تعلیم کا لازمی جزو بنانا ضروری ہے جن سے قوم کو بے خبر رکھنے کے لیے پالیسیوں کا تسلسل ”آزادی“ کے بعد سے جاری ہے۔

۱۲ مئی ۲۰۲۲ء

قومی مسائل کو ذاتی، لسانی، نسلی اور طبقاتی دائروں سے بالاتر ہو کر اجتماعی تناظر میں اسلام اور پاکستان کے حوالے سے دیکھنے کی ضرورت ہے، ورنہ یہ قوم کے ساتھ ساتھ خود اپنے ساتھ بھی ناانصافی ہو گی۔

۱۳ مئی ۲۰۲۲ء

جسٹس اطہر من اللہ کا یہ کہنا بجا ہے کہ سیاسی مقاصد (مفادات) کے لیے مذہب کا استعمال درست نہیں ہے۔ لیکن ملک کے ہر قومی شعبے میں دستور کے مطابق مذہب کو عملی مقام دیے بغیر اس سے بچنا شاید ممکن نہ ہو گا۔

۱۴ مئی ۲۰۲۲ء

اسرائیل صرف فلسطین کا نہیں پورے عالمِ اسلام کا مسئلہ ہے، اس کے بارے میں کوئی بھی ایسا فیصلہ جو مسلم اُمہ کے عمومی رجحانات کے خلاف ہوا، تب تک مؤثر رہے گا جب تک اس فیصلہ کو نافذ کرنے والی قوتیں مؤثر رہیں گی۔

۱۸ مئی ۲۰۲۲ء

سودی نظام کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے حالیہ فیصلہ پر عملدرآمد کی راہ ہموار کرنے اور مختلف النوع رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام کو وکلاء اور تاجر برادری کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہو گی ورنہ اس نحوست سے چھٹکارہ حاصل ہوتا نظر نہیں آرہا۔

۱۹ مئی ۲۰۲۲ء

قادیانی حضرات کا اصل المیہ یہ ہے کہ وہ ملتِ اسلامیہ کے اجماعی عقائد سے صریح انحراف کرتے ہوئے بھی زبردستی مسلمان کہلانے پر بضد ہیں، اور دستور کے واضح فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار بلکہ اس کے خلاف عالمی مہم جوئی کے باوجود مُصر ہیں کہ انہیں تمام حقوق و مراعات غیر مشروط طور پر دی جائیں۔

۲۰ مئی ۲۰۲۲ء

سودی نظام کے خلاف عدالتی فیصلہ پر گذشتہ تیس سالوں کے دوران دو دفعہ نظر ثانی ہو چکی ہے، اب نظر ثانی کی اپیل کا مطلب شریعت و دستور کے حکم سے صاف انکار اور بغاوت ہی سمجھا جائے گا، ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے کہ چند سالہ دنیاوی مفادات کی خاطر آخرت کی ابدی زندگی خراب نہ کریں۔

۲۱ مئی ۲۰۲۲ء

کالعدم ''تحریکِ طالبان پاکستان'' اور حکومتِ پاکستان کے درمیان امارتِ اسلامی افغانستان کے ذریعے مذاکرات خوش آئند ہیں اور ہم اسلام، پاکستان اور خطہ کے مفاد میں ان کی کامیابی کے لیے دعا گو ہیں، آمین یارب العالمین۔

۲۵ مئی ۲۰۲۲ء

سیاسی تنازعات کو پارلیمنٹ یا باہمی مذاکرات کے ذریعے نمٹانا ہی اس کا درست طریقہ ہے، اور پُرامن عوامی احتجاج بھی ہر سیاسی جماعت کا حق ہے، جبکہ ملک کو خلفشار، بدامنی اور باہمی منافرت سے بچانا سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

۲۶ مئی ۲۰۲۲ء

یاسین ملک کو سنائی جانے والی سزا جدوجہدِ آزادی کو کچلتے رہنے کی مسلسل پالیسی کا حصہ ہے، اس پر روایتی مذمتی بیانات سے زیادہ کشمیریوں کی تحریکِ آزادی کو مؤثر طور پر سپورٹ کی ضرورت ہے جو ہماری قومی ذمہ داری بھی ہے اور ملّی بھی۔

۲۷ مئی ۲۰۲۲ء

قومی اسمبلی نے الیکشن کے بارے میں سابقہ دور میں پاس کردہ قوانین میں ترامیم کی ہیں، ہماری گزارش ہے کہ مساجد و مدارس، خاندانی نظام اور اسٹیٹ بینک کے بارے میں آئی ایم ایف، سیڈا اور فیٹف کی ہدایت پر منظور کیے جانے والے قوانین پر بھی نظر ثانی ضروری ہے۔

۲۹ مئی ۲۰۲۲ء

دستور ہمارا متفقہ قومی بیانیہ اور ملّی وحدت کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی تہذیبی شناخت اور نظریاتی اساس کا عنوان بھی ہے، اس کا احترام و تحفظ ہر شہری کا فریضہ اور عملدرآمد تمام ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے۔

۳۱ مئی ۲۰۲۲ء

اسرائیل کے ساتھ تعلقات بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے نہیں بلکہ فلسطین پر غاصبانہ قبضہ اور بیت المقدس پر ناجائز تسلط کے تناظر میں ہی طے پائیں گے، اس کے علاوہ کوئی بھی کوشش نقش برآب ہوگی۔

۲ جون ۲۰۲۲ء

خیبر پختونخوا کے بعد بلوچستان کے بلدیاتی انتخابات میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کی پیشرفت دینی و نظریاتی حلقوں کے لیے نیک فال ہے، اللہ تعالیٰ مسلسل ترقیات اور کامیابیوں سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۳ جون ۲۰۲۲ء

قومی خودمختاری، معاشی آزادی اور نفاذِ شریعت کے لیے ہمیں گروہی سوچ، طبقاتی ترجیحات اور باہمی نفرت انگیزی سے بالاتر ہوکر کام کرنا ہوگا کیونکہ بیرونی دخل اندازی کے چور دروازے یہی ہیں جنہیں کنٹرول کیے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کرسکیں گے۔

۶ جون ۲۰۲۲ء

وزیراعظم میاں شہباز شریف کی طرف سے سودی نظام کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے

فیصلہ کی حمایت خوش آئند ہے، اس کے ساتھ عملدرآمد کے اقدامات کا آغاز ہو جائے تو ہم اللہ پاک کی رحمتوں کی توجہ بھی حاصل کر سکیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۷ جون ۲۰۲۲ء

ایٹمی اثاثوں کے ہر قیمت پر تحفظ کے لیے پاک فوج کا اعلان قوم کے دل کی آواز ہے، جبکہ فضا میں ہر طرف منڈلاتے ہوئے گِدھوں پر نظر رکھنا ہم سب کی مِلّی ذمہ داری ہے، اللہ پاک ہمیں ہمت اور توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۸ جون ۲۰۲۲ء

اسلاموفوبیا سے نجات محض سفارتی سرگرمیوں سے ممکن نظر نہیں آتی، اس کے لیے خلافتِ راشدہ کی طرز پر اسلام کی درست تعلیمات اور متوازن کردار دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مخالف قوتوں اور لابیوں کے پھیلائے ہوئے گمراہ کن شکوک و شبہات دور کرنا ضروری ہے۔

۹ جون ۲۰۲۲ء

نوآبادیاتی نظام اور اس کے ذریعے روزافزوں بیرونی مداخلت نے قومی وملکی معاملات کو ایسا الجھا کر رکھا ہوا ہے کہ سلجھنے کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا، اور ہماری دینی قیادتیں ہیں کہ اتحاد و یکجہتی کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے معروضی سیاست کی دلدل میں مزید دھنستی چلی جا رہی ہیں۔

۱۱ جون ۲۰۲۲ء

حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کٹ مرنے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے جبکہ حالات کی تبدیلی اور اصلاح کا راستہ اللہ و رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں کی کامل توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۱۳ جون ۲۰۲۲ء

وزیر خزانہ کی طرف سے پیش کردہ وفاقی بجٹ اور تقریر میں سودی نظام کے بارے میں مکمل خاموشی نے جن سوالات و شبہات کو جنم دیا ہے وہ نظر انداز نہیں کیے جا سکتے۔ حکومت کو سودی نظام

کے خاتمے کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے حالیہ فیصلہ کے حوالہ سے قوم کو بہرحال اعتماد میں لینا ہو گا۔

۱۴ جون ۲۰۲۲ء

برصغیر پر تاجِ برطانیہ کے قبضہ کے بعد عوامی سطح پر دینی مدارس کے اس نظام کا آغاز اس خوف کی بنا پر ہوا تھا کہ اگر دینی علوم کی تعلیم و تدریس کا انتظام نہ ہو سکا تو یہ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی زندگی سے نکل جائیں گے اور علامہ محمد اقبالؒ کے بقول یہ خطہ بھی اسپین بن جائے گا۔

۱۷ جون ۲۰۲۲ء

بیرونی معاہدات کے بوجھ تلے مسلسل پسے چلے جانے کی بجائے ان کے حصار سے نکلنے کے لیے قومی سوچ اور دینی جدوجہد درکار ہے جو گروہی، طبقاتی اور فرقہ وارانہ دائروں سے بالاتر ہو کر ہی ممکن ہو سکتی ہے۔

۲۰ جون ۲۰۲۲ء

ملکی تاریخ گواہ ہے کہ دینی سیاسی جماعتوں نے جب بھی باہمی سیاسی اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے اس کے ثمرات دیکھے ہیں۔ دینی قائدین اس حقیقت کا ادراک جتنی جلدی کر لیں اچھا ہے کہ ان کی اصل قوت ان کے مل بیٹھنے میں ہے اور جب بھی وہ متحد ہوئے ہیں عوام نے انہیں کبھی مایوس نہیں کیا۔

۲۱ جون ۲۰۲۲ء

امارتِ اسلامی افغانستان کے ترجمان کا یہ تقاضہ بالکل بجا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی بات یا معاملہ انہیں باضابطہ طور پر تسلیم کر کے حکومتی سطح پر کیا جائے۔ مسلم ملکوں خاص طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کو یہ تقاضہ نہ صرف پورا کرنا چاہیے بلکہ اپنے طور پر بھی یہ آواز بلند کرنی چاہیے۔

۲۲ جون ۲۰۲۲ء

بیرونی اداروں کی ڈکٹیشن پر کی جانے والی قانون سازی کوئی اعزاز کی بات نہیں کہ اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کی جائے۔ قومی معاملات میں بیرونی مداخلت قبول کرنا ایک المیہ ہے جس کے اسباب و عوامل کا جائزہ لینا اور اس سے نجات کی جدوجہد کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

۲۴ جون ۲۰۲۲ء

یہ درست ہے کہ عالمی اداروں کی معاشی جکڑبندی ہماری قومی مجبوری ہے، مگر کن لوگوں کی نااہلیوں اور عیاشیوں کے ذریعے قوم کو اس دلدل میں پھنسایا گیا ہے، کیا اس کا کوئی ٹریک موجود ہے؟ اور کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ بھی ہے؟ قومی خودمختاری اور دستور کی بالادستی کا مدار اس کے جواب پر ہے۔

۲۶ جون ۲۰۲۲ء

اسٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں نے سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے اور اسٹیٹ بینک کا کہنا ہے کہ ہم سپریم کورٹ میں راہنمائی حاصل کرنے کے لیے گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ عدالتی فیصلہ پر عملدرآمد رکوانا راہنمائی کی کونسی قسم ہے؟

۲۷ جون ۲۰۲۲ء

سودی نظام کے خاتمہ کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل واپس لے کر اس پر عملدرآمد کے لیے قومی کمیشن بنایا جائے تو اس سلسلہ میں مشکلات کے حل کے لیے باہمی تعاون کی صورت بن سکتی ہے، ورنہ عوامی مزاحمت کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

۲۹ جون ۲۰۲۲ء

چند روز پہلے جناب ڈاکٹر نثار احمد چیمہ نے قومی اسمبلی میں والد محترم مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے نام پر گکھڑ منڈی میں فلائی اوور برج تعمیر کرنے کی تجویز پیش کی تھی، گزشتہ روز مولانا اسعد محمود نے اسمبلی میں اس تجویز پر عملدرآمد کا اعلان کیا ہے، ہم اہلِ خاندان دونوں کے شکرگزار ہیں۔

یکم جولائی ۲۰۲۲ء

جب تک حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس لائحہ عمل سامنے نہیں آتا سودی نظام سے چھٹکارے کے حوالے سے سب اعلانات اور وعدے زبانی جمع خرچ اور وقت گزاری کے ہتھکنڈے ہیں جو ہماری حکومتیں کئی دہائیوں سے استعمال کرتی چلی آ رہی ہیں۔

۴ جولائی ۲۰۲۲ء

امریکی سپریم کورٹ نے عورت کے اسقاطِ حمل کے حق کو محدود کر دیا ہے جو پاپائے روم اور دیگر مذہبی قیادتوں کے اس موقف کی تائید ہے کہ بچے میں جان پڑ جانے کے بعد اسقاط کرنا قتل کے مترادف ہے۔

۵ جولائی ۲۰۲۲ء

مولانا فضل الرحمٰن پر اعتراض کرنے والے اور ان سے امیدیں وابستہ رکھنے والے حضرات یہ مت بھولیں کہ انہیں بھی اسی نظام سے سابقہ ہے جس میں دستور کی بالادستی، قومی خود مختاری، یا نفاذِ اسلام کے کسی فیصلے نے جب بھی ”ریڈ لائن“ کراس کرنے کی کوشش کی وہ کسی نہ کسی جال میں پھنس کر رہ گیا۔

۷ جولائی ۲۰۲۲ء

امارتِ اسلامی افغانستان کے امیر ملّا ہبۃ اللہ اخوندزادہ کا یہ مطالبہ انصاف اور امن کی پکار ہے کہ ہم سب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں ہمیں تسلیم کیا جائے، اس مطالبہ کو نظر انداز کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

۹ جولائی ۲۰۲۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سب رفقاء بزرگوں دوستوں اور احباب کو عید الاضحیٰ مبارک، اللہ پاک امتِ مسلمہ کو آزادی، خود مختاری اور نفاذِ شریعت کی حقیقی خوشیوں سے مالامال فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۱۱ جولائی ۲۰۲۲ء

سکھ مت اور قادیانیت دونوں نئی وحی اور نبوت کے عنوان سے سامنے آئے مگر سکھوں نے الگ ٹائیٹل اور شناخت اختیار کر لی جبکہ قادیانیوں نے اسلام اور مسلمانوں کے ٹائیٹل پر بے جا اصرار کر کے خواہ مخواہ جھگڑا کھڑا کر رکھا ہے۔

۱۲ جولائی ۲۰۲۲ء

گزشتہ ٹویٹ پر ایک تبصرہ یہ سامنے آیا ہے کہ بابا گورونانک صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ جب سکھ اپنے مذہب کو آسمانی مذہب اور گروگرنتھ کو الہامی کتاب مانتے ہیں تو کسی اور صراحت کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

۱۵ جولائی ۲۰۲۲ء

افغانستان میں روس کے نائب سفیر انتون لادروف کا یہ کہنا بجا ہے کہ افغان عوام کی مدد انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اسے سیاسی رنگ دیے بغیر ہونی چاہیے، اس بات پر تمام ممالک بالخصوص مسلم حکمرانوں کی سنجیدہ توجہ درکار ہے۔

۱۶ جولائی ۲۰۲۲ء

سپریم کورٹ کے جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس جواد حسن کا کہنا ہے کہ ستر سال سے عدالتی نظام میں اصلاحات نہیں ہو سکیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم سب شکوے ہی کرتے رہیں گے؟ یہ کام آخر کس نے کرنا ہے اور اس معاملہ میں عدالتِ عظمیٰ کی اپنی ذمہ داری کیا ہے؟

۱۷ جولائی ۲۰۲۲ء

امریکی صدر جو بائیڈن کے دورۂ اسرائیل اور سعودی عرب کے نتائج بتا رہے ہیں کہ اسرائیل کو عربوں سے بہرحال قبول کرانے اور سنی شیعہ خانہ جنگی کا دائرہ وسیع تر کرنے کا امریکی ایجنڈا تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے ؏ ”اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے“۔

۱۸ جولائی ۲۰۲۲ء

صدرِ پاکستان جناب عارف علوی کا ارشاد ہے کہ آزادانہ فیصلوں کے لیے معاشی استحکام ضروری ہے۔ بجا فرمایا مگر معاشی استحکام کے لیے بین الاقوامی قرضوں اور سودی نظام سے نجات ضروری ہے ؏ ”کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں“۔

۱۹ جولائی ۲۰۲۲ء

بیرونی مداخلت سے نجات اور قومی خود مختاری کی بحالی چہرے بدلنے سے نہیں قومی پالیسیوں میں

تبدیلی سے ہوگی، اس کے لیے بین الاقوامی اداروں کی ناجائز باتیں قبول کرنے سے انکار پہلی سیڑھی ہے جس پر قدم رکھنے والی قیادت قوم کی نجات دہندہ ہوگی۔

۲۱ جولائی ۲۰۲۲ء

ملک میں قرآن و سنت کی عملداری کے لیے عدلیہ اور انتظامیہ کو شریعت کے ماہر جج صاحبان اور افسران فراہم کرنا ریاستی نظامِ تعلیم کی ذمہ داری ہے جس کے پورا نہ ہونے کی سزا قوم بھگت رہی ہے۔

۲۲ جولائی ۲۰۲۲ء

محرم الحرام کی آمد آمد ہے، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی صحیح یاد یہ ہے کہ ہم ان کے اسوۂ مبارکہ کو اپنا طرزِ زندگی بنانے کا ماحول بنائیں، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

۲۴ جولائی ۲۰۲۲ء

معاشرتی ماحول میں خیر و شر کی صورتحال کو دیکھتے رہنا، خیر کی حوصلہ افزائی اور شر کی حوصلہ شکنی کرتے رہنا، جسے قرآن کریم نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے تعبیر کیا ہے، یہ ایک آزادانہ ذمہ داری ہے جس کا اہتمام کوئی بھی شخص، جماعت یا طبقہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کر سکتا ہے۔

۲۵ جولائی ۲۰۲۲ء

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے جب سودی نظام کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر کے اسٹے لے رکھا ہے تو وہ اسی فیصلہ پر عملدرآمد کے لیے بنائی جانے والی ٹاسک فورس کا حصہ کیسے بن گیا ہے؟

۲۶ جولائی ۲۰۲۲ء

وفاق المدارس العربیہ کی قیادت کا دورۂ کابل خوش آئند اور وقت کی ضرورت ہے، امید ہے کہ اس سے امارتِ اسلامی افغانستان کو اپنے مسائل و مشکلات کے حل میں مدد ملے گی، اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائیں، آمین۔

۲۷ جولائی ۲۰۲۲ء

پاکستان کے قومی و دینی معاملات میں امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی مسلسل مداخلت سے ملک کے عوام اَز حد پریشان ہیں اور اس کے خلاف کسی مضبوط ردعمل کا اظہار چاہتے ہیں مگر بین الاقوامی قرضوں کے انبار تلے دبی اس قوم کو چھٹکارے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔

۲۸ جولائی ۲۰۲۲ء

مغرب کی ثقافتی یلغار کا سب سے بڑا ذریعہ بین الاقوامی معاہدات ہیں، ان کا ہر حوالے سے تجزیہ اور وضاحت ضروری ہے ورنہ ہم بحیثیت قوم نہ صرف تاریخ کے مجرم ہوں گے بلکہ عند اللہ بھی مسئول ہوں گے۔

۲۹ جولائی ۲۰۲۲ء

تاشقند میں پاکستان کے وزیرِ خارجہ بلاول بھٹو اور افغان وزیرِ خارجہ امیر خان متقی کی ملاقات خطے کے لیے نیک شگون اور دونوں ملکوں میں خیر سگالی کی علامت ہے "اللہ کرے زورِ قدم اور زیادہ"

۳۱ جولائی ۲۰۲۲ء

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے ان کے طرزِ حکمرانی اور رفاہی نظام کو اپنا کر ایک بار پھر دنیا کو خوفِ خدا اور عدل و انصاف پر مبنی طرزِ زندگی سے بہرہ ور کیا جائے، دعا کریں اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو ایسی قیادت نصیب فرمائے، آمین۔

۱۲ اگست ۲۰۲۲ء

قومی مسائل کے حل کا اس کے سوا کون سا راستہ ہو سکتا ہے کہ تمام طبقات اور ادارے دین و شریعت اور ان کی عملداری کی ضمانت دینے والے دستور کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے فرائض و حقوق میں توازن لانا شروع کر دیں۔

۱۴ اگست ۲۰۲۲ء

شعر و خطابت اُس دور میں ابلاغ کے مؤثر ترین ذرائع تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے دفاع اور دعوت کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ آج ہمیں انہی مقاصد کے لیے

ابلاغ کے اِس دور کے مؤثر ترین ذرائع اختیار کرنا ہوں گے۔

۵ اگست ۲۰۲۲ء

امام حرم الشیخ صالح بن حمید حفظہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ پر صہیونی میڈیا کی چیخ و پکار بتا رہی ہے کہ انہوں نے ملتِ اسلامیہ کے موقف و جذبات کی بھرپور ترجمانی فرمائی ہے جس پر وہ امت کے شکریہ و تبریک کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازیں، آمین۔

۷ اگست ۲۰۲۲ء

گوجرانوالہ کے ایک کمشنر ہوتے تھے غلام مرتضیٰ پراچہ صاحب ان سے میری اچھی علیک سلیک تھی، ایک دفعہ بے تکلفی سے کہنے لگے مولوی صاحب! اگر میری سیٹ پر بٹھانے کے لیے آپ کے پاس بندہ ہے تو نفاذِ شریعت کی بات کریں ورنہ اپنا اور لوگوں کا وقت ضائع نہ کریں ع ''صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے''۔

۸ اگست ۲۰۲۲ء

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدوجہد نا اہلی کے خلاف تھی کہ جس کو وہ خلافت کا اہل نہیں سمجھتے تھے اس کی بیعت سے انکار کر دیا، راہنمائی کے اس آئینے میں ہم بھی اپنے سیاسی فیصلوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

۱۰ اگست ۲۰۲۲ء

سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ اور سیدنا حضرت امام حسینؓ کے تذکرہ کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ عدل و انصاف اور سادگی پر مبنی نظام کے قیام کی کوشش کی جائے اور تعیش و تکلفات، پروٹوکول و پرسٹیج، اور قانون و نظم سے بالا ہونے کے اس ماحول سے نجات کے لیے ہر قسم کی قربانی دی جائے۔

۱۱ اگست ۲۰۲۲ء

وطنِ عزیز پون صدی گزر جانے کے باوجود جغرافیائی طور پر بھی نامکمل ہے اور اپنے قیام کے مقاصد کے حوالے سے بھی، یومِ آزادی ہمیں اپنے بزرگوں کی محنت اور قربانیوں کی یاد دلاتے ہوئے پاکستان اور اس کے مقاصد کی تکمیل کا درس دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق سے نوازیں، آمین یارب

العالمین۔

۱۲ اگست ۲۰۲۲ء

عالمی معاہدات اور اداروں کے ذریعے جو بیرونی تسلط ہم پر قائم ہو چکا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ جس طرح آزادی کے حصول کے لیے محنت کی گئی تھی اسی طرح آزادی کے تحفظ اور قومی خود مختاری کی بحالی کے لیے ہمہ گیر جدوجہد منظم کی جائے جس میں قوم کے تمام طبقات اپنا کردار ادا کریں۔

۱۴ اگست ۲۰۲۲ء

یہ وہ پاکستان ہے جس کے متعلق قائداعظم نے فرمایا تھا کہ اس کا دستور قرآن ہوگا اور یہاں کا نظام اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے گا۔ اس اعلان پر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی قیادت میں ہزاروں علماء نے رائے عامہ کو بیدار و منظم کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا۔

۱۴ اگست ۲۰۲۲ء

یومِ آزادی پر وزیراعظم نے "میثاقِ معیشت" کی بات کی ہے جس نے اس سے قبل کیے جانے والے "میثاقِ جمہوریت" کا حشر یاد دلا دیا ہے جبکہ قوم کو اصل ضرورت "میثاقِ شریعت" کی ہے جو تمام مشکلات کا حل ہے۔

۱۵ اگست ۲۰۲۲ء

یہ "بے خبری" محض اتفاقی نہیں بلکہ ملک کے تعلیمی نظام و نصاب سے اسلام اور نظریۂ پاکستان کے بارے میں معلومات و مواد کو دھیرے دھیرے خارج کر کے اس کا ماحول پیدا کیا گیا ہے اور اس خود ساختہ ماحول میں آج کی نسل کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ نظریۂ پاکستان آخر کیا چیز ہے؟

۱۶ اگست ۲۰۲۲ء

ہمارے ہاں یہ رویّہ پختہ ہوتا جا رہا ہے کہ کسی بھی مسئلہ پر کتنی ہی سنجیدہ بات کی جائے اس پر تبصرے یہی سامنے آتے ہیں کہ جی فلاں تو یہ کر رہا ہے اور فلاں تو یہ کہتا ہے، جس سے اصل بات گم ہو جاتی ہے بس فلاں فلاں ہی منظر پر رہتے ہیں۔

۱۶ اگست ۲۰۲۲ء

امریکی کانگریس کے سابق اسپیکر نیوٹ گنگرچ نے کہا تھا کہ جو مسلمان شریعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں امریکہ سے نکال دیا جائے کیونکہ شریعت مغربی تہذیب سے مطابقت نہیں رکھتی۔ جبکہ ہمارے بعض دانشوروں کا کہنا ہے کہ اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی تہذیبی کشمکش نہیں ہے محض مفادات کی جنگ ہے۔

۱۷ اگست ۲۰۲۲ء

پنجاب اسمبلی پرائیویٹ سود کی ممانعت کا بل منظور کرنے پر مبارکباد کی مستحق ہے مگر اصل ضرورت وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر اپیلیں واپس لے کر اس پر عملدرآمد کی راہ ہموار کرنے کی ہے۔

۱۸ اگست ۲۰۲۲ء

خلافتِ راشدہ سے لے کر خلافتِ عثمانیہ اور مغل سلطنت تک مساجد کے خطباء کو کبھی اس بات کا پابند نہیں کیا گیا کہ وہ جمعۃ المبارک کے خطابات اور عمومی دینی بیانات میں سرکاری طور پر لکھی گئی تقاریر پڑھ کر سنائیں اور اپنی طرف سے کوئی بات نہ کریں، حتیٰ کہ اکبر بادشاہ کے دور میں بھی نہیں۔

۱۹ اگست ۲۰۲۲ء

سیاست، معیشت، ٹیکنالوجی، عسکریت اور وسائل پر تصرف کی دوڑ میں ہم مغرب سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اب صرف دین وثقافت کا میدان ہے جس میں مغرب کو مطلوبہ کامیابی نہیں مل رہی اور اسے اعتراف ہے کہ وہ عام مسلمان کا خدا اور رسول کے ساتھ عقیدہ و محبت کا تعلق توڑنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا۔

۲۰ اگست ۲۰۲۲ء

اسلام دشمن قوتیں مستحکم، منظم اور متحد ہیں؛ ان کے وسائل مجتمع اور ترقی یافتہ ہیں؛ اور ترجیحات طے شدہ ہیں۔ عالمِ اسلام منتشر اور غیر مستحکم ہے، اپنے وسائل پر اس کا کنٹرول نہیں، بیشتر حکومتیں دشمن کی مطیع ہیں، اور ترجیحات تو رہیں ایک طرف اس کے اہداف بھی واضح طور پر متعیّن نہیں ہیں۔

۱۲۱گست ۲۰۲۲ء

مسلسل بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریاں متاثرہ ہم وطنوں کی فوری امداد کے ساتھ ساتھ بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہونے اور گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف بھی توجہ دلا رہی ہیں، اللہ پاک ہم سب کو توفیق دیں، آمین یارب العالمین۔

۱۲۲گست ۲۰۲۲ء

تمام احباب سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی بحالی اور امداد کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر شریک ہوں اور اپنے علاقوں میں اس کے لیے منظم اور مربوط محنت کا اہتمام کریں، ایسے حالات میں متاثرین کی امداد نفلی عمرہ اور حج پر بھی ترجیح رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں، آمین۔

۱۲۳گست ۲۰۲۲ء

سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے سعودی عرب کے دورے کے دوران ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ سعودی جب تک عقیدہ کی تعلیم دینا ترک نہیں کریں گے اور اپنے نصابِ تعلیم سے عقیدہ کی تلقین کا عنصر خارج نہیں کریں گے "دہشت گردی" کے خلاف عالمی مہم میں ان کی شرکت پر اعتماد قائم نہیں ہو گا۔

۱۲۴گست ۲۰۲۲ء

ریاستی اداروں کا احترام قومی تقاضہ ہے اور اس کا ماحول قائم رکھنا قوم کے ساتھ ساتھ خود ریاستی اداروں کی بھی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز کو ہر طرح کے خلفشار سے بچائے۔

۱۲۵گست ۲۰۲۲ء

سیلاب کی تباہ کاریوں کے ظاہری اسباب کا جائزہ لینے اور ان کے حوالے سے تحفظ کے اقدامات کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے باطنی اسباب اور روحانی عوامل کی طرف توجہ دی جائے اور ان کو دور کرنے کے لیے بھی اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ محنت کی جائے۔

۱۲۵گست ۲۰۲۲ء

اسلام اور مسلمانوں کے تشخص کے بارے میں مغرب کے زیر اثر عالمی میڈیا کا رویہ غیر متوقع

نہیں ہے، کیونکہ وہ یہ بات اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مغرب نے آسمانی تعلیمات سے انحراف وبغاوت کے فلسفے پر مبنی جو ثقافت دنیا میں متعارف کرا رکھی ہے اس کی راہ میں اسلام ہی ایک مضبوط رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے۔

۲۷ اگست ۲۰۲۲ء

سیلاب اور بارشوں سے تباہی کی جو صورتحال بن چکی ہے ہمیں اور معاملات پر بحث میں وقت صَرف کرنے کی بجائے متاثرین کے تحفظ اور بحالی کے کاموں پر توجہ دینی چاہیے اور اپنی بساط کے مطابق جس قدر ہو سکے امداد کا بندوبست کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں۔

۲۸ اگست ۲۰۲۲ء

تمام باہم برسرپیکار سیاستدانوں سے اللہ کے نام پر درخواست ہے کہ آپس کی "تو تو میں میں" چند روز کے لیے روک دیں اور ساری توجہ سیلاب زدگان کی مدد اور بحالی پر مرکوز رکھیں، اللہ پاک سب کا بھلا کریں۔

۳۱ اگست ۲۰۲۲ء

سپریم کورٹ کے ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا پر اس کے نام پر جتنے بھی اکاؤنٹ ہیں سب جعلی ہیں اس کا اپنا کوئی اکاؤنٹ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ سوشل میڈیا کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف جو مقدمات درج کیے گئے ہیں ان کی قانونی پوزیشن ہے؟

۲ ستمبر ۲۰۲۲ء

سیلاب کے متاثرین کی مدد اور بحالی کے لیے پاک فوج، دینی حلقوں اور رفاہی اداروں کی مساعی لائقِ تحسین ہیں، اللہ پاک مزید ہمت و توفیق کے ساتھ جزائے خیر سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۳ ستمبر ۲۰۲۲ء

حصولِ روزگار کے لیے بیرون ملک جانے کے رجحان کو کسی نظم وضبط کے دائرہ میں لانا ضروری ہے اور حکومت کو اس سلسلہ میں ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ باہر جانے والی افرادی قوت ملک و قوم کے لیے اقتصادی لحاظ سے فائدے کا ذریعہ بننے کے ساتھ ساتھ قومی وقار میں اضافے کا

باعث بھی بنے۔

۴ ستمبر ۲۰۲۲ء

ملک بھر کے احباب سے گذارش ہے کہ یومِ دفاعِ پاکستان اور یومِ تحفظِ ختمِ نبوت کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیلاب زدگان کی مدد اور بحالی کے کاموں میں بھی محنت جاری رکھیں، جزاکم اللہ خیراً۔

۵ ستمبر ۲۰۲۲ء

تحفظِ ختمِ نبوت کا تقاضہ نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اس مسئلہ پر بار بار قومی وحدت کا اظہار بھی ہے تاکہ بیرونی دخل اندازی کا راستہ روکا جا سکے اور سازشوں کے مشترکہ مقابلے کا ماحول قائم رہے۔

۷ ستمبر ۲۰۲۲ء

جینڈر سائیڈ اویرنس پروجیکٹ کی بانی بیورلی ہل کے ایک بیان کے مطابق ہر سال لاکھوں بچیاں پیدائش سے قبل ہی زندگی کے حق سے محروم کر دی جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی وجوہات خشیة املاق اور من سوء ما بشر به ذکر کی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رسمِ بد سے عرب معاشرے کو پاک کر دیا تھا۔

۱۰ ستمبر ۲۰۲۲ء

ہمارے علمی ودینی مراکز کو ان عالمی معاہدات کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے جو مسلم دنیا کو سیاسی، معاشی اور تہذیبی ہر حوالے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ اگر ہم انہیں فوری طور پر تبدیل نہیں کر سکتے، کم از کم نشاندہی کر کے دنیا کے انصاف پسند لوگوں کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں۔

۱۲ ستمبر ۲۰۲۲ء

مغربی جمہوریت اور کمیونزم کی سرد جنگ ختم ہونے کے بعد مغربی لابیاں اور ذرائع ابلاغ ایک منظم مہم کے تحت اسلام کو سولائزیشن مخالف اور انسانی حقوق سے محروم کرنے والے مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں، جس کا مقصد عالمی رائے عامہ اور نئی مسلمان نسل میں اسلام کے متعلق بے یقینی پیدا کرنا ہے۔

۱۴ ستمبر ۲۰۲۲ء

مغربی لابیاں مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ اسلامی خلافت کا نظام آج کی دنیا کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ جبکہ مسلم دنیا کے مقتدر طبقوں کی خودسپردگی کی کیفیت یہ ہے کہ اپنے نظریاتی تشخص، تہذیبی امتیاز اور دینی پہچان سے دستبرداری تک سے گریز نہیں کیا جا رہا۔

۱۶ ستمبر ۲۰۲۲ء

قومی و ملّی مسائل کے عملی حل سے پہلے ان کی فکری بنیادوں اور تہذیبی پس منظر کا واضح ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح ایمان وعقیدہ کے رسوخ اور احکامِ شریعہ پر مخلصانہ عمل کے لیے فکری و ذہنی اطمینان کی ضرورت کو نظرانداز کر کے ہم اسلامائزیشن کی طرف مؤثر پیشرفت نہیں کر سکتے۔

۲۰ ستمبر ۲۰۲۲ء

نابینا، گونگے اور بہرے افراد کی طرح خواجہ سرا بھی نسلِ انسانی کے معذور افراد ہیں، ایک طبقہ کے طور پر ان کے حقوق و مفادات کا تحفظ ضروری ہے مگر انہیں ایک الگ جنس قرار دے کر معاشرتی ماحول کو غیر متوازن کر دینا کوئی معقول طرزِ عمل نہیں ہے۔

۲۲ ستمبر ۲۰۲۲ء

حبیب جالب مرحوم نے آج کے دور کی عکاسی کرتے ہوئے ہی کہا تھا:

جو پہنو ہم کو پہناؤ پھر اسلام کی بات کرو
گھر گھر جیون دیپ جلاؤ پھر اسلام کی بات کرو
کوٹھی بیس کنالوں کی اور نیچے ایک پجارو بھی
ہم کو سائیکل ہی دلواؤ پھر اسلام کی بات کرو
دیکھو کچھ تو رہ بھی گیا ہے اپنے دیس خزانے میں
کھاؤ لیکن تھوڑا کھاؤ پھر اسلام کی بات کرو
اللہ ہو کا ورد بجا ہے نبی کے گن بھی ٹھیک مگر
کچھ تو ان کا رنگ دکھاؤ پھر اسلام کی بات کرو

توڑو یہ کشکول گدائی اترو قرض کی سولی سے
امریکہ سے جان چھڑاؤ پھر اسلام کی بات کرو

۲۴ ستمبر ۲۰۲۲ء

ٹرانسجینڈر پرسنز ایکٹ ۲۰۱۸ء کا اتنی دیر تک ابہام میں رہنا بیرونی لابیوں کی سرگرمیوں سے ہماری غفلت کا نتیجہ ہے، ہمیں قومی و ملّی معاملات میں اپنی توجہ درست رکھنے کی ضرورت ہے۔

۲۶ ستمبر ۲۰۲۲ء

دنیا کے بہت سے حلقے مسلسل اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ پاکستان کی اسلامی شناخت ختم کر کے اسے ایک سیکولر ملک کا روپ دیا جائے، ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

۳۰ ستمبر ۲۰۲۲ء

دینِ اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیتے ہوئے دستور میں طے کیا گیا ہے کہ ملک میں قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون نافذ نہیں کیا جائے گا اور قرآن و سنت کے قوانین کو بتدریج ملک میں نافذ العمل بنایا جائے گا، اور یہ صرف پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کی ملّی ذمہ داری ہے۔

۱۲ اکتوبر ۲۰۲۲ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسلام کو پوری نسلِ انسانی کا مذہب قرار دے کر رنگ، نسل، علاقہ اور زبان کی تفریق سے بالاتر معاشرے کی عملی شکل دنیا کے سامنے پیش کی تھی، مگر ہم آج پھر اس مقام سے نیچے اتر کر رنگ، نسل، علاقہ اور زبان کی قومیتوں کے دائرے میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔

۱۵ اکتوبر ۲۰۲۲ء

ٹیکسوں کی ضرورت و اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے، لوگ ٹیکس دیتے ہیں اور بہت سے نہ دینے والے بھی دینے کے لیے تیار ہیں، مگر ٹیکسوں کے تعیّن اور وصولی کے نظام کو منصفانہ اور شفاف بنائے بغیر اس سلسلہ میں اعتماد کی فضا قائم نہیں کی جا سکتی۔

۱۲ اکتوبر ۲۰۲۲ء

صدر محمد ایوب خان مرحوم کے دورِ اقتدار میں ان کے بھائی سردار بہادر خان مرحوم نے جب ایک موقع پر قومی اسمبلی کے فلور پر یہ کہا کہ پاکستان میں کوئی حکومت بھی امریکہ کی مرضی کے بغیر قائم یا تبدیل نہیں ہوتی تو میرے جیسے سیاسی کارکنوں کو اس وقت بہت تعجب ہوا تھا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۲ء

قرآن کریم غور وفکر اور تدبر کی دعوت دیتا ہے اور فقہ واجتہاد اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل ہیں لیکن عقل کو حکمران کی نہیں بلکہ معاون کی حیثیت دی گئی ہے، تاریخ گواہ ہے کہ عقل کبھی حکمران نہیں رہی، وہ جب وحیٔ الٰہی کی معاون نہیں بنتی تو اسے طاقت یا خواہشات کی چاکری کرنا پڑتی ہے۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

چند سال قبل سوئس بینک کے ایک ڈائریکٹر نے کہا تھا کہ سوئس بینکوں میں پاکستانیوں کی اتنی رقوم پڑی ہیں کہ اگر انہیں استعمال کیا جائے تو پاکستان تیس سال تک ٹیکس فری بجٹ بنا سکتا ہے اور پاکستانیوں کو چھ کروڑ سے زائد ملازمتیں دی جا سکتی ہیں۔

۲۴ اکتوبر ۲۰۲۲ء

جاپان نے کابل میں اپنی سفارتی سرگرمیاں بحال کرنے اور امارتِ اسلامی افغانستان کے ساتھ تعلقات کا آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو بہت خوش آئند ہے اور مسلم حکومتوں کے لیے ایک گائیڈ لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء

خلافتِ عثمانیہ کے بعد سب سے پہلے ترکی کو مجبور کیا گیا کہ وہ سیکولرازم کو دستور و قانون کی حیثیت دے، لیکن عام ترکوں نے آج تک اس لامذہبی فلسفہ کو قبول نہیں کیا اور اب بھی وہ دینِ اسلام کے ساتھ اپنی کمٹمنٹ کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں، باقی مسلم دنیا کی بھی کم و بیش یہی صورتحال ہے۔

۳۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

ملک کی عمومی صورتحال ایک بار پھر خبردار کر رہی ہے کہ ہم گروہی، طبقاتی، علاقائی اور فرقہ وارانہ

تعصبات و ترجیحات سے بالاتر ہو کر ملکی وحدت، قومی خود مختاری اور ملک و قوم کی دینی شناخت کے تحفظ کے لیے محنت کریں، ورنہ حالات کی بہتری کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

۲ نومبر ۲۰۲۲ء

اسلام نے مختلف اقوام میں پہنچنے کے بعد ان پر اثرانداز ہونے کے لیے اکھاڑ پچھاڑ کی بجائے موافقت اور ایڈجسٹمنٹ کی حکمتِ عملی اختیار کی تھی، اور ان کی ثقافت کے صرف ان حصوں کی نفی کی تھی جو اسلام کے بنیادی عقائد و احکام سے متصادم ہوئے، باقی روایات و اقدار کو قبول کرنے میں بخل نہیں دکھایا۔

۳ نومبر ۲۰۲۲ء

عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے افغانستان کی طالبان حکومت کے ساتھ مذاکرات کی حمایت خوش آئند ہے جسے ذمہ دار حلقوں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

۸ نومبر ۲۰۲۲ء

افغانستان سے متعلقہ مسائل کا حل امارتِ اسلامی افغانستان کی حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے ساتھ مذاکرات کی صورت میں ہی سامنے آئے گا، ورنہ دباؤ کے ساتھ باتیں منوانے اور بدنام کرنے کی روش سے خاطر خواہ نتائج نہیں ملیں گے۔

۹ نومبر ۲۰۲۲ء

اقبالؒ مسلم اُمہ کی تہذیبی شناخت کی علامت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ محبت کا منادی ہے، اسے خراجِ عقیدت اس کے اسی جذبہ کی پیروی میں ہے۔

۱۱ نومبر ۲۰۲۲ء

سودی نظام کے خاتمہ کے حوالے سے وفاقی وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار کے اعلان کا ہم سابقہ سرکاری اعلانوں کی طرح خیر مقدم ہی کریں گے، اللہ ہمیں بحیثیت قوم سرکاری و غیر سرکاری سطح پر اس کے لیے سنجیدہ عملی اقدامات کی توفیق دیں، آمین۔

۱۲ نومبر ۲۰۲۲ء

ایسی جمہوریت جس میں عوام کے منتخب کردہ نمائندے اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے احکام و قوانین کے تابع رہ کر فیصلے کریں تو یہ جمہوریت اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہے بلکہ اسلام خود اس کا علمبردار ہے۔

۱۶ نومبر ۲۰۲۲ء

سودی نظام کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف عدالتِ عظمیٰ میں دائر سرکاری اپیلوں کی واپسی کا اعلان خوش آئند ہے لیکن تمام اپیلوں کی واپسی کے بغیر فیصلہ پر عملدرآمد نہیں ہو سکے گا، اس کی کوئی تدبیر؟

۱۸ نومبر ۲۰۲۲ء

مغربی ملکوں میں جو لوگ مسلم دنیا کے اس دورِ انحطاط میں اسلام قبول کر رہے ہیں ان کے بارے میں جہاں مغربی حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے وہاں اس بات پر ریسرچ کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ مغربی اور یورپی نسلوں کے لوگوں کے مسلمان ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

۲۳ نومبر ۲۰۲۲ء

تمام ریاستی ادارے، قومی طبقات اور دینی و سیاسی جماعتیں اگر دستورِ پاکستان کا احترام کرتے ہوئے اس کی حقیقی عملداری کے لیے سنجیدہ ہو جائیں تو کسی بھی نوعیت کے بحران سے نمٹنا مشکل نہیں رہے گا، آزمائش شرط ہے۔

۲۴ نومبر ۲۰۲۲ء

جنرل حافظ عاصم منیر کی بطور آرمی چیف تقرری نیک فال ہے، انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے ہماری دعا ہے کہ ان کے سینے میں قرآن کریم کا نور ملک و قوم کی بہتری کا ذریعہ بن جائے، آمین۔

۲۶ نومبر ۲۰۲۲ء

پاکستان کی مسلح افواج کے ماٹو میں ''جہاد'' کا لفظ شامل ہے مگر جہاد کی اصطلاح کو ایک عرصہ سے بین الاقوامی سیکولر لابیوں نے جس منفی مہم کا نشانہ بنا رکھا ہے اس کے مقابلے میں جہاد کے لیے قوم کی ذہن

سازی کا ماحول دکھائی نہیں دے رہا، یہ ہماری سیاسی وعسکری قیادت کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

یکم دسمبر ۲۰۲۲ء

مرکز الاقتصاد الاسلامی اور وفاق ایوانہائے صنعت وتجارت پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کا قومی حرمتِ سود سیمینار سودی نظام کے خاتمہ پر قومی اتفاقِ رائے کا مظہر ہے، مگر یہ معاملہ مسلسل، مربوط اور عملی جدوجہد کا طلبگار ہے۔

۳ دسمبر ۲۰۲۲ء

اقوامِ متحدہ کے منشور اور قراردادوں سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر مسلم ممالک اپنے قانونی نظاموں کو ان کے مطابق بناتے ہیں تو انہیں نکاح، طلاق، وراثت، زنا، شراب، چوری، ڈکیتی، قذف، ارتداد اور ناموسِ رسالت جیسے بہت سے معاملات میں قرآن وسنت کے صریح احکام سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

۵ دسمبر ۲۰۲۲ء

عقائد واحکام کی تعبیر وتشریح کی اپنی اپنی چھلنیاں سب نے تھام رکھی ہیں، جو اس میں سے گزر جائے وہ حق باقی سب باطل، اسی ذوق ومزاج نے امت کے ہر اجتماعی کام کا راستہ روک رکھا ہے۔

۸ دسمبر ۲۰۲۲ء

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن کی طرف سے ملک میں ہم جنس پرستی کے حوالے سے پابندیوں کا اعلان خوش آئند اور لائقِ تحسین ہے۔ انسانی شرافت اور خاندانی نظام کے تحفظ کے لیے تمام ممالک بالخصوص مسلم حکومتوں کو ایسا کرنا چاہیے۔

۱۰ دسمبر ۲۰۲۲ء

تصویر کا ایک رخ یہ ہے کہ حلال وحرام کے تصور سے آزاد "فری سوسائٹی" کا جو فلسفہ گزشتہ دو صدیوں سے مسلمان معاشروں کو گھول کر پلانے کی عالمگیر کوشش جاری ہے وہ ابھی تک ہضم نہیں ہو رہا۔ جبکہ دوسرا رخ یہ ہے کہ آج کے ایک عام مسلمان کے سامنے حلال وحرام کا نقشہ پوری طرح واضح نہیں ہے۔

۱۱ دسمبر ۲۰۲۲ء

مولانا فضل الرحمٰن کو حافظ حسین احمد کے گھر میں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اللہ پاک نظرِ بد سے بچائیں اور اس کا مصداق بنادیں کہ

بڑا مزہ اس ملاپ میں ہے
جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

آمین یارب العالمین

۱۳ دسمبر ۲۰۲۲ء

عالمِ اسلام میں اسلامی معاشی نظام کے تعطل پر کم و بیش دو صدیاں گزر گئی ہیں اور استعماری ممالک کے تسلط کے دوران مسلم ممالک کی معیشتوں کو جس بری طرح سودی شکنجے میں جکڑ دیا گیا ہے اس سے نکلنے کے لیے جو تجرباتی اور تدریجی عمل ضروری ہے اس کی حوصلہ شکنی نہیں ہونی چاہیے۔

۱۶ دسمبر ۲۰۲۲ء

یومِ سقوط ڈھاکہ پر ہر سال غم و صدمہ کا میڈیا پر اظہار کیا جاتا ہے جو قومی جذبات و احساسات کا مظہر ہے مگر اس کے ساتھ اس کے اسباب و عوامل کی نشاندہی اور تلافی کے اقدامات بھی ضروری ہیں۔

۱۷ دسمبر ۲۰۲۲ء

ایک المیہ یہ ہے کہ مکاتبِ فکر کے درمیان مناقشت و مسابقت کی فضا نے باہم مل بیٹھنے کے راستے مسدود کر رکھے ہیں، اگرچہ نفاذِ اسلام اور ختمِ نبوت جیسے مشترکہ مقاصد کے لیے مذہبی قیادتیں بوقتِ ضرورت مل بیٹھتی ہیں لیکن یہ ناکافی ہے، دینی راہنماؤں اور کارکنوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

۱۸ دسمبر ۲۰۲۲ء

شریعتِ اسلامیہ کے سارے احکام حکومت و اقتدار سے متعلق نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر ایسے ہیں جن پر عملدرآمد کے لیے کسی انتظامی یا قانونی ڈھانچے کی ضرورت نہیں ہے؛ ہم اپنے وجود، خاندان اور ماحول پر آزادی کے ساتھ ان کا اطلاق کر سکتے ہیں؛ ایسے احکام و قوانین کا نفاذ تو ہمیں بہرحال کرنا

چاہیے۔

۲۲ دسمبر ۲۰۲۲ء

ہمارے ہاں عموماً سیکولرازم کو غیر فرقہ وارانہ حکومت کے معنی میں پیش کر کے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ سیکولرازم کی بنیاد مذہب کی نفی پر نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد کسی ایک فرقہ پر دوسرے فرقہ کی بالادستی کو روکنا ہے، ہمارے خیال میں یہ مذہب کو سیاست سے دور رکھنے کے لیے محض ایک فریب کاری ہے۔

۲۳ دسمبر ۲۰۲۲ء

خواتین کی تعلیم کے حوالے سے امارتِ اسلامی افغانستان سے سعودی عرب اور اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کا تقاضہ قابلِ توجہ ہے، طالبان حکومت کو اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور اہلِ علم کی مشاورت سے کوئی راستہ نکالنا چاہیے۔

۲۶ دسمبر ۲۰۲۲ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی بیماریوں کے علاج معالجے کی تلقین فرمائی ہے اور بعض علاج خود بھی تجویز کیے ہیں، اس لیے انسانی بیماریوں کا علاج اور ان کے لیے تحقیق و محنت، خدمتِ خلق ہونے کے ناتے عبادت اور سنتِ رسولؐ بھی شمار ہوتا ہے۔

۲۹ دسمبر ۲۰۲۲ء

ہمارے معاشرے میں عورت بہت حوالوں سے مظلوم ہے اور اس کے بہت سے شرعی حقوق یہاں دبائے جا رہے ہیں لیکن اس محاذ پر دینی حلقوں کی کوئی واضح نمائندگی موجود نہیں ہے، سیکولر حلقے اور این جی اوز ہی حقوقِ نسواں کے شعبہ میں جدوجہد کرتے اور اپنے ایجنڈے کے حوالے سے اسے کیش کرواتے نظر آتے ہیں۔

۲۰۲۳ء

۲ جنوری ۲۰۲۳ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیثِ مبارکہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ماحول ختم ہو جانے کو معاشرتی فساد اور خرابیوں کا ذریعہ بتایا ہے، اور امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے کا سلسلہ ترک کرنے کا وبال صرف غلط اعمال کرنے والوں تک ہی محدود نہیں رہتا۔

۳ جنوری ۲۰۲۳ء

ہمارا سب سے بڑا مسئلہ قومی خود مختاری کی بحالی اور تحفظ ہے، جب تک ہم ملکی معاملات میں غیر ملکی مداخلت سے نجات حاصل نہیں کر لیتے اور اپنے فیصلے خود کرنے میں آزاد نہیں ہو جاتے، اس وقت تک اپنا کوئی بھی مسئلہ قومی و ملّی تقاضوں کے حوالے سے حل نہیں کر سکتے۔

۴ جنوری ۲۰۲۳ء

افغانستان میں امن پاکستان کی ضرورت ہے مگر اس کے لیے زمینی حقائق اور تہذیبی ماحول کا ادراک و اعتراف اس سے بھی زیادہ ضروری ہے، اور ہمیں اب امریکی ٹرک کی بتیوں سے بہر حال چھٹکارا حاصل کرنا ہو گا۔

۷ جنوری ۲۰۲۳ء

دینی مدارس کے وفاقوں کے ساتھ حکومتی گفت و شنید خوش آئند ہے مگر دینی تعلیم کے بارے میں مغربی ایجنڈے سے فاصلہ قائم رکھنا اس کی کامیابی کے لیے ضروری ہے ورنہ نتائج پہلے سے مختلف نہیں ہوں گے۔

۹ جنوری ۲۰۲۳ء

چین کے ساتھ امارتِ اسلامی افغانستان کا معاہدہ ان کی آزادانہ قومی پالیسی کا آئینہ دار ہے اور مسلم ممالک کی سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہی آزادانہ قومی طرز عمل ہے، اللہ پاک سب کو نصیب فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۱۱ جنوری ۲۰۲۳ء

آج مغرب کے ذرائع ابلاغ مسلسل یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اسلام عورتوں کی تعلیم کا مخالف ہے، حالانکہ مسلمانوں کے ہاں اس دور میں علمی و تحقیقی کام کرنے والی بے شمار خواتین تاریخ کے ریکارڈ پر ہیں جب خود مغرب نے ابھی عورتوں کی تعلیم کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔

۱۲ جنوری ۲۰۲۳ء

اس کٹھن گھڑی میں وطنِ عزیز کی معقول امداد پر ہم عالمی برادری کے شکر گذار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ امداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تہذیبی تشخص کے حوالے سے کسی ایجنڈے کے ساتھ مشروط نہیں ہوگی۔

۱۴ جنوری ۲۰۲۳ء

خواتین کی تعلیم کے حوالے سے اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے مطالبہ پر امارتِ اسلامی افغانستان کا مثبت ردعمل حوصلہ افزا ہے۔ باہمی افہام وتفہیم کے ساتھ افغان قوم کے مسائل و مشکلات میں ان کی راہنمائی اور معاونت امتِ مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

۱۵ جنوری ۲۰۲۳ء

مغربی تہذیب وفلسفہ کے علمبردار ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مسلمانوں کا اسلام کے ساتھ تعلق صرف رسمی نہیں ہے بلکہ وہ اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود اسلام کے معاشرتی کردار پر ایمان رکھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ ان کی عقیدت و محبت ہر دور میں شک وشبہ سے بالاتر رہی ہے۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۳ء

کراچی کے بلدیاتی انتخابات میں جماعتِ اسلامی کی نمایاں پیش قدمی ملک بھر کے دینی حلقوں کے لیے حوصلہ افزا ہے، اللہ کرے باقی دینی جماعتوں کو بھی اپنے زیرِ اثر علاقوں میں اس سمت پیشرفت کا موقع مل جائے۔

۱۸ جنوری ۲۰۲۳ء

مذہبی رواداری کا مطلب اپنے مسلک کو چھوڑنا نہیں ہے بلکہ اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے جذبات اور بزرگ شخصیات کا احترام کرنا اور مشترکہ قومی و دینی معاملات میں باہم مل کر جدوجہد کا ماحول پیدا کرنا ہے، اہلِ علم کے اسوہ و تعامل سے ہمیں یہی راہنمائی ملتی ہے۔

۱۹ جنوری ۲۰۲۳ء

عربی قرآن و سنت کی زبان ہے اور ایک مسلمان کے لیے اس کی تعلیم اساسی حیثیت رکھتی ہے، مگر قیامِ پاکستان کے بعد سے اب تک اسے وہ درجہ نہیں مل سکا جو اس کا حق ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم معاشرے کی بنیادی ضرورت بھی ہے، حتیٰ کہ دینی مدارس میں بھی عربی زبان محض کتاب فہمی تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

۲۴ جنوری ۲۰۲۳ء

لادینی قوتیں مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح مسیحی دنیا کی اکثریت بائبل کو اپنی عملی زندگی سے لاتعلق کر چکی ہے اسی طرح مسلمانوں کی عملی زندگی کا تعلق بھی قرآن کریم کے ساتھ قائم نہ رہے لیکن مسلمانوں کی قرآن کریم کے ساتھ عقیدت و محبت نہ صرف قائم ہے بلکہ بحمد اللہ تعالیٰ بڑھتی جا رہی ہے۔

۲۶ جنوری ۲۰۲۳ء

وہ قوانین جو مغربی معاشروں کے تناظر میں پاکستانی خواتین کے حقوق کے عنوان سے منظور کیے گئے ہیں اور ان میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے مغربی لابیوں اور حکومتوں کے بے جا تقاضوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے، ان پر نظر ثانی خود پاکستان کے ریاستی مذہب اسلام کی تعلیمات کا تقاضہ

ہے۔

۲۸ جنوری ۲۰۲۳ء

اللہ پر بھروسہ اور ملکی معیشت کے حوالے سے وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار صاحب کی باتیں اچھی ہیں مگر اللہ تعالٰی کی مدد حتیٰ یغیّروا ما بانفسہم کے ساتھ مشروط ہے، اسباب کے دائرے میں سب کچھ ہمیں خود کرنا ہوگا اور اس سلسلہ میں سب سے پہلا ہدف قومی خود مختاری کی بحالی ہونا چاہیے۔

۳۱ جنوری ۲۰۲۳ء

وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کا یہ کہنا بجا ہے کہ دہشت گردی کو کنٹرول کرنے کے لیے اسلام آباد اور کابل کو مل کر کام کرنا ہوگا، مگر کابل حکومت کو تسلیم کرنا اس کی اولین ضرورت ہے خواجہ صاحب اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

یکم فروری ۲۰۲۳ء

اسلام اگر مسیحیت، یہودیت، ہندوازم اور بدھ مت کی طرح شخصی زندگی اور عبادت خانوں تک محدود ہو جائے اور انسانی سوسائٹی کے اجتماعی معاملات مثلاً قانون وعدالت، سیاست و دفاع، تجارت و معاشرت وغیرہ میں کردار ادا نہ کرے تو ایسے اسلام کے خلاف محاذ آرائی میں اہلِ مغرب کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

۲ فروری ۲۰۲۳ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے داخلی معاملات میں ”امریکی اتحاد“ کی مداخلت اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی، یہ مداخلت جو قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی اب یہ کیفیت اختیار کر چکی ہے کہ ہماری قومی زندگی کے کسی بھی اہم شعبہ میں امریکہ کی رضامندی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا۔

۵ فروری ۲۰۲۳ء

یومِ کشمیر ہمارے اس عہد کی یاددہانی کا دن ہے جو ہم نے ریاست جموں وکشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے لیے کشمیری قوم سے پون صدی قبل کیا تھا، اللہ پاک ہمیں یہ عہد نباہنے کی توفیق دیں، آمین یارب العالمین۔

۹ فروری ۲۰۲۳ء

ترکیہ اور شام میں حالیہ زلزلہ سے ہونے والی تباہی بہت بڑا انسانی المیہ ہے جو پوری دنیا بالخصوص ملتِ اسلامیہ کی توجہ کا طلبگار ہے، اللہ تعالیٰ سب کو بروقت اور مؤثر مدد کرنے کی توفیق دیں، آمین یا رب العالمین۔

۱۳ فروری ۲۰۲۳ء

وزیراعظم میاں شہباز شریف کا یہ کہنا خوش آئند ہے کہ ملکی معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے مجھ سمیت اشرافیہ کو قربانی دینا ہوگی۔ مگر کیا نظامِ معیشت میں کسی اساسی تبدیلی کے بغیر یہ قربانی اسی استحصالی نظام کا حصہ تو نہیں بن جائے گی؟

۱۴ فروری ۲۰۲۳ء

سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان کی طرف سے فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی آبادکاری کو مسترد کرنے کا دوٹوک اعلان ملتِ اسلامیہ کے دل کی آواز ہے اور ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

۱۶ فروری ۲۰۲۳ء

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فکر و فلسفہ کی بنیاد دو باتوں پر تھی (۱) اپنے دور سے پوری طرح واقفیت حاصل کر کے اس کے علمی و فکری تقاضوں کو پورا کرنے کی محنت (۲) مستقبل کے حوالے سے تہذیبی اور فکری خطرات کی نشاندہی اور ان کے سدباب کے لیے قوم کی راہنمائی۔ انہی بنیادوں پر آج بھی کام کی ضرورت ہے۔

۱۸ فروری ۲۰۲۳ء

مسلم شریف کی ایک روایت میں امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے مختلف علاقوں کے مسلم حکام کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے انہیں اس لیے مقرر کیا ہے کہ وہ شہریوں کو (۱) عدل و انصاف فراہم کریں (۲) قرآن و سنت کی تعلیم دیں (۳) اور قومی خزانے سے ان کے حصے کی صحیح تقسیم کا اہتمام کریں۔

۱۹ فروری ۲۰۲۳ء

وزیر دفاع کا یہ کہنا اگر درست ہے کہ پاکستان ڈیفالٹ ہو چکا ہے تو یہ ارشاد ربانی بما کسبت ایدی الناس کا مصداق ہے، اس دلدل سے نکلنے کا راستہ لوٹے ہوئے قومی خزانے کی واپسی اور قومی خود مختاری کی بحالی کے لیے بیرونی مداخلت کے خلاف پوری قوم کا اٹھ کھڑا ہونا ہے۔

۲۱ فروری ۲۰۲۳ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعری قبیلہ کے اس معمول کو سراہا تھا کہ جب وہ معاشی تنگی اور بدحالی کا شکار ہوتے تو سب لوگ اپنی جمع پونجی اکٹھی کر کے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے تھے۔ ہماری معاشی صورتحال بھی کچھ اسی نوعیت کی حکمتِ عملی کا تقاضہ کر رہی ہے، اللہ پاک توفیق دیں، آمین۔

۲۲ فروری ۲۰۲۳ء

شام اور ترکیہ کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لیے سعودی ولی عہد کی کوششیں لائقِ تحسین ہیں اور اس سلسلہ میں اسلامی تعاون تنظیم OIC کی اپیل پورے عالمِ اسلام کی فوری توجہ کی طلبگار ہے۔ مصیبت زدہ ترکی اور شامی مسلمانوں کی بحالی کے لیے جو مدد ممکن ہو ہمیں اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

۲۷ فروری ۲۰۲۳ء

مغرب نے سائنس وٹیکنالوجی، سیاست وعسکریت اور معیشت وتجارت وغیرہ میں برتری حاصل کرنے کے ساتھ فکر وفلسفہ اور تہذیب وثقافت کے میدان میں بھی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور مسلم ممالک کے حکمران طبقات مرعوب اور بے بس ہو کر امتِ مسلمہ کو اسی راستے پر زبردستی چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۲۸ فروری ۲۰۲۳ء

امریکہ اور اس کی قیادت میں مغربی حکمران مشرقِ وسطٰی میں صرف ایسا امن چاہتے ہیں جس میں اسرائیل کے اب تک کے تمام اقدامات اور اس کے موجودہ کردار کو جائز تسلیم کر لیا جائے، اور فلسطینی عوام اسرائیل کی بالادستی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے خود کو اس کے رحم وکرم پر چھوڑ دیں۔

یکم مارچ ۲۰۲۳ء

قرآن کریم پڑھنے اور سننے سے زندگی میں برکتیں حاصل ہوتی ہیں، بیماریوں سے شفا ملتی ہے، رفتگان کو ایصالِ ثواب ہوتا ہے، قلب و ذہن کو اطمینان ملتا ہے، اور آخرت کے اجر و ثواب میں اضافہ بھی ہوتا ہے، لیکن قرآن کریم کا اصل مقصد کیا ہے؟ یہ ھُدًی لِلنّاس یعنی راہنمائی اور عمل کی کتاب ہے۔

۲ مارچ ۲۰۲۳ء

دی وائس آف امریکہ کے مطابق پاکستان کو اپنے بجٹ میں ۱۰ ارب ڈالر خسارے کا سامنا ہے، ڈیفالٹ سے بچنے کے لیے کم از کم ۳ ارب ڈالر ادا کرنے ہیں، آئی ایم ایف کی مذاکرات پر آمادگی کے لیے کیے گئے اقدامات کی وجہ سے ۲۸ فیصد مہنگائی بڑھی ہے، اور ملکی معیشت کا درآمدات پر انتہائی زیادہ انحصار ہے۔

۳ مارچ ۲۰۲۳ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کو سیّد الایام قرار دیا ہے اور اس روز تعلیمی اداروں میں چھٹی کا رواج خلیفۂ ثانی حضرت عمرؓ کے دور میں ہی ہو گیا تھا۔ تابعین میں قرآن کریم کے ایک استاد ابن مجاہدؒ نے کسی "صحتمند" شخص کو دیکھ کر کہا کہ وہ ایسے بوجھل ہے جیسے ہفتہ کا دن بچوں کے لیے بوجھل ہوتا ہے۔

۶ مارچ ۲۰۲۳ء

وما أتيتم من رباً ليربو في اموال الناس فلا يربوا عند الله (الروم ۳۹) "اور جو سود پر تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے سو اللہ کے ہاں وہ نہیں بڑھتا"۔ انسانی معیشت کے اب تک کے تجربات نے اس ارشادِ ربانی کی واضح تصدیق کر دی ہے جس کی عملی تطبیق ہی معاشی بحرانوں کا حل ہے۔

۸ مارچ ۲۰۲۳ء

یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ مہر تب دینا ہوتا ہے جب علیحدگی اور طلاق کی نوبت آجائے۔

حالانکہ اس کا تعلق طلاق سے نہیں بلکہ نکاح سے ہے کہ میاں بیوی گھر میں آباد ہو جائیں تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔ بیوی کا مہر قرض کی حیثیت رکھتا ہے اور اسے کسی دباؤ کے ذریعے "معاف" کرانا بھی غلط ہے۔

۱۲ مارچ ۲۰۲۳ء

عالمِ اسلام کی موجودہ سیاسی، معاشی اور سماجی صورتحال اس وقت برزخی کیفیت سے دوچار ہے کیونکہ نہ تو اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر وہ اسلامی معاشرہ کہلانے کی حقدار ہے اور نہ ہی وہ مغربی فلسفہ و ثقافت کو ہضم کر پا رہی ہے۔

۱۵ مارچ ۲۰۲۳ء

مسلم ممالک کے حکمران طبقات کا اگر یہ خیال ہے کہ وہ مسلم معاشروں کو "شناخت" بہتر بنانے کے نام پر مغربی فلسفہ وثقافت کے سامنے سرنڈر کے لیے تیار کر لیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے، اس لیے کہ مسلمانوں کے عقائد و اقدار کی فکری اساس قرآن و سنت پر ہے جو اصلی اور محفوظ حالت میں موجود ہیں۔

۱۸ مارچ ۲۰۲۳ء

اگر ریاستی اداروں کی بے توقیری قابلِ گرفت ہے تو ان میں گروہ بندی، اختیارات کا تجاوز، اور سیاست میں بے لچک رویوں کا فروغ بھی ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہے، اس پر ہم سب کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۱ مارچ ۲۰۲۳ء

ہمارے ہاں حفاظ کرام جو باری باری ایک دوسرے کو قرآن کریم سناتے ہیں تاکہ یاد رہے، جسے ہم دور یا تکرار کہتے ہیں، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل علیہ السلام کی سنتِ مبارکہ ہے کہ دونوں رمضان المبارک میں روزانہ عصر سے مغرب تک ایک دوسرے کو قرآن کریم سنایا کرتے تھے۔

۲۴ مارچ ۲۰۲۳ء

خلافتِ عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد مسلم اُمہ کے پاس کوئی ایسی مرکزیت موجود نہیں رہی جس کی

طرف وہ اپنے ملّی مسائل کے لیے رجوع کر سکے۔ او آئی سی (اسلامی سربراہ کانفرنس/اسلامی تعاون تنظیم) قائم ہونے پر کسی درجہ میں یہ امید قائم ہوئی تھی مگر اس کا کردار ''نشستند و گفتند و برخاستند'' سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

۲۶ مارچ ۲۰۲۳ء

قرآن کریم پڑھنا اور سننا باعثِ برکت ہے مگر اس کے ساتھ اسے سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا ہم سب کی دینی ذمہ داری اور نجات و فلاح کا ذریعہ ہے۔

۲۷ مارچ ۲۰۲۳ء

تاجِ برطانیہ کے دور میں جو ریاستیں نیم خود مختار حیثیت سے نوآبادیاتی نظام کا حصہ تھیں وہ اپنے داخلی، قانونی، عدالتی نظام کو شریعتِ اسلامیہ کے مطابق چلانے میں آزاد تھیں جیسے قلات، بہاولپور، سوات وغیرہ۔ آزاد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کم از کم صوبائی سطح پر تو اس کی گنجائش ہونی چاہیے۔

۲۸ مارچ ۲۰۲۳ء

عدالتِ عظمیٰ کی صورتحال پریشان کن ہوتی جا رہی ہے، ملک اب کسی ''جسٹس منیر'' یا ''جنرل یحییٰ'' کا متحمل نہیں ہے، سب سے گزارش ہے کہ خدارا ملک پر رحم کیا جائے۔

۲۹ مارچ ۲۰۲۳ء

امریکہ میں ترکیہ اور چین کے بغیر منعقد ہونے والی جمہوریت کانفرنس ۲۰۲۳ء میں شرکت سے معذرت پاکستان کا مستحسن اقدام ہے۔ ''جمہوریت'' جو کہ آسمانی تعلیمات اور تہذیبی تنوع کی نفی کی علامت بن کر رہ گئی ہے، اس حوالے سے بھی اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

۳ اپریل ۲۰۲۳ء

مولانا مفتی نعمان احمد مدیر ادارۃ النعمان گوجرانوالہ کے بھائی اور میرے شاگرد مفتی اسامہ رؤف نے مولانا سبحان اللہ اور حافظ عبد الحنان کے ہمراہ رمضان المبارک کے دوران عمرہ کا پروگرام بنایا تو مجھے بھی شامل کر لیا، فجزاہم اللہ احسن الجزاء، آج ہم مدینہ منورہ کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔

۶ اپریل ۲۰۲۳ء

انتخابی عمل کے ساتھ اداروں اور سیاسی پارٹیوں کی آنکھ مچولی الیکشن پر عوام کے رہے سہے اعتماد کو بھی خراب کرتی جارہی ہے جس سے اندھی طاقت کی حکمرانی کا راستہ ہی ہموار ہوگا۔

۸ اپریل ۲۰۲۳ء

فلسطینی قیادت کی یہ صدا کون سنے گا کہ مسلسل بڑھتے ہوئے اسرائیلی جارحانہ اقدامات کی صرف مذمت کافی نہیں، ان کی روک تھام کے لیے مؤثر عملی اقدامات کی ضرورت ہے؟

۱۲ اپریل ۲۰۲۳ء

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مہینہ ہے جو ہماری اصل منزل ہے، اس کے لیے دعاؤں کے ساتھ ساتھ اسباب کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ پاک سب کو توفیق دیں، آمین۔

۱۵ اپریل ۲۰۲۳ء

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سربراہ حضرت مولانا سید رابع حسنی ندویؒ کی وفات ہم سب کے لیے صدمہ کا باعث ہے، انہوں نے مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے بعد ان کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے برصغیر کے مسلمانوں کی بھرپور رہنمائی فرمائی۔

۱۷ اپریل ۲۰۲۳ء

سیاسی تناؤ کم کرنے اور قومی سطح پر مفاہمت کا ماحول بنانے کے لیے (امیر جماعتِ اسلامی) جناب سراج الحق کی کوششیں لائقِ تحسین ہیں اور یہ اس وقت ہماری سب سے بڑی قومی ضرورت ہے، ہر محبِ وطن کو ساتھ دینا چاہیے۔

۱۹ اپریل ۲۰۲۳ء

ایک عمومی مغالطہ یہ پایا جاتا ہے کہ اسلامی نظام اور حکومت کی تشکیل میں عوام اور ان کے نمائندوں کا کوئی دخل نہیں ہے اور جس طاقتور گروہ کا بس چلے وہ اقتدار پر قبضہ کر لے۔ اس غلط فہمی کی بڑی وجہ اموی، عباسی، عثمانی خلافتوں اور جنوبی ایشیا کی مسلم حکومتوں کے خاندانی پس منظر ہیں۔

۱۹ اپریل ۲۰۲۳ء

اسلامی نظام کا حقیقی معیار خلافتِ راشدہ ہے، خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے کے نسبی وارث نہیں تھے اور نہ ہی ان میں سے کسی نے خلافت پر طاقت کے ذریعے قبضہ کیا تھا، نظامِ خلافت کا احیا اسی اساس پر ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۴ اپریل ۲۰۲۳ء

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں حکومت و ریاست علاقے پر قبضہ کر کے نہیں بلکہ مسلم اور غیر مسلم تمام قبائل کو اعتماد میں لے کر باہمی معاہدہ کے ذریعے قائم ہوئی تھی، اسلامی حکومت کی تشکیل میں یہی اسوۂ نبویؐ ہے۔

۲۷ اپریل ۲۰۲۳ء

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ رسول اللہ کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین نبوت و رسالت میں نہیں بلکہ ریاست و حکومت میں منتخب کیا گیا تھا، اور انہوں نے اڑھائی سال نبوت کے نہیں بلکہ حکومت کے فرائض سرانجام دیے تھے۔

یکم مئی ۲۰۲۳ء

یومِ مئی پر مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اُسوۂ حسنہ سے راہنمائی لے کر ہی ہم انسانی معاشرہ کو صحیح راستہ دکھا سکتے ہیں۔

۴ مئی ۲۰۲۳ء

ادارے ہوں، جماعتیں ہوں، یا طبقات، جب تک دستورِ پاکستان کی بالادستی کے سامنے سپر انداز نہیں ہوں گے، جو کہ قرآن و سنت کی عملداری کا ضامن ہے، نہ باہمی کشمکش سے نجات ملے گی اور نہ قومی زندگی صحیح اور بامقصد راستے پر گامزن ہوگی۔

۵ مئی ۲۰۲۳ء

دستور میں نفاذِ اسلام کا روڈ میپ موجود ہے مگر عمل کاغذوں نے نہیں انسانوں نے کرنا ہے، ہم اپنی اپنی تاویلوں سے پیچھے ہٹیں گے تو دستور غریب کچھ کر پائے گا، اللہ پاک ہم سب کو ہدایت و توفیق

دیں، آمین۔

۸ مئی ۲۰۲۳ء

امارتِ اسلامی افغانستان کے وزیر خارجہ ملا امیر خان متقی کی پاکستان تشریف آوری اور حوصلہ افزا سرگرمیوں پر خوشی ہوئی، جبکہ باقاعدہ دعوت کے باوجود ملاقات کے لیے حاضر نہ ہو سکنا محرومی کا باعث بنا، اللہ پاک مسلسل ترقیات وبرکات سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۱۹ مئی ۲۰۲۳ء

بیرونی دخل اندازی کو روکنے کے لیے متعلقہ حکومتوں کو خط لکھنا بھی ٹھیک ہے مگر اصل کام قومی معیشت میں خود کفالت کا حصول اور ملکی نظام میں بیرونی مداخلت کو روکنے کا اہتمام ہے، ورنہ یہ دخل کاری محض مراسلوں سے رکنے والی نہیں ہے۔

۲۳ مئی ۲۰۲۳ء

ہمارے قومی معاملات میں امریکی مداخلت پاکستان بنتے ہی شروع ہو گئی تھی اور مسلسل چلی آ رہی ہے، ہم اس پر وقتاً فوقتاً آواز تو اٹھاتے رہتے ہیں مگر اس کے اسباب و عوامل کی نشاندہی کی کوئی سنجیدہ علمی کوشش نظر نہیں آ رہی، جس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

۲۵ مئی ۲۰۲۳ء

پاکستان تحریکِ انصاف کے داخلی خلفشار نے ۱۹۵۰ء کے عشرے کی پاکستان ری پبلکن پارٹی کی یاد تازہ کر دی ہے اور پرانے سیاسی کارکن آج کے نوجوانوں کو ''گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را'' کا محاورہ یاد دلا رہے ہیں، اللہ پاک ملک وقوم کی حفاظت فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

۲۷ مئی ۲۰۲۳ء

چیف جسٹس محترم کا یہ سوال بہت اہم ہے کہ کب تک الیکشن ٹال کر جمہوریت کی قربانی دی جاتی رہے گی؟ مگر یہی سوال نفاذِ اسلام کے بارے میں بھی موجود ہے، عالی جناب اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

۲۹ مئی ۲۰۲۳ء

ترکیہ کے صدارتی انتخابات میں اسلام پسند راہنما طیب اردگان کی کامیابی ترکیہ کے ساتھ ساتھ عالمِ اسلام کے بہتر مستقبل کا بھی پیش خیمہ ہے، پوری ملّت اسلامیہ مبارکباد کی مستحق ہے، اللہ پاک انہیں ترکیہ میں اسلامی اقدار و روایات کی بحالی کے سلسلہ میں کامیابیوں سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

۲ جون ۲۰۲۳ء

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے آواز اٹھانا ضروری ہے مگر اس کے لیے ان بین الاقوامی معاہدات کی بات کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے جو عملی طور پر ان کوششوں کے نتیجہ خیز ہونے میں رکاوٹ ہیں۔

۳ جون ۲۰۲۳ء

تالیف و تصنیف، تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام کا تزکیہ و اصلاح کا خانقاہی نظام بھی مسلم معاشرے کا حصہ چلا آ رہا ہے اور ہمارے ہاں قادری، سہروردی، چشتی اور نقشبندی سلسلے روحانی تربیت کے لیے مختلف مکاتبِ فکر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۶ جون ۲۰۲۳ء

دستور کی بالادستی کی بات تو سب کرتے ہیں مگر یہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی؛ مناسب ہوگا کہ ریاستی اداروں، حکومت اور اپوزیشن کے نمائندوں پر مشتمل ایک قومی کمیشن قائم کر کے قوم کو اس کنفیوژن سے نکالنے کی صورت بنائی جائے۔

۸ جون ۲۰۲۳ء

اقوامِ متحدہ کی چھتری تلے مغربی ثقافت کو دنیا کا واحد قابلِ عمل کلچر قرار دے کر باقی سب اقوام کے جداگانہ تشخص کو مٹانے کی مہم کی زد میں سب سے زیادہ اسلام آتا ہے؛ کیونکہ نکاح و طلاق، وراثت، مرد و عورت کے اختلاط، زنا و لواطت وغیرہ کی حرمت کے اسلامی قوانین اقوامِ متحدہ کے منشور سے واضح طور پر متصادم ہیں۔

۱۱ جون ۲۰۲۳ء

ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ پاکستان کے نام سے الگ ریاست کے قیام کا اصل مقصد بس مسلمانوں کا معاشی تحفظ تھا۔ چلیں تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں، تو مسلمانوں کو ہندوؤں کے معاشی غلبہ کے خوف سے نکال کر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی معاشی بالادستی کے شکنجے میں جکڑ دینا کونسی قوم پرستی ہے؟

۱۳ جون ۲۰۲۳ء

علامہ محمد اقبالؒ کے بعد مغربی فلسفہ وثقافت کا اس سطح پر ناقدانہ جائزہ لینے والا اور کوئی مفکر سامنے نہیں آیا اور اس سے بڑا المیہ یہ کہ خود اقبالؒ کے بعض نام لیوا اس معاملہ میں اقبالؒ کی راہ پر چلنے کی بجائے مغربی فلسفہ وثقافت کی نام نہاد علمی برتری کے سامنے سر بسجود دکھائی دیتے ہیں۔

۱۴ جون ۲۰۲۳ء

مغربی جمہوریت جس میں علامہ محمد اقبالؒ کے بقول "بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے" اپنی تمام تر خوبیوں وخامیوں کے ساتھ اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ اس کے نفع ونقصان کے تناسب کا اندازہ کرنا اب مشکل نہیں رہا اور اس کے مداح بھی بسا اوقات اس کی فریب کاریوں کا تذکرہ کرتے نظر آتے ہیں۔

۱۹ جون ۲۰۲۳ء

جنگِ عظیم اول میں جرمنی اور خلافتِ عثمانیہ کی شکست پر ترکیہ کی قومی خود مختاری تسلیم کرنے کے لیے مغربی اتحاد نے شرعی قوانین کی منسوخی کی جو شرط رکھی تھی اسے پورے عالمِ اسلام کے ساتھ معاہدہ قرار دیا جا رہا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر (۱۹۹۷ء تا ۲۰۰۷ء) نے کہا تھا کہ دنیا میں کہیں شریعت نافذ نہیں ہونے دیں گے۔

۲۱ جون ۲۰۲۳ء

سماج کے عمومی رجحانات کو فیصلوں کا حتمی معیار قرار دینے کا یہ منطقی نتیجہ ہے کہ مغربی معاشروں میں گناہ کا تصور معدوم ہو چکا ہے، اور سیاست وقانون کے بعد اب مذہب واخلاق بھی مادر پدر آزاد

معاشرہ کے بے لگام رجحانات کے پیچھے چلنے پر مجبور ہوگئے ہیں اور ان کا اپنا کوئی دائرہ باقی نہیں رہا۔

۲۶ جون ۲۰۲۳ء

آج کی دنیا دو گروہوں میں تقسیم ہے: ایک قانون بنانے والے اور دوسرے جن پر قانون نافذ ہے، اس تفریق کے منطقی ومنفی نتائج کو تمام تر کوششوں کے باوجود ختم نہیں کیا جا سکا، اس کا حل صرف دینِ اسلام کے پاس ہے کہ تمام انسان ایک ذات کے بنائے ہوئے قوانین واحکام کے یکساں طور پر پابند ہوں۔

۲۹ جون ۲۰۲۳ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں ارشادات میں معاشرے کے غریب، یتیم، مسکین اور دیگر مستحق افراد کے دکھ درد میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے کو ایمان کا تقاضا قرار دیا ہے، اور ترغیب دی ہے کہ اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں اور ضرورتمندوں کو تلاش کر کے انہیں خوشیوں میں شریک کریں۔

۴ جولائی ۲۰۲۳ء

تحریکِ انصاف کا "مقتدر حلقوں" کی بے وفائی اور پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونا اتنی حیرانی کی بات نہیں ہے، اس سے پہلے پاکستانی قوم ری پبلکن پارٹی، کنونشن مسلم لیگ اور تحریکِ استقلال کو بنتے اور ابھرتے ہوئے اور پھر بے رحمی کے ساتھ بکھرتے ہوئے دیکھ چکی ہے۔

۵ جولائی ۲۰۲۳ء

قادیانیوں کا دستور کو تسلیم کیے بغیر اس کے تحت شہری حقوق کا تقاضہ ایسا ہی ہے جیسے امریکہ میں غیر قانونی طور پر رہنے والے لوگ ووٹ دینے اور الیکشن لڑنے کا حق مانگنا شروع کر دیں۔

۷ جولائی ۲۰۲۳ء

قیامِ پاکستان کے بعد مسلم لیگی راہنما آغا خان مرحوم نے تجویز دی تھی کہ انگریزی کی بجائے عربی کو سرکاری زبان بنانے سے ہم بہت سی ثقافتی الجھنوں سے بچ جائیں گے۔ لیکن یہ بات قابلِ توجہ قرار نہیں پائی اور انگریزی زبان اپنے تمام تر ثقافتی ماحول اور تہذیبی رعب کے ساتھ ہم پر بدستور مسلط

ہے۔

۸ جولائی ۲۰۲۳ء

عربی زبان قرآن و سنت کی تعلیمات تک براہ رست رسائی کا ذریعہ ہونے کے علاوہ اکثر مسلم ممالک کے ساتھ رابطہ وقربت کی زبان بھی ہے، مگر قیامِ پاکستان کے بعد سے عربی اور ہماری قومی زبان اردو دونوں مقتدر طبقوں کے ناروا سلوک کا شکار ہیں جس کا تذکرہ عدالتِ عظمیٰ کے متعدّد فیصلوں میں ہو چکا ہے۔

۱۰ جولائی ۲۰۲۳ء

(۱) پاکستان میں خلافِ اسلام کوئی نیا قانون نہیں بن سکے گا (۲) اور مروجہ قوانین کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالا جائے گا۔ دستورِ پاکستان میں ان دونوں باتوں کی صراحتاً ضمانت دی گئی ہے لیکن مروّجہ قوانین کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو کئی حکومتیں نظر انداز کر چکی ہیں۔

۱۱ جولائی ۲۰۲۳ء

سویڈن میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی ریلی میں شریک ہونے والی گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں بالخصوص تاجر برادری، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر، اور مسیحی راہنما پروفیسر لارنس شہزاد کا شکریہ، اس سے الہامی کتابوں کے تقدس اور حرمت کے حوالے سے قومی یکجہتی کا اظہار ہوا ہے۔

۱۴ جولائی ۲۰۲۳ء

پاکستان بنانے والوں نے اسے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے مرکز اور مسلم دنیا کی قیادت کے لیے تشکیل دینے کا تصور پیش کیا تھا، علامہ اقبالؒ کا خواب یہی تھا اور قائداعظمؒ مسلسل یہ بات کہتے رہے کہ وہ مسلم تہذیب کے اَحیا اور فلاحی اسلامی ریاست کا نمونہ پیش کرنے کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

۲۱ جولائی ۲۰۲۳ء

سیاسی اور معاشی آزادی کے بغیر ملکی استحکام اور قومی خود مختاری ممکن نہیں ہے اور اس کے لیے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عملی پیروی ہی ہمارے پاس واحد راستہ ہے، اللہ پاک ہمیں بحیثیت قوم اس کی توفیق دیں، آمین یارب العالمین۔

۲۵ جولائی ۲۰۲۳ء

جب آج جیسے وسائل اور سہولتیں تصور میں بھی نہیں آسکتی تھیں تب ہمارے بزرگوں نے دینی علوم اور روحانی فیوض کے فروغ کے لیے دینی مدارس اور خانقاہوں کی صورت میں جو صبر آزما محنت کی ہے وہ یقیناً ان حضرات کی کرامت ہی شمار ہوگی اور اسے اسلام کی صداقت وعظمت کا اظہار ہی مانا جائے گا۔

۳۰ جولائی ۲۰۲۳ء

انگریزی زبان کی ضرورت واہمیت سے انکار نہیں لیکن قومی زندگی کے ہر شعبے میں اردو زبان کو پس پشت ڈال کر انگریزی زبان کو ہر سطح پر آگے بڑھانے کی پالیسی تسلسل کے ساتھ جاری ہے، اور قیامِ پاکستان کے بعد سے قوم کے دینی ونظریاتی تشخص کے ساتھ اس کا لسانی تشخص بھی مسلسل نظر انداز ہو رہا ہے۔

۷ اگست ۲۰۲۳ء

اگر قومی پالیسیوں کا فریزر کھولا جائے تو اس میں عدالتِ عظمیٰ، وفاقی شرعی عدالت، وفاقی محتسبِ اعلیٰ اور عدالتِ عالیہ کے ساتھ ساتھ پارلیمان کے بھی بہت اچھے فیصلے منجمد ملیں گے جن پر عملدرآمد کا اعلان کر دیا گیا تھا مگر آج تک وہ حکومتوں کی توجہ کے طلبگار ہیں۔

۱۰ اگست ۲۰۲۳ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان اور امارتِ اسلامی افغانستان کو باہمی مفادات وضروریات اور مشکلات کا ادراک کر کے اپنے تعلقات کو برادرانہ طور پر آگے بڑھانا چاہیے، لیکن اس سے پہلے دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے والی عالمی گیموں سے بچنے کا اہتمام بہت ضروری ہے۔

۲۳ اگست ۲۰۲۳ء

کسی واقعہ پر فوری اشتعال میں آنا اور سوچے سمجھے بغیر بہت کچھ کر گزرنا ہمارے معاشرتی مزاج کا

حصہ بن گیا ہے اور ایسے متعدّد واقعات ہمارے ہاں ہو چکے ہیں جبکہ یہ قرآن کریم کے اس ارشاد کے منافی ہے فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین (الحجرات ۶)

۲۹ اگست ۲۰۲۳ء

یہ کہنا کہ تحریکِ پاکستان کے قائدین نے قیامِ پاکستان سے قبل اپنے بیانات و خطابات میں نظریۂ پاکستان اور اسلامی رفاہی ریاست کی باتیں محض مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے کی تھیں، خلافِ واقعہ ہونے کے ساتھ ساتھ قائداعظم مرحوم اور ان کے رفقاء کے بارے میں بدگمانی کا اظہار بھی ہے۔

۲ ستمبر ۲۰۲۳ء

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن نے اپنے ملک میں بسنے والے اڑھائی کروڑ مسلمانوں کے لیے اسلامی بینکاری کا عملاً آغاز کر کے بتایا ہے کہ اسلامی قوانین آج بھی معاشرے کی ضرورت اور قابلِ عمل ہیں، کاش یہ بات مسلم حکمران بھی سمجھ سکیں۔

۱۳ ستمبر ۲۰۲۳ء

اس سوال سے قطع نظر کہ یہ ان کی ڈیوٹی اور اتھارٹی میں شامل ہے یا نہیں مگر آرمی چیف قومی معیشت کے حوالہ سے جو کچھ کرتے دکھائی دے رہے ہیں اس پر ان کی کامیابی کے لیے دل مسلسل دعاگو ہے۔

۱۶ ستمبر ۲۰۲۳ء

تحریکِ پاکستان کے ممتاز راہنما قاضی محمد عیسیٰ مرحوم کے فرزند قاضی فائز عیسیٰ کو چیف جسٹس آف پاکستان کا منصب مبارک ہو، اللہ کرے کہ ان کا دور قیامِ پاکستان کے مقاصد کی طرف پیشرفت کا دور ثابت ہو، آمین۔

۲۱ ستمبر ۲۰۲۳ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نسبت اور محبت کے اظہار کے لیے ضروری ہے، برکت اور رحمت کے حصول کے لیے ضروری ہے، اور سب سے بڑھ کر راہنمائی اور اطاعت کے لیے ضروری

ہے کیونکہ ایک مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتوں کا حقدار بنتا ہے۔

۲۶ ستمبر ۲۰۲۳ء

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی سے سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان کے خطاب کے حوالہ سے گزارش ہے کہ وہ اسلامی تشخص اور وقار کے ساتھ ساتھ کشمیر، فلسطین اور برما وغیرہ خطوں کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی و بحالی کے لیے اسلامی تعاون تنظیم کو متحرک اور مؤثر بنانے کے لیے بھی کردار ادا کریں۔

۲۸ ستمبر ۲۰۲۳ء

فری سوسائٹی کا فلسفہ، جس پر مغربی تہذیب کی عمارت استوار ہے، حلال و حرام کے تمام دائرے توڑ کر جس انتہا کو پہنچ چکا ہے اس کا اندازہ مغربی ممالک کی اسمبلیوں اور عدالتوں کے فیصلوں سے کیا سکتا ہے جو ربع صدی سے مسلسل سامنے آ رہے ہیں، اور افسوس یہ کہ ان کی تائید اب چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۳ء

غیر قانونی طور پر مقیم لوگوں کو ملک سے نکالنے والوں کو دستور کا انکار کرنے والے اور وطنِ عزیز کے خلاف عالمی محاذ آرائی کرنے والے آج تک کیوں نظر نہیں آئے؟ دستور سے بغاوت قانون شکنی سے بہر حال بڑا جرم ہے۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۳ء

امارتِ اسلامی افغانستان کی طرف سے فلسطینیوں کے موقف کی دوٹوک حمایت ملتِ اسلامیہ کے جذبات کی بروقت ترجمانی ہے، اور دیگر مسلم حکمرانوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ مصلحت کوشی سے گریز کرتے ہوئے مسئلہ فلسطین کے حوالے سے اپنے ملّی موقف کا اعادہ کریں۔

۱۱۰ اکتوبر ۲۰۲۳ء

ہماری اصل ضرورت ایسی قومی قیادت ہے جس کے گرد کسی مراعات یافتہ طبقہ کے مفادات و

ترجیحات کا حصار نہ ہو اور وہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قومی معیشت کو عالمی استحصالی شکنجے سے نجات دلا کر سادہ، فطری اور متوازن اسلامی اصولوں کی شاہراہ پر ڈال سکے۔

۱۲ اکتوبر ۲۰۲۳ء

مقبوضہ علاقوں کی واپسی کے لیے وہاں کے باشندوں کی جدوجہد جنگِ آزادی ہوتی ہے، حماس کے معرکہ حریت کو کوئی اور رنگ دینا حریت اور تاریخ کے ساتھ شدید ناانصافی ہوگی۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۳ء

اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے قدم اگر رک گئے ہیں تو ہمارے خیال میں فلسطینی جانبازوں کے بہتے ہوئے خون نے ایک بڑا مقصد حاصل کر لیا ہے، دعا کریں اللہ تعالیٰ اگلی آزمائش میں بھی سرخروئی نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

۲۰ اکتوبر ۲۰۲۳ء

فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور پشت پناہی کے ساتھ ساتھ ان کی بھرپور امداد بھی ضروری ہے مگر اس کے لیے فلسطینی سفارتخانہ یا کوئی مسلّمہ بین الاقوامی مسلم ادارہ ہی بااعتماد اور محفوظ راستہ ہوگا۔

۲۴ اکتوبر ۲۰۲۳ء

حماس سے رہائی کے بعد ایک یرغمالی خاتون نے کہا ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے۔ کیا یہ وہی حماس ہے جس پر چودہ سو سے زائد عام اسرائیلی شہریوں کو ہلاک کرنے کا الزام ہے؟

یکم نومبر ۲۰۲۳ء

اسرائیلی وزیر اعظم کی طرف سے مصر کے لیے ایک پیشکش سامنے آئی ہے کہ وہ فلسطینی باشندوں کو قبول کر لے تو اس کے عالمی قرض کا بڑا حصہ معاف کرا دیا جائے گا۔ ہماری عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم سے گزارش ہے کہ وہ اس بارے میں غیرت مندانہ ردعمل کے اظہار کے ساتھ اپنا اصولی موقف بھی واضح کریں۔

۲ نومبر ۲۰۲۳ء

اسرائیل کے ہاتھوں تباہ حال فلسطینیوں کو عرب ممالک میں تقسیم کرنے کی تجویز کا اس کے سوا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ اسرائیل باقی ماندہ فلسطین پر بھی قبضہ کر لے۔ ایک عرب صحافی نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ اس طرح کی تجویز دینے والے مغربی ممالک اسرائیلیوں کو اپنے ہاں کیوں نہیں لے جاتے؟

۲ نومبر ۲۰۲۳ء

فلسطینی محصورین پر وحشیانہ کاروائیوں کے خلاف احتجاجًا اسرائیل سے اردن اور دیگر ممالک کا اپنے سفیروں کو واپس بلانے کا اعلان خوش آئند اور لائقِ پیروی ہے، مسلم اور عرب حکومتوں کی کم از کم یہ ذمہ داری تو بنتی ہے۔

۳ نومبر ۲۰۲۳ء

مکی زندگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے توجہ ہٹانے کے لیے ناچ گانے کی محفلیں سجائی گئی تھیں جسے قرآن کریم نے لہو الحدیث کہا ہے اور ان پروگراموں کے پروڈیوسر کے طور پر نضر بن حارث کا نام آتا ہے، ہماری قومی و ملّی صورتحال خصوصًا مسئلہ فلسطین سے توجہ ہٹانے کے لیے وہی حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

۱۰ نومبر ۲۰۲۳ء

وزیر اعظم پاکستان کا کہنا ہے کہ اسرائیل فرعون کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے اسلامی دنیا توجہ دے۔ وزیر اعظم محترم سے مؤدبانہ سوال ہے کہ وہ اپنی پوزیشن بھی واضح کریں کہ ہزاروں فلسطینیوں کی شہادت اور لاکھوں افغان مہاجرین کی جبری رخصتی کے اس ماحول میں وہ کس کیمپ میں کھڑے ہیں؟

۱۲ نومبر ۲۰۲۳ء

سعودی دارالحکومت ریاض میں مسئلہ فلسطین پر مسلم سربراہ کانفرنس کا اعلامیہ امتِ مسلمہ کے دل کی آواز ہے، اس کی تائید کے ساتھ اس پر عملدرآمد کی راہ ہموار کرنے کے لیے دنیا بھر میں منظم اور مربوط جدوجہد کی ضرورت ہے ورنہ اعلامیے اس سے پہلے بہت جاری ہو چکے ہیں۔

۲۰ نومبر ۲۰۲۳ء

الیکشن کی تاریخ کے اعلان کے بعد دینی جماعتوں کی قیادتوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مذہبی ووٹ کو تقسیم ہونے سے بچانے کے لیے باہم مل بیٹھ کر کوئی راستہ نکالیں۔

۲۴ نومبر ۲۰۲۳ء

صدرِ پاکستان عارف علوی صاحب کی طرف سے مسئلہ فلسطین کے دو ریاستی حل کی بات قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے اس دوٹوک اعلان کے خلاف ہے کہ ”اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے“۔

۲۸ نومبر ۲۰۲۳ء

اقوام متحدہ اگر اپنی ہی قراردادوں اور رپورٹوں کی پاسداری نہیں کر سکتی تو اسے ”لیگ آف نیشنز“ کی طرح میدان سے ہٹ جانا چاہیے اور انصاف کے نام پر دھاندلی کے ڈرامے بند کر دینے چاہئیں۔

۳۰ نومبر ۲۰۲۳ء

غزہ کے بدحال اور بے گھر فلسطینیوں کے لیے اقوام متحدہ کی امدادی سرگرمیاں قابلِ تحسین ہیں لیکن اصل ضرورت امتِ مسلمہ کے جغرافیائی مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کی ہے جس کے بغیر اس عالمی ادارے کی ساکھ بحال ہونے کا کوئی امکان نہیں نظر نہیں آتا۔

۲ دسمبر ۲۰۲۳ء

آئی ایم ایف کے تقاضے پر اسٹیٹ بینک کے بعد (۱) پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (۲) نیشنل ہائی وے اتھارٹی (۳) پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن اور (۴) پاکستان پوسٹ آفس کو خسارے کے نام پر سرکاری کنٹرول سے آزاد کرنا ملکی مفاد کا تقاضہ ہے یا آج کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہے؟

۶ دسمبر ۲۰۲۳ء

اقوام متحدہ اور تقسیمِ فلسطین کو قبول کرنے والے ممالک دو ریاستی حل کی بات کر رہے ہیں مگر انہوں نے عملاً ڈیڑھ ریاستی فارمولا مسلط کر رکھا ہے کہ فلسطین کے خود مختار ریاست بننے میں خود

رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، اسے دھاندلی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

۸ دسمبر ۲۰۲۳ء

ڈنمارک کی پارلیمنٹ میں قرآن کریم کی بے حرمتی کو قابلِ سزا جرم قرار دینے کے قانون کی منظوری اس مسلّمہ اصول کی کامیابی ہے کہ مقدس شخصیات، مقامات اور کتابوں کی توہین آزادیٔ رائے نہیں بلکہ جرائم میں شمار ہوتی ہے جس پر ڈنمارک کی پارلیمنٹ شکریہ کی مستحق ہے۔

۱۴ دسمبر ۲۰۲۳ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کو نظریۂ پاکستان، قائداعظمؒ کے وژن، اور دستور کے مطابق چلانے کی بجائے طالع آزماؤں کے ذریعے بیرونی ایجنڈوں کی آماجگاہ بنا دیا گیا ہے، اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائیں۔

۱۸ دسمبر ۲۰۲۳ء

مسئلہ فلسطین کے دو ریاستی حل کی بات کرنے والے یہ نہ بھولیں کہ اس کا اگلا مرحلہ مسئلہ کشمیر کے تین ریاستی حل کا فارمولا ہوگا اور ریاست جموں وکشمیر کی جغرافیائی وحدت کے موقف پر قائم رہنا کسی کے بس میں نہیں رہے گا۔

۲۱ دسمبر ۲۰۲۳ء

قومی سیاست ”ہنگ الیکشن“ کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی ہے، اسلام اور جمہوریت دونوں حوالوں سے خدشات سامنے آ رہے ہیں ”کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟“

۲۲ دسمبر ۲۰۲۳ء

وحدتِ امت ہماری سب سے بڑی ملّی ضرورت ہے کہ عالمِ اسلام جن مسائل اور مصائب کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اس سے نکلنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے؛ اور صورتحال یہ ہے کہ ہمیں لڑانے والے ہوشیار ہیں، طاقتور ہیں، اور مسلسل متحرک ہیں؛ جبکہ وحدت کی بات کرنے والوں کی آواز کہیں مؤثر نہیں ہو پا رہی۔

۲۷ دسمبر ۲۰۲۳ء

''جان کی امان پاؤں'' کی تمہید کے ساتھ گزارش ہے کہ اگر اپنے تمام تر ضعف و اضمحلال کے باوجود افغان قوم اپنی اسلامیت اور خود مختاری کا پرچم سربلند رکھ سکتی ہے تو پاکستانی قوم کو اس سے دور رکھنے کے لیے خود اس کی اپنی مقتدرہ کیوں رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

۲۸ دسمبر ۲۰۲۳ء

عزیزم عمار خان نے میرا خط اور اپنا جواب نشر کر دیا جو میرے خیال میں قبل از وقت تھا، جبکہ یار لوگوں نے کل اناء یترشح بما فیه کا سماں باندھ دیا ہے، ابھی مشاورت کے درجہ کی بات ہے کوئی تبدیلی ضروری ہوئی تو اگلے تعلیمی سال کی ترتیب میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۰ دسمبر ۲۰۲۳ء

جغرافیائی سالمیت، قومی وحدت و خود مختاری، نظریاتی و تہذیبی تشخص، دستور کی بالادستی، یہ ریاست کے بنیادی ستون ہیں، ان میں کسی کی اہمیت کو نظر انداز کرنا ریاست کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔